حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رمضان کیسے گذارتے؟

مصنف
مفتی محمد خان قادری

مرکز تحقیقاتِ اسلامیہ

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رمضان المبارک کیسے گذارتے؟

مُصنّف

مفتی محمد خان قادری

مدینہ لائبریری ... سیالکوٹ

مرکز تحقیقاتِ اسلامیہ

۲۰۵- شادمان، لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	حضور علیہ السلام رمضان المبارک کیسے گزارتے ؟
مصنف	مفتی محمد خان قادری
ناشر	مرکز تحقیقات اسلامیہ 205 شادمان لاہور
بتعاون	الحاج سہیل اقبال شادمان لاہور
زیر اہتمام	محمد اسلم شہزاد
بار اول	جنوری 1998ء
بار دوم	دسمبر 1999ء
کتابت	محمد اقبال حضرت کیلیانوالہ شریف
ہدیہ	

محقق العصر مفتی محمد خان قادری کی تمام تصانیف کے علاوہ دیگر علماء کی تحقیقی و علمی کتب بارعایت حاصل کرنے کے لئے حجاز پبلی کیشنز مرکز الاویس ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور سے رجوع فرمائیں۔ فون :-7324948

Marfat.com

مفتی محمد ذاتیہ ... فتح گڑھ سیالکوٹ

الاھداء

میں اپنی اِس کاوش کو دُنیائے اِسلام کی خاتونِ اوّل محسنۂ اسلام، ملکۂ فردوس بریں اُم المومنین حضرت سیّدہ طیبہ، طاہرہ، عابدہ، زاہدہ

خدیجۃُ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں،

◎

پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گذارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
منزلٌ مِن قَصَب لَانَصَب لَاصَخَب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

◎

؎ گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ أُنزِلَ فِیهِ الْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا' لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں' تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے' ضرور اس کے روزے رکھے' اور جو بیمار یا سفر میں ہو' تو اتنے روزے اور دنوں میں' اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا' اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو' اور اللہ کی بڑائی بولو' اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی' اور کہیں تم حق گزار ہو۔

(سورہ البقرہ - 185' (ترجمہ کنزالایمان)

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	انتساب	۳
	فہرست	۵
	ابتدائیہ	۱۶
	حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کیسے گزارتے	۱۹
	فرضیت رمضان کا حکم دوسری ہجری میں آیا	۲۱
	فرضیت روزہ کا دن سوموار تھا۔	
	نزولِ قرآن سے پہلے ماہ رمضان سے تعلق	۲۲
۱	رمضان المبارک سے محبت	۲۴
	چھ ماہ پانے کی اور چھ ماہ قبولیت کی دُعا	۲۶
۲	شعبان میں رمضان کی تیاری	۲۸
۳	شعبان کا چاند اور خصوصی اہتمام	
۴	شک کی صورت میں روزہ نہ رکھتے۔	
۵	رمضان کے چاند پر ایک مسلمان کی گواہی بھی قبول فرمالیتے۔	۳۰
۶	رمضان کا چاند دیکھنے پر مخصوص دعا فرماتے۔	۳۱
۷	آمدِ رمضان پر مخصوص دعا کا اہتمام۔	
۸	رنگ مبارک فق ہو جاتا۔	۳۲

Marfat.com

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۲	آمدِ رمضان پر صحابہ کو مبارکباد دیتے۔	۹
۳۳	رمضان المبارک کو خوش آمدید کہتے۔	۱۰
۳۳	تم کس کا استقبال کر رہے ہو۔	
۳۴	خطبہ ارشاد فرماتے۔	۱۱
۳۴	استقبالیہ خطبہ کی تفصیل	
۳۸	تلاوتِ قرآن میں کثرت	۱۲
۳۹	ہر رمضان میں سارا قرآن سناتے	۱۳
۴۰	ان سے آپ قرآن مجید سنا بھی کرتے۔	
۴۱	جبریل امین کے ساتھ قرآن کا دور	۱۴
۴۲	آخری رمضان میں دو مرتبہ دور	۱۵
	سخاوت کی برسات	۱۶
۴۶	کثرت جود وسخا کی حکمتیں	
۴۸	خصوصی نوٹ	
	قیدیوں کو آزاد فرماتے۔	۱۷
۴۹	حالتِ روزہ میں مسواک فرمایا کرتے۔	۱۸
	پچھنے لگوا لیتے	۱۹
۵۰	سرمہ لگا لیتے	۲۰
	سترہ رمضان کی صبح قبا تشریف لے جاتے۔	۲۱
۵۱	ٹھنڈک حاصل فرماتے۔	۲۲
۵۲	ماہ رمضان کی اہمیت وفضیلت بیان فرماتے۔	۲۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۴	روزے کی فضیلت بیان فرماتے۔	۵۵
۲۵	روزہ دار کی فضیلت بیان فرماتے۔	۵۸
	جنت میں خصوصی دروازہ سے داخلہ	۵۹
	کبھی پیاس نہیں لگے گی۔	
	روزہ دار کے لیے پانچ بشارتیں۔	
	ہر وقت عبادت میں	۶۰
	جنت کا کھانا اور مشروب	
	روزہ دار کے لیے دو خوشیاں	۶۱
	روزہ دار کے لیے ملائکہ کی دعا	
۲۶	روزہ کی نیت کا حکم فرماتے۔	۶۲
	قضا اور کفارہ روزہ کی نیت	
	روزہ رمضان کی نیت	
۲۷	سحری تناول فرماتے	۶۴
۲۸	سحری کو غدا مبارک قرار دیا	۶۶
۲۹	سحری کھجور سے فرماتے۔	
۳۰	کھجور کو بہترین سحری قرار دیا۔	۶۷
	کسی بھی شئی سے سحری کی جاسکتی ہے۔	۶۸
	امتِ مسلمہ اور اہل کتاب کے روزہ میں فرق	
۳۱	امت کو سحری کرنے کی تعلیم دی	
	سحری کرنے والوں پر اللہ کی رحمتیں۔	۶۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۲	سحری میں برکت دعا فرماتے۔	۶۹
۳۳	سحری کرنے والوں کے لیے دعا فرماتے۔	۷۰
۳۴	سحری کے فوائد و حکمتیں بیان فرماتے۔	
۳۵	سحری میں تاخیر فرماتے۔	۷۱
	اگر بلال نہ ہوتے۔	۷۳
	آئمہ مساجد سے درخواست	۷۴
۳۶	امت کو بھی سحری میں تاخیر کا حکم	
	امت خیر پر رہے گی۔	۷۵
۳۷	روزہ کے آداب بیان فرماتے۔	۷۶
	زبان اور تمام اعضا کو محارم سے روکنا۔	
	محض کھانا پینا چھوڑ دینا کافی نہیں۔	۷۷
	زبان کو غیبت سے محفوظ رکھنا۔	۷۸
	کان، آنکھ اور زبان کا روزہ	۷۹
	حضرت ابوہریرہ کا معمول۔	۸۰
۳۸	سفر میں روزہ اور افطار کا معمول۔	۸۱
	سفر میں روزہ کا معمول۔	۸۲
۳۹	سفر میں روزہ کی اجازت دی۔	
۴۰	ابتداً روزہ بعد میں افطار۔	۸۳
۴۱	کوئی کسی پر طعن نہ کرتا۔	
	آج روزہ نہ رکھنے والے بازی لے گئے۔	۸۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	اس حال میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔	۸۵
۴۲	دشمن سے مقابلہ کے وقت۔	۸۶
۴۳	نسیاناً کھا پی لینے کا حکم بیان فرماتے۔	
۴۴	عمداً روزہ توڑنے پر کفارہ۔	۸۸
۴۵	قضا کے احکام بیان فرماتے۔	۹۰
۴۶	قضا کا طریقہ۔	۹۱
	عمر بھر میں قضا۔	۹۲
۴۷	عشرہ ذوالحج میں قضا کا معمول۔	
۴۸	میت کی طرف سے فدیہ۔	
	کچھ دیگر احادیث	۹۵
	مذکورہ احادیث اور ایصالِ ثواب	۹۶
۴۹	غروب آفتاب دیکھنے کا انتظام	۹۸
۵۰	ایک مرتبہ روزہ قضا کرنا پڑا	۹۹
۵۱	قبل از وقت افطاری پر سزا۔	
۵۲	افطاری میں تعجیل فرماتے۔	۱۰۰
	اجتماعی افطاری۔	۱۰۴
۵۴	مساکین کے ساتھ افطار	
۵۵	نماز سے پہلے افطار فرماتے۔	۱۰۵
۵۶	کھجور اور پانی سے افطار	۱۰۶
۵۷	دودھ کا استعمال۔	۱۰۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	تین اشیاء کا تذکرہ	۱۰۷
۵۸	آگ کی مس کردہ شئ	۱۰۸
۵۹	افطاری کی ایک حسین کیفیت	
۶۰	ابتداء کس سے فرماتے ؟	۱۰۹
۶۱	مشروب کا استعمال آہستہ آہستہ فرماتے	۱۱۰
	آئمہ مساجد سے درخواست	۱۱۱
۶۲	افطار کروانے پر اجر و ثواب بیان فرماتے	
۶۳	رزقِ حلال سے افطار پر اجر	۱۱۲
۶۴	افطار کے موقعہ پر دعا فرماتے	۱۱۳
	روزہ دار کی دعا۔	۱۱۴
۶۵	دعا میں کثرت فرماتے۔	۱۱۶
۶۶	دعا افطار کے بعد سنت ہے۔	
۶۷	نمازِ تراویح کا معمول۔	۱۱۹
۶۸	تین دن باجماعت تراویح۔	۱۲۰
۶۹	بیس رکعات کا معمول۔	۱۲۳
	ترک، حرام ہونے کی دلیل نہیں ہوا کرتا۔	۱۲۵
۷۰	آپ کی خصوصیت۔صوم وصال۔	
۷۱	دن کو بھی روزہ، رات کو بھی روزہ۔	۱۲۶
	اس کھانے پینے سے کیا مراد ہے۔	۱۲۷
۷۲	مغرب وعشاء کے درمیان غسل فرماتے۔	۱۳۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۷۳	سر اقدس دھلاتے۔	۱۳۴
۷۴	آخری عشرہ میں پہلے سے بڑھ کر عبادت میں محنت فرماتے	۱۳۶
۷۵	وصال کا روزہ اور آخری عشرہ۔	۱۳۷
۷۶	کمر کس کر باندھ لیتے۔	۱۳۸
۷۷	تمام رات بیدار رہتے۔	۱۳۹
۷۸	سارے رمضان کا معمول۔	۱۴۰
۷۹	گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔	۱۴۱
۸۰	اعتکاف فرماتے۔	۱۴۲
۸۱	پہلے اور دوسرے عشرہ کا اعتکاف	
۸۲	شوال میں قضاء اعتکاف	۱۴۴
	اعتکاف ترک فرمانے کی حکمتیں۔	۱۴۵
	اہم نوٹ	۱۴۶
۸۳	وصال کے سال بیس دن اعتکاف۔	
	وصال کا کمالِ شوق۔	۱۴۹
۸۴	اعتکاف مسجد میں فرماتے نہ کہ حجرہ میں۔	
	حجرے میں اعتکاف نہیں ہوتا۔	۱۵۰
۸۵	اعتکاف کے لیے خیمہ لگواتے۔	۱۵۱
	خدارا سوچیئے	۱۵۳
۸۶	خیمہ میں نماز فجر ادا کرکے داخل ہوتے	۱۵۴
	تنہائی اور خلوت کی تائید	۱۵۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۸۷	حسبِ ضرورت گفتگو فرماتے۔	۱۵۶
۸۸	حسبِ ضرورت ملاقات فرماتے۔	۱۵۷
	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی وجہ۔	
۸۹	بستر اور چارپائی۔	۱۶۰
	آپ کا مقام اعتکاف	
	محلِ اعتکاف اور ستون سریر۔	۱۶۱
	صحابہ اس مقام کی زیارت کرواتے۔	۱۶۱
۹۰	کھانا وہیں تناول فرماتے۔	۱۶۲
۹۱	شب قدر کی فضیلت بیان فرماتے۔	۱۶۳
۹۲	شب قدر کی علامات بیان فرماتے۔	۱۶۵
۹۳	شب قدر پانے کا طریقہ بیان فرماتے۔	۱۶۸
۹۴	تلاشِ شب قدر کی تلقین فرماتے۔	۱۶۹
۹۵	لیلۃ القدر کا معمول۔	۱۷۰
۹۶	دعا کی تعلیم دیتے۔	۱۷۱
	دعا کی تشریح۔	۱۷۲
	اس دعا کی جامعیت	۱۷۳
	دیگر معمولات پر اسے ترجیح دی جائے۔	۱۷۷
	معافی کی تعلیم میں حکمت	۱۷۸
۹۷	مسجد میں قیام کا معمول۔	۱۸۰
۹۸	غسل کا معمول۔	۱۸۱

Marfat.com

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۸۲	خوشبو اور بہترین لباس۔	
۱۸۴	قیام میں تمام گھر والوں کو شریک کرنا۔	۹۹
۱۸۵	لیلۃ القدر تا قیامت باقی ہے۔	
۱۸۶	بعض لوگوں کا رد	
۱۸۸	شب قدر اور علم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	۱۰۰
	اگر لوگ دیگر راتوں میں نماز ترک نہ کر دیں تو میں آگاہ کر دوں۔	
۱۸۹	اگر اجازت ہوتی تو میں آگاہ کر دیتا۔	
۱۹۱	صحابہ کا اس قدر سوال کرنا۔	
۱۹۴	جھنی کی رات۔	
۱۹۵	شب قدر اور اہل مدینہ کا معمول۔	
۱۹۷	ایک اور صحابی کو مطلع فرمانا۔	
۱۹۸	حضرت سفیان بن علینیہ کا قول۔	
۱۹۹	دوسرے حصہ کا رد۔	
	محدثین کی تائید۔	
۲۰۱	اشکال کا جواب۔	
	ارشاد نبوی سے تائید	
۲۰۲	رمضان کی آخری رات کی فضیلت بیان فرماتے۔	۱۰۱
۲۰۴	وداع رمضان اور صحابہ و تابعین کا معمول۔	
۲۰۶	کیسے تھے وہ لوگ۔	
۲۰۹	آپ کی ظاہری حیات میں زیادہ مرتبہ رمضان انتیس کا ہوا۔	

Marfat.com

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۱۰	عیدرات میں شب بیداری کا معمول۔	۱۰۲
۲۱۳	عیدرات میں تکبیر الٰہی۔	
	اہم نوٹ	
۲۱۴	انعام خداوندی کلون	
۲۱۶	تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔	
	یوم عید اور معمولاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۰۳
۲۱۷	اچھے کپڑے پہننا۔	۱۰۴
۲۱۹	نماز عید الفطر سے پہلے کچھ کھانا۔	۱۰۵
۲۲۱	کھلے میدان میں نماز ادا کرنا۔	۱۰۶
۲۲۱	بعض مالکی علماء کی رائے۔	
۲۲۵	تمام خواتین کو شرکت کا حکم	۱۰۷
۲۲۶	پیدل چل کر جانا۔	۱۰۸
	آمد و رفت میں راستہ بدلنا۔	۱۰۹
	عیدگاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنا	۱۱۰
۲۲۹	بغیر اذان و تکبیر کے نماز	۱۱۱
۲۳۰	نماز کی ادائیگی خطبہ سے پہلے۔	۱۱۲
۲۳۱	نماز میں سورۃ ق اور القمر کی تلاوت۔	۱۱۳
	خطاب نماز کے بعد فرماتے۔	۱۱۴
۲۳۲	خطبہ کے درمیان بیٹھنا۔	۱۱۵
۲۳۳	خطاب میں تکبیر کی کثرت۔	۱۱۶

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۱۷	خواتین کے اجتماع سے الگ خطاب۔	۲۳۴
	چند اہم معلومات۔	
۱۱۸	عید پر مبارکبادی۔	۲۳۵
۱۱۹	صدقہ فطر کی تعلیم۔	۲۳۷
	گھر کے ہر فرد کی طرف سے۔	۲۳۸
	اس کی مقدار۔	۲۳۹
	ادائیگی کا وقت۔	

Marfat.com

ابتدائیہ

رمضان المبارک امت مسلمہ کے لیے اللہ تعالےٰ کا خصوصی انعام اور عطیہ ہے کیونکہ اسی ماہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول قرآن کا آغاز ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلان نبوت کا حکم دیا گیا۔ جب اللہ تعالےٰ نے اس ماہ میں اپنی آخری کتاب وشریعت کے نزول کا افتتاح اور اپنے آخری پیغمبر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ورسالت کے اعلان کا حکم دیا تو تا قیامت امت مسلمہ کو ان خصوصی انعامات پر بطور شکریہ ایک ماہ روزہ رکھ کر جشن منانے کا حکم دیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

یا یہا الذین امنوا کتب علیکم	اے اہل ایمان تم پر اللہ تعالےٰ نے
الصیام کما کتب علی الذین	روزے فرض فرمائے ہیں جیسے کہ تم سے
من قبلکم لعلکم تتقون	پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم صاحب
ایاما معدودات	تقویٰ بن جاؤ اور وہ چند گنتی کے
(البقرہ ۱۸۲)	دن میں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی اہمیت یوں بیان فرمائی ہے۔

لو یعلم العباد ما فی رمضان	کہ اگر معلوم ہو جائے رمضان
لتمنت امتی ان یکون رمضان	کی کیا اہمیت ہے تو امت یہ
السنۃ کلھا	تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی رہے

(مسند ابو یعلیٰ ۷۶ : ۱۸۰)

Marfat.com

رمضان میں شیاطین کو جکڑ کر انسانوں کو اپنے در پر بلا کر تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے، تاکہ غفلت کے تاریک پردے دُور ہو جائیں، اور انسان اپنے رب کی معرفت اور قرب حاصل کرنے کے در پے ہو جائے۔ اور یہی اس کی زندگی کا حاصل اور منزل و مطلوب ہے، روزہ محض کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ اپنے آپ کو ظاہری و باطنی آلائشوں سے پاک کرنے کا نام ہے۔

رمضان شریف کے ان پرانوار اور نہایت ہی قیمتی شب و روز کو گزارنے کے لیے سب سے بہتر وہ طریقہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا کیونکہ آپ اللہ تعالےٰ کی منشا و رضا سے بھی خوب آگاہ ہیں اور رمضان المبارک کی اہمیت سے بھی، اس لیے ہم اس مقالہ میں اسی موضوع پر مواد جمع کر رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کیسے گزارتے؟ یعنی رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات مبارکہ کیا تھے؟ تاکہ ہم بھی انہی خطوط پر رمضان گزارنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالےٰ کے بے پناہ الطاف و انعامات حاصل کر لیں۔

اگر واقعتہً ہم رمضان المبارک کو انہی معمولات کی روشنی میں بسر کرنے کی کوشش کریں تو پورا سال ہی نہیں بلکہ ہماری تمام زندگی برکات سے مالا مال ہو جائے۔

رمضان ہی میں ہمیں تراویح کی نماز میں پورا قرآن سننے کا موقعہ ملتا ہے جو تعلیمات ربانی کا مرکز و سرچشمہ ہے، اس میں راتوں کا قیام نصیب ہوتا ہے۔ اس میں اعتکاف اور شب بیداری میسر آتی ہے۔

Marfat.com

کاش ہم پورا سال رمضان سے پائی ہوئی تربیت پر چل کر اپنی کھوئی ہوئی منزل کو پالیں۔

یہاں الحاج سہیل اقبال کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جن کے تعاون سے اس کتاب کی اشاعت ہوئی۔

دعا ہے اللہ تعالےٰ اپنی رحمت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے ہمیں شریعت کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔

آمین بجاھہ و بجاہ سید المرسلین

اسلام کا ادنیٰ خادم
محمد خاں قادری
جامعہ اسلامیہ لاہور

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کیسے گزارتے

Marfat.com

فرضیت روزہ کا دن سوموار تھا

سوموار کے دن کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس دن اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات میں جلوہ افروز ہوئے رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت بھی اسی روز ہوئی

وفی یوم الاثنین من السنة الثانیة من الهجرة للیلتین خلتا من شعبان فرض اللہ الصیام علی المومنین۔	دوسری ہجری، دو شعبان بروز سوموار اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض فرمائے۔

(رسالہ رمضان، ۲۴)

فرضیتِ رمضان کا حکم دوسری ہجری میں آیا

یاد رہے رمضان المبارک میں فرضیت روزہ کا حکم دوسری ہجری کو مدینہ طیبہ میں نازل ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو سب سے پہلے دو چیزیں عطا ہوئیں۔

۱۔ بیت اللہ کا قبلہ ہونا۔ ۲۔ رمضان کا روزہ۔

ان رمضان فرض فی شعبان فی السنة الثانیة من الهجرة	ہجرت کے دوسرے سال شعبان میں فرضیتِ رمضان کا حکم نازل ہوا۔

(اتحاف اہل الاسلام، ۸۷)

نو مرتبہ رمضان: اس سے یہ حقیقت بھی سامنے آجاتی ہے کہ فرضیت

Marfat.com

روزہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں نو مرتبہ رمضان پایا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات کے دس سال مدینہ طیبہ میں گزارے اور روزہ دو ہجری کو فرض ہوا۔ امام ابن حجر ہیثمی رقم طراز ہیں کہ بعض حفاظ حدیث نے یہ تصریح کی ہے۔

صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ رمضانات (اتحاف اہل الاسلام، ۹۳)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو مرتبہ رمضان کے روزے رکھے۔

نزولِ قرآن سے پہلے ماہ رمضان سے تعلق

رمضان المبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق روزہ فرض ہونے کے بعد قائم نہیں ہوا بلکہ آپ کا تعلق اس سے پہلے کا ہے، آپ اسی کے دنوں میں غار حرا کی خلوتوں میں بیٹھ کر اپنے مولیٰ سے تعلق مستحکم کرتے اور اسے سکون واطمینان کا ذریعہ بناتے تھے، وہ رمضان المبارک کے دن ہی تھے جن میں حضرت جبریل امین علیہ السلام اللہ تعالےٰ کا سرمدی پیغام بصورت "اقرأ باسم ربك الذی خلق" لے کر آپ کے پاس آئے اور اس وقت آپ غار حرا میں تشریف فرما تھے۔

ابن اسحاق نے حضرت عبید بن عمیر سے نقل کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ایک ماہ غار حرا میں خلوت وتنہائی میں چلے جاتے حتی کہ وہ ماہ آگیا جس میں اللہ تعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلان نبوت کا حکم دیا۔

وذلك الشهر شهر رمضان (السیرۃ النبویہ، ۱: ۲۳۵)	اور وہ ماہ، ماہ رمضان ہی تھا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ قرآن کے نزول کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا اس کا نزول رمضان میں ہوا۔

۱۔ سورۃ بقرہ میں فرمایا۔

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن	رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

۲۔ سورۃ القدر میں ہے۔

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر	قرآن کو ہم نے شب قدر میں نازل فرمایا ہے۔

حالانکہ اوپر گزرا رمضان المبارک کے روزے مدینہ طیبہ میں ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوئے تھے۔

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی اسی مسئلہ پر دلائل دینے کے بعد کہتے ہیں۔

وبذلك ندرك عمق صلة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بشهر رمضان واستعداده له قبل ان یبعثه الله برسالة ویتلوا ایاته (هکذا صام رسول الله ۱۸)	اس سے ہمیں معلوم ہو جانا چاہیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان المبارک کے ساتھ کتنا گہرا و مستحکم تعلق ہے اور آپ اعلان رسالت اور تلاوت آیات سے پہلے ہی اس کے لیے مستعد اور تیار تھے۔

شیخ عطیہ محمد سالم کہتے ہیں۔

للرسول صلی الله علیه وسلم ارتباط برمضان لاكغیره	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان سے تعلق دوسرے لوگوں کی طرح

Marfat.com

من عامة الناس فله ارتباط قبل الصوم و بعد و ان شئت قلت قبل البعثة و بعد ھا (مع الرسول فی رمضان، ۹۰)

نہیں رمضان سے آپ کا تعلق روزہ فرض ہونے سے پہلے کا ہے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس سے آپ کا تعلق، اعلان نبوت سے پہلے بھی تھا اور بعد میں بھی۔

آیئے اس مبارک ماہ میں آپ کے معمولات کا مطالعہ کریں۔

۱۔ رمضان المبارک سے محبت:

سب سے پہلا معمول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک سے محبت فرماتے اور اس کے پانے کی دعا کرتے رہتے۔

امام طبرانی کی اوسط میں اور مسند بزار میں ہے جیسے ہی رجب کا چاند طلوع ہوتا تو آپ اللہ تعالےٰ کے حضور یہ دعا کرتے۔

اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان و بلغنا رمضان

اے اللہ ہمارے لیے رجب و شعبان بابرکت بنا دے اور ہمیں رمضان نصیب فرما۔

مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی الفاظ یوں ہیں۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان و بارک لنا فی رمضان۔ (مسند احمد، ۱۔ ۲۵۹)

حضور علیہ السلام کا یہ معمول تھا۔ رجب شروع ہوتے ہی آپ یہ دعا فرماتے اے اللہ ہمارے رجب اور شعبان کو بابرکت بنا اور رمضان میں بھی برکتیں عطا فرما۔

Marfat.com

فقیر کے پاس مسند احمد کا جو نسخہ ہے اس میں "وبارک لنا فی رمضان" (پس رمضان میں برکات نصیب فرما) کے کلمات ہیں جب کہ شیخ ابن رجب وغیرہ نے "بلغنا رمضان" (ہمیں رمضان نصیب فرما) کے الفاظ نقل کیئے ہیں۔ طبرانی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ بھی اس کی تائید کر رہے ہیں جب رجب اور شعبان کا مہینہ شروع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے۔

اللھم بارك لنا فی رجب	اے اللہ رجب اور شعبان میں
وشعبان وبلغنا شھر رمضان	ہمارے لئے برکت عطا فرما اور
(مجمع الزوائد، ۲: ۱۶۵)	ہمیں ماہ رمضان نصیب فرما۔

شیخ ابن رجب یہ روایت نقل کر کے فائدہ کے طور پر کہتے ہیں کہ اس سے یہ سبق ملتا ہے انسان کو مبارک وقت پانے کے لیے دعا کرنی چاہیئے تاکہ وہ اس میں مزید نیک اعمال کر کے اپنے مولیٰ کا خوب قرب حاصل کر لے۔

وفی ھذا الحدیث دلیل	اس حدیث میں یہ رہنمائی ہے
علی استحباب الدعاء	کہ انسان کا مبارک اوقات میں
بالبقاء الی الازمان	اعمال صالحہ ہی کے لیے زندہ
الفاضلة لادراك	رہنے کی دعا کرنا مستحب ہے
الاعمال الصالحة	کیونکہ اگر انسان مومن ہے تو
فیھا فان المومن	اس کی عمر میں اضافہ خیر ہی کا
لایزیده عمره الا خیرا	سبب ہوتا ہے اور وہ شخص
وخیر الناس من طال	سب سے بہتر ہے جس کی عمر لمبی

Marfat.com

عمرہ وحسن عملہ	اور اعمال اچھے ہوں۔

(لطائف المعارف، ۲۳۴)

چھ ماہ پانے کی اور چھ ماہ قبولیت کی دعا

حبیب ہمارے اسلاف نے اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول پڑھا اور رمضان المبارک کی اہمیت ان کے سامنے واضح ہوئی تو ان کا عمل بھی پڑھ لیجئے ۔حضرت معلی بن فضل بیان کرتے ہیں۔

کانوا یدعون اللہ تعالیٰ ستۃ اشھران یبلغھم رمضان ثم یدعونہ ستۃ اشھران یتقبل منھم	صحابہ اور تابعین چھ ماہ رمضان پانے کی دعا کرتے اور چھ ماہ اس کی قبولیت کی دعا کرتے۔

(لطائف المعارف، ۲۸۰)

یعنی چھ ماہ آمد پہ خوشی اور چھ ماہ جدائی پر دکھ کا اظہار کرتے۔

۲۔ شعبان میں رمضان کی تیاری

آپ شعبان المعظم میں رمضان کے لیے تیاری فرماتے۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے رمضان کے علاوہ آپ سب سے زیادہ روزے جس ماہ میں رکھتے وہ ماہ شعبان ہے۔

کان اکثر صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شعبان	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان میں اکثر روزہ رکھتے۔

(مجمع الزوائد ۳-۱۹۲)

Marfat.com

اس کی ایک حکمت تو یہ بیان کی گئی ہے کہ شعبان میں شب برات میں بارگاہ الٰہی میں اعمال پیش ہوتے ہیں۔ آپ چاہتے تھے کہ میرے عمل حالت روزہ میں پیش ہوں جیسا کہ ایک حدیث ضعیف میں بھی ہے۔
لیکن اس کی ایک حکمت محدثین نے یہ بیان کی ہے کہ آپ شعبان میں رمضان المبارک کی تیاری فرماتے کیونکہ شعبان، رمضان کے لیے مقدمہ کی مانند ہے اس میں وہی اعمال ہوں جو رمضان میں ہوں گے۔

یسھل التاھب لتلقی رمضان و تترتاض النفوس بذلک علی طاعۃ الرحمٰن (لطائف المعارف ۲۵۸)	تاکہ رمضان کی برکات کو حاصل کرنے کے لیے مکمل تیاری ہو جائے اور نفس، رحمٰن کی طاعت پر خوش دلی اور خوب اطمینان سے راضی ہو جائے۔

جیسے فرائض سے پہلے سنتیں ہیں جن کے ذریعے انسان ذہن کو اپنے رب کی بارگاہ کی طرف متوجہ کرتا ہے تاکہ ادائیگی فرائض کی ذہنی تیاری ہو سکے۔
صحابہ کے معمول سے اس حکمت کی تائید بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعبان میں صحابہ کے معمول پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کان المسلمون اذا دخل شعبان اکبوا علی المصاحف فقروؤھا واخرجوا زکاۃ اموالھم تقویۃ للضعیف والمسکین علی صیام ورمضان	شعبان شروع ہوتے ہی مسلمان قرآن کی طرف جھک پڑتے، اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غریب، مسکین لوگ رمضان بہتر طور پر گزار سکیں۔

Marfat.com

۳۔ شعبان کا چاند اور خصوصی اہتمام

چونکہ روزہ کا مدار چاند پر ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاند۔ (خصوصًا شعبان کا) دیکھنے کا اہتمام فرماتے اگر چاند نظر آجاتا تو روزہ رکھتے اور اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے دکھائی نہ دیتا تو شعبان کے تیس دن پورے کر کے پھر روزہ رکھتے حضرت عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان مالا یتحفظ من غیرہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا جتنا خیال فرماتے اتنا کسی دوسرے ماہ کا نہ فرماتے

(ابوداؤد، باب اذا اغمی الشھر)

اپنے صحابہ کو شعبان کا چاند دیکھنے اور اسے شمار کرنے کی تلقین فرماتے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرمایا کرتے۔

احصوا ھلال شعبان لرمضان ولا تخلطوا برمضان الا ان یوافق ذلک صیامًا کان یصومہ احدکم	رمضان کے لیے شعبان کے چاند کو شمار کرو اور اسے رمضان کے ساتھ خلط ملط نہ کرو مگر وہ آدمی روزہ رکھ سکتا ہے جو اس دن پہلے بھی روزہ رکھتا تھا۔

(الترمذی)

۴۔ شک کی صورت میں روزہ نہ رکھتے

اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دیتا تو رمضان شروع نہ فرماتے

Marfat.com

بلکہ شعبان کے تیس دن مکمل فرماتے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے

یصوم لرؤیۃ رمضان	رمضان کا چاند دیکھنے پر روزہ
فان غم علیہ عد ثلاثین	شروع فرماتے اور اگر بادل وغیرہ
یوماً ثم صام	کی وجہ سے چاند نظر نہ آتا تو
(ابو داؤد، باب اذا اغمی الشہر)	شعبان کے تیس دن مکمل فرماتے
	اور پھر روزہ شروع فرماتے۔

اپنی امت کو بھی سہولت و آسانی کے لیے یہی تعلیم دی کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے چاند دکھائی نہیں دیا تو پھر شک کے دن روزہ نہ رکھو بلکہ شعبان کے تیس دن مکمل کر کے پھر رمضان شروع کرو یہی حکم عید کے لیے عطا فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فلا تصوموا حتی تروہ ولا	چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور
تفطروا حتی تروہ فان غم	نہ دیکھے بغیر عید کرو اگر ابر وغیرہ
علیکم فاقدروا لہ ثلثین	ہو تو تیس دن مکمل کیے جائیں۔

(ابو داؤد، ۳۱۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان اللہ قد امدہ لرؤیتہ	اللہ تعالےٰ نے چاند دیکھنے تک
فان اغمی علیکم فاکملوا العدۃ	مہلت عطا فرمائی ہے اور اگر
(المسلم، کتاب الصیام)	موسم ابر آلود ہو تو تیس دن کی مدت
	مکمل کر لو۔

Marfat.com

۵۔ رمضان کے چاند پر ایک مسلمان کی گواہی بھی قبول فرما لیتے

رمضان کا چاند خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا اکثر صحابہ نے نہ دیکھا ہوتا مگر کوئی ایک مسلمان اس بات کی گواہی دے دیتا میں نے چاند دیکھا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا اعلان کروا دیتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابصرت الھلال اللیلۃ — میں نے آج رات چاند دیکھا ہے

آپ نے فرمایا کیا تو توحید و رسالت کو مانتا ہے یعنی مسلمان ہے عرض کیا یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا۔

اذن فی الناس تلیصوموا غداً — لوگوں میں اعلان کر دو کل کا روزہ رکھیں۔

(ابوداؤد ۱/ ۳۲۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے کہ لوگ چاند تلاش کر رہے تھے، مجھے چاند دکھائی دیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔

انی رائیتہ فصام وامر الناس بصیامہ — میں نے چاند دیکھا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(ابوداؤد، ۳۲۰)

Marfat.com

۶۔ رمضان کا چاند دیکھنے پر مخصوص دعا فرماتے

ہر ماہ چاند کے طلوع ہونے پر دعا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا مگر رمضان شریف کا چاند ہوتا تو آپ یہ مخصوص دعا فرمایا کرتے۔ نسائی میں مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کان اذا رای ھلال رمضان	جب رمضان کا چاند دیکھتے تو یہ کہتے
قال ھلال رشد و خیر،	یہ چاند خیر و برکت ہے۔ یہ چاند خیر و
ھلال رشد وخیر امنت	برکت کا ہے میں اس ذات پہ ایمان
بالذی خلقک	رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا

(اتحاف اہل الاسلام: ۱۰۸ بحوالہ نسائی)

۷۔ آمدِ رمضان پر مخصوص دعا کا معمول

جب رمضان شریف شروع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں مخصوص دعا کیا کرتے۔

کان یقول اذا دخل شھر	جب رمضان شروع ہو جاتا تو آپ
رمضان اللھم سلمنی من	صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے
رمضان وسلم رمضان لی	اے اللہ مجھے رمضان کے لیے سلامتی
وسلمہ منی	(صحت و تندرستی) عطا فرما اور میرے
	لیے رمضان (کے اول و آخر کو بادل وغیرہ
	سے) محفوظ فرما اور مجھے اس میں اپنی
	نافرمانی سے محفوظ فرما۔

Marfat.com

۸۔ رنگ مبارک فق ہو جاتا

جب رمضان المبارک آتا تو اس خوف کے پیش نظر کہ کہیں کسی مشکل کی وجہ سے اس میں حقِ عبودیت میں کمی نہ ہو جائے آپ کا رنگ مبارک فق ہو جاتا، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت تھی۔

اذا دخل رمضان تغیر لونہ	جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ فق ہو جاتا

اس کی حکمت امام مناوی نے ان الفاظ میں بیان کی ہے

خشیۃ من ان یعرض لہ	اس ڈر کی وجہ سے کہ کہیں کوئی ایسا
فیہ ما یقصر عن الوفاء	عارضہ لاحق نہ ہو جائے جس کی وجہ
بحق العبودیۃ فیہ	سے اس میں حق عبودیت میں کمی واقع
(فیض القدیر، ۵ : ۱۳۲)	ہو جائے۔

۹۔ آمد رمضان پر صحابہ کو مبارک باد دیتے

جب یہ مقدس و مبارک ماہ اپنی رحمتوں کے ساتھ سایہ فگن ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو اس کی آمد کی مبارک دیتے۔ امام احمد اور امام نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ کا مبارک معمول ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو
یبشر اصحابہ یقول قد جاء	یہ کہتے ہوئے مبارک باد دیتے کہ تم
کم شہر رمضان شہر مبارک	پر رمضان کا مہینہ آیا ہے جو نہایت
کتب اللہ علیکم صیامہ تفتح	بابرکت ہے اس کے روزے تم پر

Marfat.com

فیہ ابواب الجنان و تغلق فیہ ابواب الجحیم و تغل فیہ الشیاطین فیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرھا فقد حرم
(النسائی، باب فضل شہر رمضان)

اللہ نے فرض فرمائے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینہ سے افضل ہے جو اس سے محروم ہوگیا وہ محروم ہی رہے گا۔

امام جلال الدین سیوطی اور شیخ ابن رجب کہتے ہیں مسئلہ مبارک باد کے لیے یہ حدیث بنیاد ہے۔

ھذا الحدیث اصل فی التھنۃ شھر رمضان
(الحاوی للفتاوی ۱۹-۱۹۳)

رمضان کی مبارک باد پیش کرنے پر یہ حدیث اصل ہے۔

وہ ماہ مومن کے لیے کیوں مبارک باد کا سبب نہ ہوگا؟ جس میں جنت کے دروازے کھل جائیں، شیطان پر پابندی لگ جائے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔

۱۰۔ رمضان المبارک کو خوش آمدید کہتے

صحابہ کو مبارک باد اور ان پر اس کی اہمیت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک کو خوش آمدید فرماتے کنز العمال اور مجمع الزوائد میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔

اتاکم رمضان سید الشھور فمرحبا بہ واھلا
(مجمع الزوائد ۳-۱۴۰)

لوگوں تمہارے پاس رمضان تمام مہینوں کا سردار آگیا۔ ہم اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔

Marfat.com

۱۱۔ آمدِ رمضان پر خطبہ ارشاد فرماتے

جس دن رمضان المبارک کا چاند طلوع ہونے کی امید ہوتی اور شعبان کا آخری دن ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں صحابہ کرام کو جمع فرما کر خطبہ ارشاد فرماتے جس میں رمضان المبارک کے فضائل و وظائف اور اہمیت کو اجاگر فرماتے تاکہ اس کے شب و روز سے خوب فائدہ اٹھایا جائے اور اس میں غفلت ہرگز نہ برتی جائے اس کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت جانا جائے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے اس اہم معمول کو اپنے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

لما حضر رمضان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء کم رمضان شھر مبارک	جب رمضان المبارک کا ماہ آتا تو آپ فرمایا کرتے تمہارے پاس ایک مقدس ماہ کی آمد ہو گئی ہے۔

(مسند احمد، ۳۔ ۱۵۸)

استقبالیہ خطبہ کی تفصیل

کتب احادیث میں رمضان المبارک کی آمد کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ خطبہ کی تفصیل بھی ملتی ہے۔ جسے ہم شق وار مع ترجمہ نقل کر دیتے ہیں
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا اے لوگو!

۱۔ قد اظلکم شھر عظیم مبارک	تم پر ایک نہایت ہی مبارک ماہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔

Marfat.com

۲۔ شهر فيه ليلة خير من الف شهر	اس میں ایسی ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔
۳۔ شهر جعل الله صيامه فريضة وقيامه تطوعًا	اللہ تعالیٰ نے اس کا روزہ فرض فرمایا اور اس میں قیام کو ثواب واجر کے قابل بنایا ہے۔
۴۔ من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن ادى فريضة فيما سواه	جو شخص اس میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے گا وہ اس کی مثل درجہ پائے گا جس نے کسی دوسرے مہینہ میں فرض ادا کیا۔
۵۔ ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه	جس نے اس میں کسی فرض کو ادا کیا ہے وہ ایسے ہے جیسے کسی نے غیر رمضان میں ستر فرائض ادا کیے ہوں۔
۶۔ وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة	یہ ماہ صبر ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔
۷۔ وشهر المواساة	یہ لوگوں کے ساتھ غمخواری کا مہینہ ہے
۸۔ وشهر يزاد فى رزق المومن فيه	اس ماہ میں مومن کے (ظاہری و روحانی) رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔
۹۔ من فطر فيه صائما كان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته	جس نے کسی کا روزہ افطار کروایا وہ اس کے گناہوں کی معافی اور

Marfat.com

من النار وکان لہ مثل اجرہ	دوزخ سے آزادی کا سبب ہوگا
من غیر ان ینتقص من اجرہ	اور اسے روزہ دار کی مثل ثواب ملیگا
شئ	لیکن روزہ دار کے ثواب میں بھی
	کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

اس پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب میں یہ طاقت کہاں کہ روزہ دار کو سیر کر کے کھلائیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میرا مقصد سیر کر کے کھلانا نہیں)

۱۰۔ یعطی اللہ ھذا الثواب	یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے
من فطر صائما علی تمرۃ	گا جو ایک کھجور یا گھونٹ پانی یا ایک
او علی شربۃ او مذقۃ لبن	گھونٹ دودھ پلادے۔
۱۱۔ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ	اس ماہ کا پہلا رحمت، درمیاں حصہ
مغفرۃ وآخرہ عتق من النار۔	مغفرت و بخشش اور آخری حصہ آگ
	سے آزادی کا ہوتا ہے۔
۱۲۔ من خفف مملوکہ فیہ	جس نے اپنے ملازم کے بوجھ کو
غفر اللہ لہ واعتقہ من	اس میں ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اسے
النار	بخش دے گا اور دوزخ سے آزادی
	عطا فرمائے گا۔
۱۳۔ واستکثروا فیہ من اربعۃ	اور چار چیزوں کی اس میں کثرت
خصال خصلتین ترضون	رکھو ان میں دو ایسی ہیں جن سے
بھما ربکم وخصلتین	تم اپنے رب کو راضی کر سکتے ہو اور
لا غناء بکم عنھا	دو ایسی ہیں جن کے بغیر تمہارا گزارہ
	نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

۱۴- اما الخصلتان اللتان ترضون بهما ربكم فشهادة ان لا اله الا الله وتستغفرونه

وہ دو چیزیں جن سے اپنے رب کو راضی کرو کلمہ طیبہ کا ذکر اور استغفار و توبہ۔

۱۵- واما الخصلتان اللتان لا غناء بكم عنهما فتسألون الله الجنة وتعوذون به من النار

وہ دو چیزیں جن کے بغیر بخشش نہیں، اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اسکے دامن رحمت کی پناہ مانگو۔

۱۶- ومن سقى صائما سقاه الله من حوضي شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة

(صحیح ابن خزیمہ)

اور جس نے کسی روزہ دار کو افطاری کے وقت، پانی پلایا اللہ تعالیٰ (روز قیامت) میرے حوض سے اسے وہ پانی پلائیں گے جس کے بعد دخول جنت تک پیاس نہیں لگے گی۔

تم کس کا استقبال کر رہے ہو؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

لما اقبل شهر رمضان — جب رمضان شریف آتا

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے سبحان اللہ جانتے ہو۔

ماذا تستقبلون؟ — تم کس کا استقبال کر رہے ہو؟ اور

ماذا يستقبلكم؟ — تمہارا کون استقبال کر رہا ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا بابی انت وامی یا رسول اللہ، کوئی وحی نازل ہونے والی ہوگی یا کسی دشمن سے مڈبھیڑ ہونے والی ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں تم۔

Marfat.com

لکن شہر رمضان یغفر اللہ تعالیٰ فی اول لیلۃ لکل اہل ھذہ المقبلۃ

(فضائل الاوقات للبیہقی، ۱۶۶)

رمضان کا استقبال کر رہے ہو جس کی پہلی رات تمام اہل قبلہ کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

۱۲۔ تلاوتِ قرآن میں کثرت

رمضان المبارک کے ساتھ قرآن مجید کا جو گہرا تعلق ہے وہ کسی پر مخفی نہیں اس کا نزول اسی ماہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اقدس پر شروع ہوا۔ اس تعلق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون جان سکتا ہے۔ ان دونوں کا تعلق اس ارشاد نبوی سے بھی واضح ہو جاتا ہے جو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الصیام والقرآن یشفعان للعبد یوم القیامۃ یقول الصیام ای رب منعتہ الطعام والشہوات بالنہار ویقول القرآن منعتہ النوم باللیل فشفعنی فیہ فیشفعان

(مسند احمد، ۲، ۱۷۴)

روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے اللہ میں نے اسے کھانے اور خواہشات سے دن کو روکے رکھا، قرآن کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا میں اس کی شفاعت کرتا ہوں ہماری شفاعت قبول فرما۔

اگرچہ پورا سال تلاوت قرآن آپ کا وظیفہ تھی مگر رمضان میں تلاوت میں اور کثرت فرماتے، سال کی بقیہ راتوں میں نوافل اور تہجد میں خوب قرآن پڑھتے مگر جب رمضان آ جاتا تو اس کی راتوں میں پہلے سے بھی طویل قرأت کرتے،

Marfat.com

مسند احمد میں ہے کہ آپ کے راز دان صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک کی راتوں میں آپ کی تلاوت کے بارے میں بیان کرتے ہیں مجھے ایک دفعہ رمضان کی رات میں آپ کی معیت میں نماز ادا کرنے کا شرف ملا،

فقراء بالبقرة ثم بآل	آپ نے سورہ بقرہ پڑھی پھر آل
عمران ثم بالنساء لا یمر	عمران، پھر النساء پڑھی جس آیت
باٰیة تخویف الا وقف	میں خوف الٰہی کا ذکر آتا وہاں ٹھہر
وسأل فما صلی الرکعتین	کر اللہ تعالے سے مانگتے ابھی آپ
حتی جاء بلال فاذن	نے دو رکعتیں مکمل نہیں کیں تھیں
بالصلاۃ	تو بلال نے فجر کی اذان دے دی۔

یعنی تمام رات قرآن کی تلاوت جاری رہی۔

امام ابن حجر مکی رمضان اور قرآن کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہی وجہ ہے۔

کان صلی اللہ علیہ وسلم	آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی
لیطیل القرآن فی قیام رمضان	راتوں میں دیگر راتوں کی نسبت
لیلۃ اکثر من غیرہ	زیادہ تلاوت فرمایا کرتے۔

(اتحاف اہل الاسلام، ۲۹۲)

۱۳۔ ہر رمضان میں سارا قرآن سناتے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہر سال رمضان المبارک میں سارا قرآن مجید سناتے اور وصال کے سال دو دفعہ قرآن مجید سنایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا گیا قرآن مجید کی

Marfat.com

کونسی قرات افضل ہے انہوں نے فرمایا۔

قرأة عبد اللہ — حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرآت سب سے افضل ہے۔

اس پر دلیل دیتے ہوئے فرمایا۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض علیہ القرآن فی کل رمضان مرۃ الا العام الذی قبض فیہ فانہ عرض علیہ مرتین — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہر رمضان میں ایک دفعہ مکمل قرآن سناتے، جس سال آپ کا وصال مبارک ہوا اس مرتبہ دو دفعہ آپ نے انہیں قرآن سنایا۔

(ابن سعد، ۲-۳۴۲)

ان سے آپ قرآن مجید سنا بھی کرتے

انہی کو یہ شرف بھی حاصل ہے ان سے آپ قرآن مجید کی تلاوت سُنا کرتے۔

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن کی تلاوت سناؤ میں نے عرض کیا یارسول اللہ

اقرا علیک وعلیک انزل — آپ صاحب قرآن ہیں میں کیسے آپکو سناؤں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انی احب ان اسمعہ من غیری — میں دوسرے کی زبان سے سننا پسند کرتا ہوں۔

میں نے سورہ نساء کی تلاوت کی جب میں اس آیت مبارک پر پہنچا

فکیف اذا جئنا من کل امۃ — وہ کیا سماں ہو گا جب ہم ہر امت

Marfat.com

بشہید وجئنا بک علی ھولاءِ شہیدا — سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان تمام پر گواہ بنائیں گے۔

فرمایا کافی ہے۔ میں نے آپ کے چہرہ اقدس کی طرف دیکھا تو

فاذا عیناہ تذرفان — آپ کی مقدس آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔

۱۴۔ جبریل امین کے ساتھ قرآن کا دور

رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کا یہ عالم تھا کہ حضرت جبریل امین رمضان کی ہر رات سدرہ چھوڑ کر حجرہ نبوی میں آجاتے۔ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک جو حصہ قرآن نازل ہو چکا ہوتا اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرتے یعنی جبریل امین آپ کو قرآن سناتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل امین کو سناتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے مروی ہے

وکان یلقاہ جبریل فی کل لیلۃ من رمضان فید ارسہ القرآن — رمضان کی ہر رات جبریل امین آپ سے ملاقات کرتے اور آپ سے قرآن کا دور کرتے۔

(البخاری، کتاب الصوم)

بعض روایات میں الفاظ کچھ یوں ہیں۔

فکان جبریل یتعاھدہ کل سنۃ فیعارضہ بما نزل علیہ من رمضان — جبریل امین ہر سال آتے تو ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک قرآن مجید کے نازل شدہ حصہ

Marfat.com

الی رمضان — کا آپ کے ساتھ دور کرتے۔

(فتح الباری ۱۴-۳۱)

۱۵۔ آخری رمضان میں دو مرتبہ دور

اگرچہ ہر سال رمضان میں جبریل امین آپ سے ایک دفعہ قرآن کا دور کیا کرتے مگر جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا اس رمضان میں دو دفعہ جبریل امین نے آپ کے ساتھ قرآن کا دور کیا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وصال کے سال آپ نے مجھے فرمایا۔

ان جبریل کان یعرض	جبریل ہر سال مجھ سے قرآن
علی القرآن فی کل سنۃ	کا دور ایک مرتبہ کرتے اس
مرۃ فقد عرض علی	سال انہوں نے مجھ سے دو دفعہ
العام مرتین	دور کیا ہے۔

(ابن سعد، ۲-۱۹۵)

۱۶۔ سخاوت کی برسات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات میں سب سے بڑے سخی ہیں، آپ کی بارگاہ سے سائل کبھی خالی نہیں لوٹا۔ اگر اس وقت کچھ پاس نہ ہوتا تو قرض اٹھا کر لوگوں کی ضروریات کو پورا فرماتے۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس شی کا بھی سوال کیا گیا آپ نے عطا فرمائی ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا مجھے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں آتی ہیں انکی مقدار عطا

Marfat.com

کرو آپ نے اسے عطا کیں اس نے اپنی قوم میں جا کر کہا۔

اسلموا فان محمد الیعطی	اسلام قبول کر لو کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ
عطاء ما یخاف الفقر	علیہ وسلم اسی طرح سخاوت کرتے ہیں
(المسلم، کتاب الفضائل)	کہ انہیں فقر کی فکر ہی نہیں

۲۔ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ آپ کی سخاوت کے بارے میں بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مجھے نہایت ہی مبغوض اور ناپسند تھی لیکن مجھے آپ نے ہمیشہ اسقدر عطا فرمایا۔

حتی انہ لاحب الناس	کہ آپ مجھے سب سے بڑھ کر
الی	محبوب ہو گئے۔

(المسلم، کتاب الفضائل)

امام ابن شہاب زہری کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے موقعہ پر صفوان بن امیہ کو تین بار سو سو اونٹ عطا فرمائے۔

۳۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ہے حنین سے واپسی پر بہت سے دیہاتی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹ کر سوال کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لو کان لی عدد هذه العضاه	اگر ان درختوں کی مانند میرے
نعما قسمته بینکم ثم لا	پاس مال و دولت ہوتی تو میں
تجدونی بخیلا ولا کذوبا	تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا تم
ولا جبانا	مجھے اس معاملہ میں بخیل، جھوٹا اور
(البخاری، کتاب الجہاد)	بزدل نہ پاتے۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے

Marfat.com

ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً فقال لا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ بھی مانگا گیا آپ نے کبھی انکار نہیں
(البخاری، کتاب الادب)	فرمایا۔

خود اپنی زندگی فقر و فاقہ میں بسر فرماتے مگر لوگوں پر عطیات کی ایسی بارش فرماتے کہ قیصر و کسریٰ بھی اس پر حیران ہو جاتے پھر آپ کی سخاوت محض مال و دولت لوٹانے تک ہی محدود نہ تھی بلکہ تمام انواع سخاوت پر مشتمل تھی۔

من بذل العلم والمال وبذل نفسه للہ تعالیٰ فی اظہار دینہ وھدایۃ عبادہ وایصال النفع الیھم بکل طریق من اطعام جائعھم ووعظ جاھلھم وقضاء حوائجھم وتحمل اثقالھم	اگر وہاں مال لوٹایا جاتا تھا تو علم بھی تقسیم کیا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب اور اس کے بندوں کی رہنمائی کے لیے جد وجہد کی جاتی مثلاً بھوکوں کو کھانا کھلانا، جاہل کو نصیحت کرنا، مخلوق کی حاجتوں کو پورا کرنا اور ان کے بوجھوں کو بانٹنا بھی تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت مبارکہ اعلان نبوت کے بعد شروع نہیں ہوئی بلکہ جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کے ساتھ میل جول ہوا اس وقت سے ہے اعلان نبوت کے وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جن کلمات کے ساتھ آپ کی مدح کی ہے وہ ملاحظہ کیجئے۔

واللہ لا یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتقری الضیف وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتعین علی نوائب الحق (البخاری، باب بدء الوحی)	اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی پریشان نہیں فرمائے گا کیونکہ آپ تو رشتہ کو جوڑنے والے، مہمان نواز، لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے، بےسہاروں کا سہارا اور حق کی راہ میں مشکلات پر تعاون فرمانے والے ہیں

Marfat.com

ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت میں ہر دن رات اضافہ ہوتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ جب رمضان المبارک کا چاند طلوع ہوتا تو سخاوت میں اور اضافہ فرما دیتے صحابہ کا بیان ہے ہم نے رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کی برسات کو تیز ہوا سے بڑھ کر دیکھا ہے۔

بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے مگر۔

وکان اجود ما یکون فی شہر رمضان	ماہ رمضان میں آپ کی سخاوت اور زیادہ ہو جاتی۔

روایت کے آخری الفاظ ہیں۔

فاذا لقیہ جبریل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود بالخیر من الریح المرسلۃ	جب جبریل امین آجاتے تو آپ کی سخاوت کی برسات کا مقابلہ تیز ہوا نہ کر پاتی۔

(البخاری، کتاب الصیام)

ابن سعد میں اس روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

فاذا اصبح النبی صلی اللہ علیہ من لیلۃ التی یعرض فیہا ما یعرض اصبح وھو اجود من الریح المرسلۃ لا یسأل شیاء الا اعطاہ	رات کو جبریل امین آپ سے قرآن کا دور کرتے جب صبح ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخاوت فرماتے۔ آپ سے جو شے بھی مانگی جاتی آپ عطا فرماتے۔

(الطبقات، ۲-۱۹۵)

Marfat.com

خصوصی نوٹ

جب ہر نیک و صالح کی ملاقات پر یہ معمول نہایت ہی پسندیدہ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے تو جب اس امت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے تو اس وقت امتی کا خوشی کا اظہار کرتے ہوئے صدقات و خیرات کرنا کتنا پسندیدہ عمل ہوگا؟

جن لوگوں کو آپ کی غلامی و اتباع سے صالحیت نصیب ہوئی ان کی ملاقات و زیارت کے وقت اظہار خوشی اور صدقات و خیرات کو جائز سمجھنا اور ان کے مقتدا اور سرچشمہ ہدایت و نور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے موقعہ پر ان اعمال کو بدعت قرار دینا خود سوچئے کتنا بڑا ظلم و زیادتی ہوگی۔

۱۷۔ قیدیوں کو آزاد فرماتے

رمضان المبارک میں سخاوت، فیاضی کی ایک صورت یہ تھی کہ قیدیوں کو آزاد فرماتے۔ امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن سعد نے طبقات میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

اطلق کل اسیر و اعطی کل سائل	آپ تمام قیدیوں کو آزاد اور ہر سوالی کو عطا فرماتے۔

(فضائل الاوقات، ۱۴۴)

امام عبدالرؤف المناوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

وفیہ ندب عتق الاساری عند اقبال رمضان والتوسعۃ	اس معمول نبوی میں یہ تعلیم ہے کہ آمد رمضان پر قیدیوں کو رعایت

Marfat.com

علی الفقراء والمساکین (فیض القدیر، ۵: ۱۳۲)

دی جائے اور فقراء ومساکین پر خوب خرچ کیا جائے۔

۱۸۔ حالت روزہ میں مسواک فرمایا کرتے

مسواک کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پیار تھا وہ ہر صاحب فہم پر واضح ہے، حالت روزہ میں بھی آپ مسواک فرمایا کرتے تھے۔

ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک معمول ان الفاظ میں مروی ہے۔

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتسوک وھو صائم مالا اعد ولا احصی

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت روزہ میں بے شمار اور لاتعداد دفعہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابن ماجہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عالی منقول ہے

خیر خصال الصائم السواک (السنن الکبریٰ، ۴: ۲۷۲)

روزہ دار کی بہتر خصلت مسواک کرنا ہے۔

۱۹۔ پچھنے لگوا لیتے

جسم سے فاسد مواد خارج کرنے کے لیے پچھنے لگوائے جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت روزہ میں پچھنے لگواتے۔

Marfat.com

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خون کا عطیہ دینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہاں اسقدر نہ دیا جائے کہ کمزوری کی وجہ سے روزہ ختم کرنا پڑے۔

۲۰۔ سرمہ لگا لیتے

روزہ کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں میں سرمہ لگا لیتے تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کان یکتحل وھو صائم — حالت روزہ میں سرمہ لگا لیا کرتے

(ابو داؤد، کتاب الصیام)

امام ابو داؤد نے یہ تصریح فرمائی ہے جس روایت میں حالتِ روزہ میں سرمہ لگانے سے منع کیا گیا ہے اس کے بارے میں امام یحییٰ بن معین نے واضح کر دیا ہے۔

ھو حدیث منکر — وہ روایت منکر ہے یعنی قابل استدلال نہیں۔

(ابو داؤد، کتاب الصیام)

۲۱۔ سترہ رمضان کی صبح قبا تشریف لے جاتے

جس طرح ہر ہفتہ کے دن قبا تشریف جانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا، اسی طرح رمضان المبارک کے سترہویں صبح بھی آپ قبا تشریف لے جاتے خواہ وہ کونسا دن ہوتا شیخ ابو موسیٰ المدائنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأتی قباء صبیحۃ سبع — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی سترہ تاریخ کو قبا تشریف

Marfat.com

عشر تہ من رمضان ای | سے جایا کرتے خواہ وہ کونسا
یوم کان | دن ہوتا۔

(اتحاف اہل الاسلام، ۲۰۳)

۲۲۔ ٹھنڈک حاصل فرماتے

اگر گرمی شدید ہوتی تو حالت روزہ میں ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے سر اقدس پر پانی ڈالتے، ابو داؤد میں ایک صحابی سے مروی ہے۔

رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی رأسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر	میں نے مقام عرج پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کے حال میں دیکھا کہ پیاس یا گرمی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس پر پانی ڈالا جا رہا ہے

(ابو داؤد، باب الصائم یصب علیہ الماء)

عرج مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام کا نام ہے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے۔

بل ثوبا فالقی علیہ وھو صائم	حالت روزہ میں تر کپڑا ان پر ڈالا جاتا تھا۔

(الصیام ورمضان، ۲۳۵)

یاد رہے ایسے عمل کے ذریعے عبادت میں بے صبری اور تنگی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ اس میں کراہت ہے۔ یہ محض عبادت میں تعاون کے لیے ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

۲۲۔ماہ رمضان کی اہمیت وفضیلت بیان فرماتے

جیسا کہ خطبہ مبارک سے واضح ہوا صحابہ کے سامنے ماہ رمضان کی اہمیت اور فضیلت بیان فرماتے تاکہ امت اس کی خوب قدر کرے اور اس میں عبادت الٰہی میں اضافہ کرے۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان شروع ہوتا ہے۔

فتحت ابواب الجنۃ و غلقت ابواب النار وصفدت الشیاطین (بخاری ومسلم)

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے

۲۔ ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے انہی سے مذکورہ الفاظ کے بعد نقل کیا کہ رمضان کی ہر رات ندا دینے والا یہ ندا دیتا ہے۔

یاباغی الخیر اقبل ویاباغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذلک کل لیلۃ (السنن الکبریٰ، ۴: ۳۰۳)

اے خیر بجالانے والے اس میں جلدی کر اور اے شر کے درپے اس سے باز آجا، اسکی ہر رات اللہ تعالٰے دوزخیوں کو آزاد فرماتا ہے۔

۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان کی ہر رات یہ آواز دی جاتی ہے کوئی ہے معافی مانگنے والا اسے معافی دیدی جائے؟ کوئی ہے دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے؟ کوئی ہے سائل اسے عطا کیا جائے؟ ہر روز افطار کے وقت

عتقاء من النار ستون الفا

ساٹھ ہزار دوزخی آزاد کیے جاتے

Marfat.com

فاذا کان یوم الفطر اعتق مثل ما اعتق فی جمیع الشھر — پس جب عید کا دن آتا ہے تو تمام ماہ میں آزاد کردہ دوزخیوں کی مقدار کے برابر افراد کو آزادی دی جاتی ہے۔

(کنز العمال، ۴، ۲۳۷)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے ہر دن اور رات میں اللہ تعالےٰ

الف الف عتیق من النار — ایک کروڑ آدمی کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے

اور جب رمضان کی انتیس رات آتی ہے تو

اعتق اللہ فیھا مثل جمیع ما اعتق فی کل شھر — تمام ماہ میں آزاد کردہ کی مقدار اس میں آزاد کیے جاتے ہیں۔

(اتحاف، ۴۶)

۵۔ امام طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سید الشھور رمضان وسید الایام الجمعۃ — تمام مہینوں کا سردار رمضان اور تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔

(ابن عساکر، ۷: ۲۵۶)

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے حالتِ ایمان اور رضائے الٰہی کی خاطر رکھے۔

غفر لہ ما تقدم من ذنبہ — اسکے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

(بخاری ومسلم)

Marfat.com

۷۔ طبرانی نے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک آدمی دیکھا جو پیاس کی وجہ سے زبان لٹکائے ہوئے تھا وہ جب بھی حوض کی طرف آتا اسے دور کر دیا جاتا

فجاءہ صیام رمضان فسقاہ ورواہ	اسکے پاس رمضان کے روزے آتے اور انہوں نے
(رسالہ رمضان، ۶۹)	اسے خوب سیر کر کے پانی پلا یا

۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی خاطر ابتدا سال سے لے کر دوسرے سال تک جنت کو خوب سجایا جاتا ہے۔

فاذا کان اول یوم من رمضان	جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے
بھت ریح تحت العرش من	تو عرش کے نیچے سے جنت کے
ورق الجنۃ علی الحور العین	پتوں، حوروں پر ہوا چلتی ہے۔

اور وہ حوریں کہتی ہیں اے ہمارے رب اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے ایسے خاوند بنا جس کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری وجہ سے ٹھنڈی ہوں (شعب الایمان: بیہقی)

۹۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی آمد پر ایک دن فرمایا۔

اتاکم رمضان شھر برکۃ	تمہارے پاس ماہ برکت رمضان آیا ہے
یغشاکم اللہ فیہ ینزل	اللہ تعالٰی اس میں تم پر خصوصی توجہ فرماتا ہے
الرحمۃ ویحط الخطایا و	اپنی رحمت نازل فرماتے ہوئے گناہ معاف
یستجیب فیہ الدعا ینظر	اور دعائیں قبول فرماتا ہے، اس میں تمہارے
اللہ تعالٰی الی تنافسکم فیہ	شوق و ذوق کو ملاحظہ فرماتا ہے اور ملائکہ میں

Marfat.com

دیباھی بکم ملائکتہ — تم پر فخر فرماتا ہے۔

لہٰذا تم اس میں خوب نیکی و خیر بجالاو، بد بخت ہے جو اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

۱۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی آخری رات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا

یغفر لامتہ فی اخر لیلۃ فی رمضان — رمضان کی آخری رات میں امت کی بخشش کردی جاتی ہے۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ

اھی لیلۃ القدر؟ — کیا وہ لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا ولکن العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ (مسند احمد) — نہیں لیکن کام مکمل کرنے والے کو اس کی محنت پر کامل اجر و ثواب دیا جاتا ہے۔

۴۔ روزے کی فضیلت بیان فرماتے

رمضان کی اہمیت کے ساتھ ساتھ روزے کی فضیلت و اہمیت بھی اجاگر فرماتے۔

۱۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الصیام جنۃ من النار کجنۃ احدکم من القتال (النسائی، کتاب الصیام) — روزہ دوزخ سے محفوظ رکھنے والا ہے جیسے ڈھال تمہیں قتال کے موقعہ پر محفوظ رکھتی ہے۔

Marfat.com

امام بیہقی نے انہی سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

الصوم جنۃ من عذاب اللہ — روزہ اللہ کے عذاب سے ڈھال ہے

(اتحاف، ۲۵)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے اللہ تعالے کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حصنا امتی الصیام والقیام — میری امت کی دو حفاظت گاہیں ہیں روزہ اور رات کا قیام،

(مسند احمد، طبرانی)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کل حسنۃ لعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف الا الصوم — ہر نیکی کا اجر دس سے لے کر سات سو تک ہے مگر روزہ (اس کے اجر کی کوئی حد نہیں)

(فتح الباری، ۴ : ۱۱۰)

۴۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کا ارشاد گرامی ہے

ان الصوم لی وانا اجزی بہ — روزہ میرے لیے ہوتا ہے اور میں اس کی جزا ہوں۔

(المسلم، کتاب الصیام)

۵۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شی کی زکوٰۃ ہے۔

وزکاۃ الجسد الصوم — جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(المعجم الکبیر، ۶ : ۲۳۸)

۶۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا ہر شی کا ایک دروازہ ہوتا ہے۔

وباب العبادۃ الصیام — عبادت کا دروازہ روزہ ہے

(اتحاف السادۃ المتقین، ۴: ۹۲)

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الصیام نصف الصبر — روزہ، صبر کا نصف ہے

یاد رہے ایک روایت میں صبر کو نصف ایمان فرمایا گیا ہے لہذا روزہ ایمان کا چوتھائی قرار پائے گا۔

۸۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالے کی رضا کی خاطر ایک دن روزہ رکھا۔

باعد اللہ منہ جہنم — اللہ تعالے ایسے شخص کو دوزخ

مسیرۃ مائۃ عام — سے سو سال کی مسافت دور فرما دیگا

(النسائی)

۹۔ نسائی اور ابن خزیمہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کسی عمل کی نصیحت فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیک بالصوم فانہ لاعدل لہ — روزہ رکھا کرو اس کے برابر کوئی نہیں

میں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ

مرنی بعمل؟ — مجھے اور کوئی عمل بتا یئے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیک بالصوم فانہ لامثیل لہ — روزہ رکھا کرو اس کا کوئی بدل نہیں۔

Marfat.com

میں نے سہ بار عرض کیا یا رسول اللہ اس کے علاوہ کوئی عمل فرمایا

علیك بالصوم فانه لا مثل له — روزہ دار بنو روزہ کی مثل ہی نہیں۔

صحیح ابن حبان میں اسی روایت کے الفاظ یہ ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

دلنی علی عمل ادخل به الجنة — مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کی وجہ سے میں جنتی ہو جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علیك بالصوم فانه لا مثیل له — روزہ رکھا کرو اس کی کوئی مثل نہیں

راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اسقدر روزہ کے پابند ہو گئے۔

لا یری فی بیته الدخان نہاراً الا اذا نزل بهم ضیف — ان کے گھر دن کا اگر چولہا جلتا تو محسوس ہو جاتا آج کوئی مہمان آیا ہوا ہے۔

(غایة الاحسان، ۳۵)

یعنی مہمان کی وجہ سے دن کو کھانا پکتا ورنہ نہیں۔

۲۵ روزہ دار کی فضیلت بیان فرماتے

رمضان المبارک اور روزہ کی برکات کے ساتھ ساتھ روزہ دار کا مقام اور درجہ بھی بیان فرماتے۔

Marfat.com

جنت میں خصوصی دروازہ سے داخلہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کے دروازوں میں سے ایک، دروازے کا نام "ریان" ہے روز قیامت فرمایا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ آواز سن کر روزہ دار کھڑے ہوں گے انہیں ریان دروازے سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

فاذا دخلوا غلق علیھم فلم یدخل منہ احد (بخاری ومسلم)

جب روزہ دار داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی داخل نہ ہو گا۔

کبھی پیاس نہیں لگے گی

انہی سے یہ مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس دروازے سے داخل ہو گا وہ ایسا مشروب پیئے گا۔

ومن شرب لم یظمأ ابدا (النسائی، کتاب الصیام)

جو اسے پی لے گا اسے کبھی پیاس محسوس نہ ہو گی۔

روزہ دار کے لئے پانچ بشارتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو رمضان کے حوالے سے ایسی پانچ چیزیں عطا ہوئی ہیں جو سابقہ کسی امت کو نصیب نہیں ہوئیں۔

Marfat.com

۱۔ خلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک	روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالےٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔
۲۔ تستغفر لھم الحیتان حتی یفطروا	افطار تک سمندر کی مچھلیاں روزہ داروں کے لئے دعا کرتی ہیں۔
۳۔ یزین اللہ عزوجل کل یوم جنۃ	ہر روز جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔
۴۔ تصفد فیہ مردۃ الشیاطین	شیاطین کو رمضان میں قید کر دیا جاتا ہے۔
۵۔ یغفر لھم فی اخر لیلۃ	آخری رات امت کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

ہر وقت عبادت میں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار ہر وقت عبادت میں ہوتا ہے۔

وان کان نائما علی فراشہ — اگرچہ وہ بستر پر سویا ہوا ہو

(کنزالعمال، ۲۳۸۶۲)

جنت کا کھانا اور مشروب

انہی سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے روزے نے کھانے پینے سے روکے رکھا۔

Marfat.com

اطعمہ اللہ من ثمار	اللہ تعالیٰ جنت سے اسے پھل
الجنۃ وسقاہ من شرابہا	کھلائے گا اور جنت کے مشروب سے
(اتحاف اہل الاسلام، ٣٦)	اسے سیراب فرمائے گا۔

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔

فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ	ایک خوشی بوقت افطار اور دوسری
عند لقاء ربہ	اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کے
(مسند احمد، ٤ : ١١)	وقت

روزہ دار کے لئے ملائکہ کی دعا

ایک آدمی نے اگر نفل روزہ رکھا ہوا ہے دوسرا آدمی اس کے پاس کھا رہا ہے تو جب تک کھانے والا فارغ نہیں ہوتا روزہ دار کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے پاس جب کوئی کھانا کھاتا ہے

لم تنزل یصلی علیہ الملائکۃ	تو ملائکہ اس کے فارغ ہونے
حتی یفرغ من طعامہ	تک روزہ دار کے لیے اللہ تعالیٰ
(مسند احمد، ٦ : ٣٦٥)	سے دعا کرتے ہیں۔

Marfat.com

۲۶۔ روزہ کی نیت

یاد رہے کسی عمل کا ثواب نیت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

انما الاعمال بالنیات — اعمال کا مدار نیت پر ہے۔

نیت دل کے عزم اور مصمم ارادے کا نام ہے یعنی عمل کرتے وقت انسان یہ ارادہ کرے میں یہ کام اپنے خالق و مالک کی رضا جوئی کے لئے کر رہا ہوں روزہ تو نام ہی طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کھانے پینے اور جماع سے رک جاتا ہے۔

قضا اور کفارہ روزہ کی نیّت

اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ قضا و کفارہ کے روزہ کی رات کو نیت کرنا ضروری ہے امام نووی فرماتے ہیں۔

ولا نعلم احد آخالف فی ذلک — ہمارے علم میں اس بارے میں کسی کو اختلاف نہیں۔

(المجموع ۶، ۳۳۶)

روزہ رمضان کی نیت

اس بارے میں اختلاف ہے دیگر علماء کی رائے یہ ہے کہ رات ہی کو نیت کرنا ضروری ہے لیکن علماء احناف کی تحقیق یہ ہے کہ روزہ کا اکثر حصہ گزر جانے سے پہلے نیت کر لینے سے روزہ ادا ہو جائے گا۔

Marfat.com

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء میں ایک آدمی کو حکم دیا جاؤ یہ اعلان کر دو۔

ان من اکل فلیصم ومن لم یاکل فلا یاکل (البخاری)

جس نے کھایا ہوا ہے وہ روزہ رکھ لے اور جس نے نہیں کھایا وہ اب نہ کھائے

دیگر لوگوں کی دلیل یہ روایت ہے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من لم یبیت الصیام من اللیل فلا صیام لہ (النسائی)

جس نے رات نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔

روایت کے بارے میں احناف کا موقف ہے کہ یہ مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں۔

والصحیح عن ابن عمر موقوف

صحیح یہی ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے

امام ترمذی کی رائے ہے

الموقوف اصح

اصح یہی ہے کہ یہ صحابی کا قول ہے۔

امام نسائی کی تحقیق یہ ہے

الصواب عندی انہ موقوف ولم یصح رفعہ (فقہ الصوم، ۲: ۶۰۵)

میرے نزدیک درست یہی ہے کہ یہ موقوف ہے اور اس کا فرمانِ نبوی ہونا صحیح نہیں۔

Marfat.com

اگر اسے مرفوع تسلیم کر لیا جائے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ کامل روزہ وہ ہے جس کی نیت رات کو کر لی جائے امام بدرالدین عینی احناف کی طرف سے یہی بات یوں بیان کرتے ہیں۔

بعد التسلیم بصحتہ وسلامۃ عن الاضطراب بانہ محمول علی نفی الفضیلۃ والکمال کما فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلاۃ لجار المسجد الا فی المسجد

اگر اسے صحیح اور اضطراب سے محفوظ مان ہی لیا جائے تو یہ نفی فضیلت وکمال پر محمول ہوگی جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے علاوہ نہیں ہوتی۔

(عمدۃ القاری، ۱۰: ۳۰۶)

۲۷۔ سحری تناول فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں سحری تناول فرماتے اور اسے غدا مبارک (صبح کا بابرکت کھانا) قرار دیتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سحری کے وقت فرمایا کھانے کے لیۓ کچھ لاؤ۔

فاتیتہ بتمر واناء فیہ ماء

میں نے آپ کی خدمت اقدس میں کھجور اور پانی پیش کیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انظر رجلاً یاکل معی

دیکھو کوئی ہے جو میرے ساتھ کھانے میں شریک ہو۔

Marfat.com

میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے ستو تناول کیے ہیں اور روزہ کی نیت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہم نے بھی تو روزہ رکھنا ہے، تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری میں شریک ہوتے (النسائی، السحور بالسویق والتمر)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہی سے ہے

تسحر نا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کیا کرتے تھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جب سحری ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا کرتے۔

قربی الینا الغداء المبارک	ہمارے لیے صبح کا بابرکت کھانا لاؤ

(النسائی، کتاب الصیام)

ایک صحابی سے مروی ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سحری کے وقت گیا۔

دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتسحر	جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں داخل ہوا تو آپ سحری فرما رہے تھے۔

فرمانے لگے۔

انھا برکۃ اعطاکم اللہ ایاھا فلا تدعوہ (النسائی، فضل السحور)	سحری سراپا برکت ہے اللہ تعالیٰ نے خصوصاً یہ تمہیں عطا فرمائی ہے اسے ترک نہ کیا کرو۔

Marfat.com

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان قال ھلم الی الغداء المبارک	مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی سحری میں شرکت کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا آؤ بابرکت کھانے میں شریک ہوجاؤ۔

(مسند احمد، ۴: ۱۲۶)

۲۸۔ سحری کو غدا مبارک قرار دیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کو صبح کا بابرکت کھانا قرار دیا جیسا کہ بعض مذکورہ روایات میں ذکر ہوا۔

حضرت معدی کرب رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سحری کھانے کا حکم ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا۔

فانہ ھو الغداء المبارک	کیونکہ یہ صبح کا بابرکت کھانا ہے

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سحری میں شرکت کی دعوت دیتے ہوئے یہ کلمات سنے۔

ھلموا الی الغداء المبارک (النسائی، تسمیۃ السحور غداءً)	صبح کے بابرکت کھانے میں آؤ شرکت کرو۔

۲۹۔ سحری کھجور سے فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کی طرح سحری بھی کھجور سے فرماتے اور وہ بھی زیادہ نہیں ہوا کرتیں تھیں بلکہ اکثر فقط دو کھجوریں اور پانی ہوتا۔

Marfat.com

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس جو سحری پیش کی جاتی تھی۔

ربما لم یکن الا تمرتین — وہ اکثر دو کھجوریں ہوا کرتیں تھیں

(مع الرسول فی رمضان، ۲۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں سحری کا بندوبست کرو۔

فاتیتہ بتمر واناء فیہ ماء — تو میں نے کھجور اور ایک برتن میں پانی لاکر پیش کیا۔

(النسائی، السحور بالتمر)

۳۰۔ کھجور کو بہترین سحری قرار دیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے ساتھ سحری کرنے کو بہترین سحری قرار دیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نعم سحور المومن التمر — مومن کی بہترین سحری کھجور ہے

(ابوداؤد، ۲۳۴۵)

امام طبرانی نے حضرت سائب بن یزید اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نعم السحور التمر — بہترین سحری کھجور ہے۔

(المعجم الکبیر، ۷: ۱۸۹، ۷: ۲۸۳)

Marfat.com

کسی بھی شئی سے سحری کی جا سکتی ہے؟

باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیئے کسی شئی کو بھی مخصوص نہیں فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من اراد ان یصوم فلیتسحر بشیئ — جو بھی روزے رکھنا چاہے وہ کسی نہ کسی شئی سے سحری کر لے

(مسند احمد، ۳: ۳۶۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تسحروا ولو بشربۃ من ماء — سحری کرو خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہو۔

(الکامل لابن عدی، ۲: ۶۷)

امت مسلمہ اور اہل کتاب کے روزہ میں فرق

سحری کو امت مسلمہ اور اہل کتاب کے روزہ میں فرق قرار دیا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکلۃ السحر — ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری تناول کرنے کا فرق ہے۔

(ترمذی، ابو داؤد)

۱۳ امت کو سحری کرنے کی تعلیم دی

اپنی امت کو رمضان المبارک میں سحری کرنے کی تعلیم دی تاکہ امت

Marfat.com

مشقت میں نہ پڑے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تسحروا فان فی السحور برکۃ — سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

(المسلم، کتاب الصیام)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

السحور کلہ برکۃ فلا تدعوہ — سحری سراپا برکت ہے اسے ترک نہ کیا کرو۔

(مسند احمد، ۳: ۱۲)

سحری کرنے والوں پر اللہ کی رحمتیں

مذکورہ روایت میں ہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کرو اگرچہ پانی کے گھونٹ پر ہو

فان اللہ وملائکتہ یصلون علی المتسحرین — اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمتیں نازل کرتے ہیں۔

(مسند احمد، ۳: ۱۲)

۳۲۔ سحری میں برکت کی دعا فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی سحری میں برکت کی دعا بھی فرمائی، امام دار قطنی نے "الافراد" میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا نقل کی ہے

اللھم بارک لامتی — اے اللہ میری امت کی سحری

Marfat.com

نی سحور نا ھا   میں برکت عطا فرما۔

اس کے بعد فرمایا سحری کیا کرو اگرچہ پانی کا گھونٹ ہو یا ایک کھجور ہو یا زبیب کے دانے ہو کیونکہ سحری کرنے والوں کے لیئے ملائکہ دعا کرتے ہیں۔ (اتحاف اہل الاسلام، ۱۶۵)

۳۳۔ سحری کرنے والوں کے لئے دعا فرماتے

سحری کے ساتھ ساتھ سحری کرنے والوں کو بھی اپنی مبارک دعا سے نوازا، امام طبرانی نے حضرت ابوسوید رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا روایت کی ہے۔

اللھم صل علی المتسحرین   اے اللہ سحری کرنے والوں پر
(اتحاف، ۱۶۶)   اپنی رحمتوں کا نزول فرما۔

۳۴۔ سحری کے فوائد و حکمتیں بیان فرماتے

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کو سراپا برکت قرار دیا جیساکہ اوپر بیان ہوا واقعتہ اس طعام سے بڑھ کر برکت والا طعام کون ہوسکتا ہے۔ جو اللہ تعالٰے کی طاعت و فرمانبرداری کا سبب بنے۔

۲۔ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کی مخالفت قرار دیا جیساکہ بیان ہوچکا ہے۔

۳۔ یہ روزہ رکھنے میں معاون ہے جیساکہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

استعینوا بطعام السحر علی   سحری کے کھانے سے دن کے
صیام النھار وبقیلولۃ   روزہ پر اور رات کے قیام پر

Marfat.com

النہار علی قیام اللیل — دن کے قیلولہ سے مدد حاصل کرو

(ابن ماجہ، المستدرک، ۱: ۴۳۵)

۳۵ سحری میں تاخیر فرماتے

سحری تناول فرمانے میں جلدی نہ کرتے بلکہ اس میں خوب تاخیر سے کام لیتے یعنی طلوع فجر کے قریب سحری کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیا کی جماعت ہیں۔

امرنا ان نؤخر سحورنا — ہمیں سحری میں تاخیر کا حکم دیا گیا ہے۔

(السنن الکبریٰ، کتاب الصیام)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کی۔ پھر دونوں نماز فجر کے لیے نکلے راوی حدیث نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا سحری سے فراغت اور نماز کے درمیان کتنا وقت تھا؟ تو انہوں نے فرمایا

قدر ما یقرا الانسان خمسین آیۃ — اتنے وقت میں آدمی قرآن کی پچاس آیات کی تلاوت کر سکتا ہے۔

(بخاری باب وقت الفجر)

دوسری روایت میں سحری اور اذان کے درمیان اتنا وقت بیان ہوا ہے (البخاری، کتاب الصوم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کرنے کا شرف حاصل تھا ان سے عرض کیا گیا۔

ای ساعۃ تسحرت مع — آپ نے کونسے وقت میں

Marfat.com

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی؟

تو انہوں نے فرمایا۔

هو النهار الا ان الشمس لم تطلع

خوب روشنی ہو چکی تھی البتہ سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

(النسائی)

یعنی طلوع فجر کے قریب سحری کی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں اپنے گھر سحری کرتا

ثم تكون سرعتي ان ادرك السجود مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

پھر بڑی جلدی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہو جاتا۔

(البخاری، کتاب الصوم)

بخاری کی ہی دوسری روایت کے الفاظ ہیں میں سحری کرتا۔

ثم يكون سرعة بي ان ادرك صلاة الفجر مع رسول الله

اور پھر جلدی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے کے لیے حاضر ہو جاتا۔

(البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں نماز فجر کی اطلاع کے لیے حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنے کا ارادہ تھا۔

فدعا بقدح فشرب و سقاني ثم خرج الى

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا اس سے خود بھی پیا

Marfat.com

المسجد للصلاۃ ۔ اور مجھے بھی پلایا اس کے بعد
(مسند احمد) نماز کے لیئے مسجد کی طرف تشریف
لائے۔

اگر بلال نہ ہوتے

مصنف عبدالرزاق میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ سحری فرما رہے تھے حضرت بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپ نے سحری جاری رکھی دوبارہ حاضر ہوئے تو ابھی سحری فرما رہے تھے سہ بارہ عرض کیا یا رسول اللہ

قد واللہ اصبحت ۔ اللہ کی قسم صبح ہو گئی ہے۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے بلال پر رحم فرمائے۔

لولا بلال لرجونا ان ۔ اگر بلال نہ ہوتے تو امید تھی
یرخص لنا حتی تطلع الشمس ۔ ہمیں طلوع آفتاب تک سحری
(هکذا امام رسول اللہ ۵۸) ۔ کی اجازت مل جاتی۔

ان روایات سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری طلوع فجر کے بالکل قریب فرمایا کرتے۔

شیخ ابن ابی جمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری اور اس میں تاخیر کی حکمت یوں تحریر کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
علیہ وسلم ینظر ما هو الا ۔ امت پر شفقت فرما ہوتے ایسے
رفق بالله فیفعله لانه ۔ کیا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

لولم یتسحر لا تبعوہ فشق	سحری نہ فرماتے تو لوگ آپ کی
علی بعضھم ولو تسحر فی	اتباع کرتے تو بعض پر یہ
جوف اللیل لشق ایضاً	شاق ہو جاتا اور اگر سحری نصف
علی بعضھم ممن یغلب	رات میں فرماتے ان لوگوں پر شاق
علیہ النوم فقد یفضی	ہو جاتا جن پر نیند غالب آجاتی
الی ترک الصبح او یحتاج	تو اس سے یا تو نماز صبح کا ترک
الی المجاھدۃ بالسھر	لازم آتا یا زیادہ دیر بیدار رہنا پڑتا۔

یعنی سحری میں تاخیر کا اہم فائدہ یہ ہے کہ روزہ دار کو نماز صبح کی ادائیگی میں آسانی ہو اگر طلوع فجر سے کافی دیر پہلے سحری کر لی جائے تو نیند کے غلبہ کی وجہ سے نماز رہ جانے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہی تعلیم عطا فرمائی کہ طلوع فجر کے قریب سحری کھاؤ اور پھر سونے کے بجائے نماز کے لیے مسجد چلے جاؤ اور نماز باجماعت ادا کرو

ائمہ مساجد سے درخواست

اسی لیئے ائمہ مساجد سے درخواست ہے وہ بھی رمضان المبارک میں جماعت کا وقت ایسا رکھیں کہ لوگوں کو جماعت کے لیے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے مثلاً سحری کے بعد پندرہ یا بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جماعت کروا دی جائے، اگر نماز میں زیادہ تاخیر کر دی جائے گی تو ممکن ہے بعض نمازی نیند کے غلبہ کی وجہ سے جماعت سے محروم ہو جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے نماز ہی رہ جائے اس لئے حکمت یہی ہے کہ سحری اور نماز کے درمیان وقفہ کم از کم سے رکھا جائے۔

Marfat.com

۳۷۔ امت کو بھی سحری میں تاخیر کا حکم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی رمضان میں سحری، کو موخر کرنے کا حکم دیا تاکہ انہیں خوب آسانی ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بکروا بالافطار واخروا السحور۔	افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کیا کرو

(الکامل لابن عدی، ۶: ۲۳۲۳)

حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما سے ہے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تسحروا من آخر اللیل	سحری رات کے آخری حصہ میں کیا کرو

(مجمع الزوائد، ۳: ۱۵۱)

امت خیر پر رہے گی

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی۔

مااخروا السحور وعجلوا الافطار	جب تک وہ سحری میں تاخیر سے اور افطار میں جلدی سے کام لے گی۔

(مسند احمد)

Marfat.com

۳۷۔ روزہ کے آداب بیان فرماتے

ہر عبادت کے کچھ آداب ہوتے ہیں اگر ان کو پیشِ نظر رکھ کر اس عبادت کو بجالایا جائے تو اس کے ثمرات ہوتے ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے آداب بھی بیان فرمائے تاکہ امت حالت روزہ میں ان کا خصوصی خیال رکھے۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

الصیام جنة مالم یخرقھا — روزہ آدمی کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے بشرطیکہ وہ اسے پھاڑ نہ ڈالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارشاد فرمایا تو عرض کیا گیا۔

ولم یخرقہ ؟ — اسے کس کے ساتھ پھاڑا جاسکتا ہے؟

ارشاد فرمایا۔

بکذب او غیبة — جھوٹ یا غیبت کے ساتھ۔

(المعجم الاوسط للطبرانی)

زبان اور تمام اعضا کو محارم سے روک لیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو نہ بری بات کرے اور نہ غلط کام کرے اگر اس سے کوئی لڑے یا اسے کوئی گالی دے تو وہ کہے

Marfat.com

انی صائم — میں حالت روزہ میں ہوں۔

(المسلم، کتاب الصیام)

امام حاکم اور بیہقی نے انہی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ محض کھانے پینے کا نام ہی نہیں۔

انما الصیام من اللغو والرفث — روزہ تو لغویات اور بری باتوں سے بچنے کا نام ہے۔

(السنن الکبری، ۴ / ۲۷۰)

محض کھانا پینا چھوڑ دینا ہی کافی نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔

من لم یصم جوارحہ عن محارمی فلا حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ من اجلی — جس کے اعضا حرام کاموں سے نہیں رکتے اس کا میری خاطر نہ کھانے اور نہ پینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(اتحاف اہل الاسلام، ۱۷۵)

امام نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان الصائم اذا لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ — روزہ دار اگر جھوٹ اور غلط عمل ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو یہ حاجت نہیں کہ وہ محض کھانا اور پینا ترک کردے۔

Marfat.com

زباں کو غیبت سے محفوظ رکھا جائے

جس طرح زبان کو جھوٹ اور فحش کلامی سے بچانا ضروری ہے اسی طرح اسے غیبت سے محفوظ رکھنا بھی نہایت ہی لازم ہے، قرآن نے غیبت کو اپنے مردہ بھائی کے گوشت کو کھانا قرار دیا ہے۔

محدث ابن ابی الدنیا اور ابو یعلی نے خادم رسول حضرت علید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، دو خواتین نے روزہ رکھا ان کے بارے میں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، ان پر پیاس کی وجہ سے روزہ اسقدر مشکل ہو گیا ہے کہ قریب ہے وہ ہلاک ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا پھر وہ شخص دوبارہ آیا اور عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو بلاؤ، جب وہ آگئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پیالے لانے کا حکم فرمایا، انہیں ایک ایک پیالہ دیا اور فرمایا اس میں قئ کرو، جب انہوں نے قئ کی تو ان کے اندر سے خون، پیپ اور گوشت کے لوتھڑے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں نے حلال پر روزہ رکھا مگر حرام کے ساتھ افطار کیا۔

جلست احدا ھما الی الاخری فجعلتا تأکلان من لحوم الناس

ان دونوں نے بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھایا یعنی لوگوں کی غیبت کی ہے۔

دوسری روایت میں فرمایا۔

والذی نفسی بیدہ لو بقیتا فی بطو تھما لا کلتھما الناس

مجھے قسم اس ذاتِ اقدس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان کے بطن

Marfat.com

(غایۃ الاحسان، ۳۸) میں یہ باقی رہتا تو انہیں آگ جلاتی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے دو آدمیوں نے ظہر و عصر کی نماز ادا کی وہ حالت روزہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا وضو اور نماز لوٹاؤ اپنے روزہ کو جاری رکھو مگر اس کی جگہ ایک روزہ بطور قضا رکھو انہوں نے عرض کیا

لم یا رسول اللہ؟ اس کی وجہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اغتبتم فلانا تم نے فلاں کی غیبت کی ہے

کان، آنکھ اور زبان کا روزہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تم روزہ رکھو تو

فلیصم سمعک وبصرک تمہارے کان، آنکھیں اور
ولسانک عن الکذب زبان جھوٹ اور گناہ سے
والمأثم ودع اذی رک جائیں۔
الخادم

(غایۃ الاحسان، ۳۸)

کچھ ائمہ نے ان ارشادات عالیہ کی بنا پر فرمایا ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے امام اوزاعی اور امام ابراہیم نخعی (امام اعظم کے استاذ) کا یہی قول ہے، جمہور علما کی رائے یہ ہے اس سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں ہے مگر

Marfat.com

تبطل ثواب الصوم و تذھب فائدتہ المترتبۃ علیہ من قبول الدعاء و غفران الذنوب
روزہ کا ثواب اور اس پر مترتب ثمر مثلاً قبولیت دعا اور گناہوں پر مغفرت ختم ہو جاتا ہے۔

(غایۃ الاحسان، ۳۸)

حضرت ابوہریرہ اور انکے شاگردوں کا معمول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انکے تلامذہ کا یہ معمول ملتا ہے کہ وہ حالت روزہ میں کوشش کرتے کام کاج سے فارغ ہو کر مسجد میں چلے جائیں۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی جاتی تو فرماتے

نطھر صیامنا
ہم اپنے روزہ کو پاکیزہ رکھنا چاہتے ہیں۔

انہی احادیث اور اقوال صحابہ کے پیش نظر شیخ حلیمی رقمطراز ہیں کہ روزہ دار کو چاہئے

ان یصوم بجمیع جوارحہ ببشرتہ و بعینہ وبلسانہ وبقلبہ فلا یغتب ولا یشتم ولا یخاصم ولا یکذب ولا یفنی زمانہ بانشاد الاشعار وروایۃ الاسمار والمضحکات والثناء
کہ اپنے تمام اعضاء، جسم، آنکھ، زبان اور دل کے ساتھ روزہ رکھے غیبت نہ کرے گالی نہ دے، کسی سے نہ جھگڑے نہ غلط بیانی کرے اپنا وقت غلط اشعار اور قصوں میں ضائع نہ کرے، غیر مستحق کی تعریف

Marfat.com

علی من لا یستحق والمدح	نہ کرے بغیر حق کسی کی مدح
والذم لغیر حق و بیدہ	وذم نہ کرے، ناجائز کام
فلا یمد ھا الی باطل و	کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے
برجلہ فلا یمشی بہا	نہ پاؤں سے اس طرف
الی باطل و بجمیع قوی	چلے اپنے بدن کی تمام
بدنہ فلا یستعملہا	قوتوں کو کسی ناجائز کام میں
فی باطل	استعمال نہ کرے۔

(اتحاف اہل الاسلام، ۱۷۷)

۳۸۔ سفر میں روزہ اور افطار کا معمول

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام جس طرح دیگر مہینوں میں اسلام کو پھیلانے کے لئے جدوجہد جاری رکھتے رمضان المبارک میں اس سے بڑھ کر محنت کرتے یہ نہیں کہ رمضان ہے اس میں ہم جہاد پر نہیں جائیں گے بلکہ جب بھی ضرورت پیش آئی انہوں نے اللہ تعالے کے حکم پر کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں تین اہم سفر فرمائے۔

۱۔ دوسری ہجری میں غزوہ بدر کے لئے

۲۔ آٹھ ہجری میں فتح مکہ کے لئے۔

۳۔ نو ہجری کو غزوہ تبوک کے لیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت سفر میں روزہ رکھنا بھی ثابت اور چھوڑنا بھی ثابت ہے، لبعض اوقات رکھ کر چھوڑنا بھی ثابت ہے

Marfat.com

یعنی حسب حال وضرورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا یا چھوڑا۔

سفر میں روزہ کا معمول

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے ہم ایک دفعہ سخت گرم موسم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلے حتیٰ کہ ہر آدمی گرمی سے اپنے سر کو ڈھانپ رہا تھا۔

وما فینا صائم الا ما کان من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابن رواحہ (بخاری ومسلم)

ہم میں سوائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے کسی نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا۔

۳۹۔ سفر میں روزہ کی اجازت دی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

الصوم فی السفر ؟

کیا میں حالت سفر میں روزہ رکھ سکتا ہوں ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان شئت فصم وان شئت فافطر (بخاری ومسلم)

تمہاری مرضی چاہو روزہ رکھو چاہو ترک کردو۔

Marfat.com

۴۰۔ ابتداً روزہ بعد میں افطار

بعض اوقات ایسے بھی ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداً روزہ رکھا، دورانِ سفر اگر تکلیف و ضرورت محسوس ہوتی تو روزہ افطار فرما دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے لئے سفر فرمایا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار افراد تھے۔ تمام کے تمام حالت روزہ میں تھے جب مقام عفان پر پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس فرمایا کہ لوگ روزہ کی وجہ سے پریشان ہیں تو آپ نے پانی کا پیالہ منگوا کر اسے بلند فرمایا حتیٰ کہ اسے تمام لوگوں نے دیکھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرما کر روزہ ختم کر دیا، بعد میں عرض کیا اب بھی کچھ لوگ روزہ میں ہیں تو فرمایا وہ عاصی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سفر فرمایا جب مقام عفان پر پہنچے۔

دعا باناء من ماء فشرب نہاراً لیراہ الناس فافطر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں پانی منگوا کر پیا تاکہ لوگ دیکھ کر روزہ چھوڑ دیں۔

(البخاری)

۴۱۔ کوئی کسی پر طعن نہ کرتا

بعض اوقات دوران سفر کچھ صحابہ حالت روزہ میں اور کچھ حالتِ افطار میں ہوتے دونوں عمل جائز ہونے کی بنا پر کوئی کسی پر طعن نہ کرتا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم نے حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا۔

ولا یعیب بعضھم	لیکن کسی نے کسی پر طعن
علی بعض	نہ کیا۔

دوسری روایت میں کہتے ہیں صحابہ کی رائے یہ تھی۔

ان من وجد قوۃ فصام	جس میں قوت وطاقت وہ
فان ذلک حسن ویرون	روزہ رکھ لے اور یہ اس کے
ان من وجد ضعفا فافطر	لئے بہتر ہے اور جس کے اندر
فان ذلک حسن (المسلم)	کمزوری وضعف ہے۔ وہ
	روزہ چھوڑ دے اس کے لئے
	یہی بہتر ہے۔

آج روزہ نہ رکھنے والے بازی لے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، جو روزہ دار تھے وہ تمام کے تمام تھکاوٹ کی وجہ سے لیٹ گئے۔

فقام المفطرون فضربوا	روزہ چھوڑنے والے اٹھے
الابنیۃ وسقوا الرکاب	انہوں نے خیمے لگائے اور سواریوں
	کو پانی پلایا۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ذھب المفطرون الیوم	آج اجر وثواب روزہ چھوڑنے
بالاجر (بخاری ومسلم)	والے لے گئے۔

Marfat.com

اس حال میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

اگر روزہ کی وجہ سے حالت سفر میں انسان نڈھال ہو جائے یا دشمن سے مقابلہ کی وجہ سے افطار ضروری ہو تو اس حال میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے ہے ہم سخت گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں تھے، ایک شخص درخت کے سایہ میں لیٹ گیا اور وہ سخت تکلیف میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔

مالصاحبکم ای وجع بہ؟ تمہارے ساتھی کو کیا تکلیف ہے؟

عرض کیا یا رسول اللہ تکلیف تو کوئی نہیں۔

ولکنہ صائم وقد اشتد علیہ الحر — یہ حالت روزہ میں ہے اور گرمی شدید ہے۔

اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیس من البر ان تصوموا فی السفر علیکم برخصۃ اللہ التی رخص لکم۔ — سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں تم پر وہ رخصت لازم ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

(نقہ الصوم، ۲: ۶۵۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ سفر ایک آدمی کے ارد گرد لوگوں کو جمع ہوئے دیکھ کر پوچھا اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا اس روزہ رکھا ہوا ہے اور تکلیف میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیس من البر الصوم فی السفر — حالت سفر میں روزہ نیکی نہیں ہے،

(مسند احمد، ۳: ۲۹۹)

Marfat.com

۴۲۔ دشمن سے مقابلہ کے وقت

اگر دشمن سے مقابلہ ہو تو افطار بہتر ہے تاکہ میں کمزوری کی وجہ سے پریشانی لاحق نہ ہو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کیا تو ہم حالت روزہ میں تھے، ہم ایک جگہ اترے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انکم قد دنوتم من عدوکم	تم دشمن کے قریب آگئے ہوں
والفطر اقوی لکم	لہٰذا افطار تمہاری توانائی کے لیے بہتر ہے۔

اس میں رخصت تھی خواہ کوئی روزہ رکھے یا ترک کرے، آگے ایک مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انکم مصبحوا عدوکم	تم صبح دشمن سے مقابلہ کرنے
والفطر اقوی فافطروا	والے ہو اور افطار طاقت وقوت کا سبب ہے لہٰذا تم آج روزہ نہ رکھو۔

(المسلم)

اس کے بعد سب نے روزہ نہ رکھا۔

۴۳۔ نسیاناً کھا پی لینے کا حکم

اگر کوئی آدمی حالت روزہ میں بھول کر کھا پی لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حالت روزہ میں بھول کر کھا لیا وہ روزہ مکمل کرے اس

Marfat.com

کا روزہ ٹوٹتا نہیں۔

فانما اطعمہ اللہ وسقاہ — اسے یہ اللہ تعالےٰ نے کھلایا پلایا ہے

(بخاری و مسلم)

۲۔ دار قطنی میں انہی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لیتا ہے تو اس پر کوئی قضا نہیں۔

فانما ھو رزق ساقہ اللہ الیہ — اسے یہ رزق اللہ تعالےٰ پہنچایا ہے۔

امام دار قطنی نے اس روایت کے بارے میں فرمایا

واسنادہ صحیح — اس کی سند صحیح ہے۔

دار قطنی کی دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

فلا قضاء علیہ ولا کفارۃ — اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ

(سنن دار قطنی)

حضرت ام اسحاق غنویہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھی، وہاں میں اور حضرت ذوالیدین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا تناول کرنا شروع کیا آپ نے مجھے پر عنایت کرتے ہوئے فرمایا اے ام اسحاق

اصیبی من ھذا ؟ — اس سے گوشت حاصل کرو۔

اس وقت مجھے روزہ یاد آگیا میرا ہاتھ وہیں رک گیا نہ آگے کروں نہ پیچھے فرمایا کیا ہوا ؟ عرض کیا۔

کنت صائمۃ فنسیت — میں تو روزہ دار تھی بھول گئی

حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کہنے لگے

الآن بعد ما شبعت ؟ — اب سیر ہونے کے بعد ؟

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اتمی صومک فانما ھو رزق ساقہ اللہ الیک — اپنے روزے کو مکمل کرو یہ رزق تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے

(مجمع الزوائد بحوالہ مسند احمد)

۴۴۔ عمداً روزہ توڑنے پر کفارہ

اگر کوئی آدمی رمضان کا روزہ جان بوجھ کر بغیر کسی عذر کے توڑ دے تو اس پر کفارہ لازم ہو جاتا ہے وہ غلام آزاد کرے (آج یہ صورت باقی نہیں رہی) ساٹھ روزے مسلسل رکھے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میں ہلاک و برباد ہو گیا ہوں فرمایا کیا ہوا؟ عرض کیا میں نے رمضان المبارک میں حالت روزہ میں بیوی سے جماع کر لیا ہے فرمایا غلام آزاد کرو عرض کیا اس کی طاقت نہیں فرمایا ساٹھ روزے مسلسل رکھو عرض کیا اس کی طاقت نہیں فرمایا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے عرض کیا آقا یہ طاقت بھی نہیں۔ وہاں بیٹھ گیا اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کھجوروں کا ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجور تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں لے جاؤ۔

تصدق بھذا — اور مساکین پر صدقہ کر دو۔

اس پر عرض کرنے لگا کیا کوئی ہم سے بھی زیادہ محتاج ہے؟

فما بین لابتیھا اھل بیت احوج الیہ منا — ان دو پہاڑوں کے درمیان ہم سے کوئی غریب نہیں۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے مسکرائے کہ آپ کی مبارک داڑھیں

Marfat.com

ظاہر ہوئیں فرمایا

اذہب فاطعمه اهلک

جاؤ اپنے اہل ہی کو کھلا دو

(بخاری و مسلم)

ابن ماجہ میں آگے یہ الفاظ بھی ہیں۔

وصم یوما مکانه

اس کی جگہ ایک روزہ رکھ لو

(ابن ماجہ، باب ماجاء فی کفارۃ من افطر)

ابو داؤد میں ساتھ استغفار کا بھی اضافہ ہے۔

صم یوما واستغفر الله

ایک روزہ رکھ لو اور اللہ تعالے سے معافی مانگ لو

(ابو داؤد، کفارۃ من اتی اهله فی رمضان)

حافظ ابن حجر عسقلانی اس اضافہ کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

قلت وقد ورد الامر بالقضاء فی هذا الحدیث فی روایة ابی اویس وعبد الجبار وهشام بن سعد کلهم عن الزهری واخرجه البیهقی من طریق ابراهیم بن سعد عن اللیث عن الزهری وحدیث ابراهیم بن سعد فی الصحیح عن الزهری نفسه بغیر هذه الزیادة وحدیث اللیث عن الزهری فی الصحیحین بدونها ووقعت

ابو اویس، عبد الجبار اور ہشام بن سعد تمام نے امام زہری سے اس حدیث میں یہ بھی روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی ایک روزہ بطور قضا رکھنے کا حکم دیا، اسے امام بیہقی نے ابراہیم بن سعد انہوں نے لیث سے انہوں نے زہری سے روایت کیا ہے، ابراہیم بن سعد سے صحیح میں خود زہری سے اس اضافہ کے بغیر ہے اسی طرح

Marfat.com

الزیادۃ ایضاً فی مرسل سعید بن المسیب و نافع بن حبیب والحسن و محمد بن کعب وبمجموع ھذہ الطرق تعرف ان لھذہ الزیادۃ اصلاً

(فتح الباری، ۴: ۱۳۹)

بخاری و مسلم میں لیث کے حوالے سے بھی زہری سے بغیر اضافہ کے مروی ہے لیکن سعید بن مسیب، نافع بن جبیر، حسن، محمد بن کعب سے مرسل میں اضافہ ہے ان تمام طرق کو سامنے رکھ کر سمجھ آتی ہے کہ اس اضافہ کی اصل ہے

۵۴ قضا کے احکام

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے اگر مرض یا سفر کی وجہ سے رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھا جا سکا ہو

فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ

(البقرہ)

تو اس کی جگہ دیگر ایام میں روزہ رکھ لیا جائے۔

یعنی جس قدر روزے رہ جائیں ان کی قضا فرض ولازم ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک قضا روزہ کو ادا نہ کر لیا جائے باقی روزے بھی مقبول نہیں ہوتے

من ادرک رمضان وعلیہ من رمضان شئ لم یقضہ فانہ لا یقبل منہ حتی یصومہ

(مجمع الزوائد، ۴: ۱۴۹)

جس نے رمضان پایا اور اس پر رمضان کی قضا تھی تو روزہ قضا کرنے تک اسکی کوئی شئی مقبول نہ ہوگی۔

Marfat.com

۴۶ قضا کا طریقہ

روزے کی قضا میں یہ ضروری نہیں کہ مسلسل روزہ رکھا جائے بلکہ کچھ دن چھوڑ کر بھی قضا جائز ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قضاء رمضان ان شاء فرق وان شاء تابع (سنن الدارقطنی)

رمضان کی قضا میں اجازت ہے خواہ اسے مسلسل قضا کر لیا جائے یا متفرق طور پر

اس روایت کو ابن جوزی نے صحیح قرار دیا ہے۔

(الصیام و رمضان، ۲۵۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا قضاء رمضان کے لیئے مسلسل روزہ رکھنا ضروری ہوتا ہے یا درمیان میں وقفہ بھی کیا جا سکتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بتاؤ اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض ہو تم ایک یا دو دو درہم سے اس کی ادائیگی کرو تو کیا قرض ادا نہیں ہو جائے گا عرض کیا گیا وہ ادا ہو جائے گا فرمایا۔

واللہ احق ان یعفوہ

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عفو و درگزر فرمانے والے ہیں۔

امام دارقطنی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں

واسنادہ حسن الا انہ مرسل

اس کی سند حسن ہے البتہ روایت مرسل ہے۔

(سنن الدارقطنی)

Marfat.com

عمر بھر میں قضا

بہتر تو یہی ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے روزہ کی قضا کر لی جائے۔ لیکن عمر بھر میں جب بھی قضا کر لئے جائیں قضا ہو جائیں گے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہمارے جو روزے ایام مخصوصہ کی وجہ سے قضا ہو جاتے

فما استطیع ان اقضیہ الا فی شعبان — ہم ان کی قضا شعبان میں کیا کرتی تھیں۔

(البخاری)

۷۔ عشرہ ذوالحج میں قضا کا معمول

احادیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول ملتا ہے اگر سفر وغیرہ کی وجہ سے روزہ رہ جاتا تو اس کی قضا عشرہ ذوالحج میں فرماتے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

اذا فاتہ شئی من رمضان قضاہ فی عشر ذی الحجۃ — رمضان کا جو روزہ رہ جاتا اس کی قضا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحج کے عشرہ میں فرماتے۔

(الطبرانی بحوالہ احکام، ۱۴۵)

۸۔ میت کی طرف سے فدیہ

اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزوں کی قضا ہو تو اس کے

Marfat.com

ورثا کے لئے بہتر ہے وہ اس کے روزوں کے عوض فدیہ ادا کریں بشرطیکہ وہ طاقت رکھتے ہوں بخاری و مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ — جب فوت ہونے والے پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے

مسند بزار میں ہے

فلیصم عنہ ولیہ ان شاء — ولی اگر چاہے تو روزہ رکھ سکتا ہے۔

مجمع الزوائد میں اس روایت کے بارے میں ہے۔

واسنادہ حسن — اس کی سند حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں میں ان کی طرف سے قضا کر سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لوکان علی امک دین اکنت قاضیۃ عنہا؟ — اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا کیا تم ادا نہ کرتے؟

عرض کیا ہاں فرمایا

فدین اللہ احق ان یقضی — اللہ تعالیٰ کا دین ادائیگی کے زیادہ حق دار ہے

(بخاری و مسلم)

باقی اس سے مراد یہ نہیں کہ ولی روزہ رکھے بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کے روزوں کے عوض فدیہ ادا کرے کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا

Marfat.com

بیان ہے

لا تصوموا موتا کم واطعموا عنھم — اپنی اموات کی طرف سے روزہ نہ رکھو بلکہ ان کی طرف سے مساکین کو کھلاؤ

اس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔

لا یصلی احد عن احد ولا یصم احد عن احد — کوئی دوسرے کی طرف سے نماز نہ پڑھے نہ کوئی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھے۔

امام نسائی نے اسے سند صحیح سے روایت کیا ہے

مذکورہ دونوں حضرات متعلقہ مسئلہ کے بارے میں ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے راوی ہیں اور انہوں نے احادیث کا معنی خود متعین کر دیا کہ ولی روزہ نہ رکھے بلکہ فدیہ ادا کرے۔

امام بدرالدین عینی رقمطراز ہیں

وقد اجمعوا علی انہ لا یصلی احد عن احد فکذلک الصوم لان کلا منھما عبادۃ بدنیۃ — اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے نماز نہ پڑھے اسی طرح روزہ کا معاملہ ہے کیونکہ دونوں ہی ہی عبادت بدنیہ ہیں

آگے چل کر شیخ ابن قصار کے حوالے سے لکھتے ہیں

لو جاز ان یصوم احد عن احد فی الصوم لجاز ان — اگر دوسرے کی طرف سے روزہ رکھنا جائز ہوتا تو لوگوں

Marfat.com

یصلی الناس عن الناس (عمدۃ القاری، ۱۱: ۶۰) — کا ایک دوسرے کی طرف سے نماز ادا کرنا بھی درست ہونا۔

کچھ دیگر احادیث

مذکورہ احادیث میں جس طرح آیا ہے کہ فوت ہونے والے کے روزوں کا فدیہ دینے سے میت کو فائدہ ہوتا ہے اسی طرح حج کے بارے میں بھی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا عرض کی میرے والد فوت ہو گئے ہیں ان پر حج فرض تھا کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ فرمایا اگر تمہارے والد پر کسی کا قرض ہوتا تو کیا تم ادا نہ کرتے؟ عرض کیا ہاں ضرور کرتا فرمایا۔

فاحج عن ابیک (النسائی) — تو اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی وہ فوت ہو گئی ہیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں فرمایا اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا کیا تم ادا کرتے؟

عرض کیا ہاں ضرور کرتے فرمایا

اقضوا اللہ فاللہ احق بالوفاء (البخاری) — اللہ کا قرض بھی ادا کرو اللہ تعالیٰ تو ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔

Marfat.com

مذکورہ احادیث اور ایصال ثواب

یہ تمام احادیث صحیحہ واضح کر رہی ہیں کہ اسلام میں میت کے لیے ایصالِ ثواب جائز ہے، شیخ عبدالرحمٰن حسن المیدانی استاذ جامعہ ام القریٰ مکہ المکرمہ اسی مسئلہ پر دلائل دیتے ہوئے کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جس نے کسی کی نیکی کی طرف رہنمائی کی جتنے لوگ وہ نیکی بجالائیں اسے اس پر ثواب ہوگا اور ان کے عمل میں بھی کسی قسم کی کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے برائی کی دعوت دی، اس برائی کا ارتکاب کرنے والوں کی تعداد اسے گناہ ہوگا اور ان کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔

مخالفین کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے ذہن میں اللہ تعالےٰ کے مقدس فرمان

وَاَنْ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا	انسان کے لئے وہی کچھ ہے
مَا سَعٰی	جو اس نے کمایا

کا معنی یہ سمایا ہوا ہے کہ انسان کو فقط اپنے عمل کا ہی صلہ مل سکتا ہے کسی غیر کے عمل سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

مع ان حرف الجر فی "للانسان"	حالانکہ للانسان میں حرفِ جر "فی"
تدل علی الاستحقاق او الملک	استحقاق یا ملکیت پر دال ہے اور
ونفی الاستحقاق او الملک لا	استحقاق یا ملکیت کی نفی اللہ تعالےٰ
یستلزم نفی الوصول لفضل	کے فضل سے ایصال کی نفی کو مستلزم
اللہ، فاذا جاءت الادلۃ	نہیں جب دوسرے دلائل اللہ
الاخری المثبتۃ بفضل اللہ	کے فضل کو ثابت کر رہے ہیں یا

Marfat.com

او التی تاذن بان یعمل
الانسان العمل الصالح لغیرہ
فلا یصح رفضها او تاویلها
ولی اعناقها عن میسرها
بل یجب التبصر والتروی
حتی یصل الانسان الی الفهم
الصحیح فیجمع بین الادلة
ویوجه کلاً وفق دلالتها
الصحیحة

وہ دلائل جو واضح کر رہے ہیں
کہ انسان دوسرے کے لیے عمل
صالح کر سکتا ہے اب انہیں ترک
کرنا یا ان کی تاویل کرنا ان سے
منہ موڑنے کے مترادف ہے
بلکہ ان کو مشعل بنانا چاہیے تاکہ
فہم صحیح تک پہنچا جا سکے اور
تمام دلائل پر تطبیق پیدا کی جا
سکے۔

باقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو تین صورتوں کے علاوہ اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں صدقہ جاریہ وہ علم جس سے نفع اٹھایا گیا وہ نیک اولاد جو دعا کرے،

اس کا مفہوم فقط اتنا ہے کہ جب ان تین اعمال میں سے وہ عمل نہ ہو گا تو اس پر فوت ہونے والا ثواب و اجر پر ایسا استحقاق نہ ہو گا کہ وہ حق مطالبہ رکھتا ہو۔

لکنه لا یبین انه ینقطع
عنه فضل الله لسبب آخر
کدعاء المؤمنین له وشفاعة
من باذن الله لهم
بالشفاعة ولا یبین انه

لیکن اس میں یہ بیان نہیں
ہے کہ کسی اور سبب سے
اسے اللہ تعالیٰ کا فضل
نصیب نہیں ہو سکتا مثلاً
اہلِ ایمان کی دعا، اللہ کی

Marfat.com

ینقطع عنه اجر عمل المؤمنین له اذا قبله اللہ وتفضل علیه بثوابه فلیس فی الحدیث ما یدل علی ھذا منطوقاً ولا مفهوماً ولا لزوماً علی تقدیر الجد اللوازم

طرف سے شفیع کی شفاعت اور اس میں یہ بیان ہے کہ میت کی خاطر کیا جاتے والا اہل ایمان کا عمل منقطع ہو جاتا ہے جبکہ اللہ تعالےٰ اسے قبول فرما کر اس کا ثواب عنایت فرما دے حدیث میں اس پر ہرگز دلالت نہیں نہ لفظاً نہ مفهوماً اور نہ لزوماً۔

(الصیام ورمضان، ۲۷۴-۲۷۵)

۹۴ غروب آفتاب دیکھنے کا انتظام

روزہ افطار کا مدار چونکہ غروب آفتاب پر موقوف ہے اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ — روزے کو رات تک پورا کرو۔

رات کی ابتدا غروب آفتاب ہی سے ہوتی ہے، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ تشریف فرما ہوتے جہاں سے سورج دکھائی دیتا تو فبہا ورنہ کسی آدمی کو بلند جگہ پر کھڑے ہو کر غروب آفتاب کو دیکھنے کا حکم دیتے، جب وہ آدمی سورج کے غروب ہونے کی اطلاع دیتا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار فرماتے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا کان صائماً امر رجلا ان یقوم علی نشز من الارض فاذا قال قد وجبت الشمس

جب حالت روزہ میں ہوتے تو کسی شخص کو بلند جگہ چڑھ کر سورج غروب ہونے کے دیکھنے کا حکم دیتے جب وہ غروب

Marfat.com

افطر — کی اطلاع دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطاری فرماتے۔

(المجمع الزوائد بحوالہ طبرانی، ۳: ۱۵۵)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ ہیں

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان صائما امر رجلا اوفی علی نشز فاذا قال غابت الشمس افطر

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار ہوتے تو کسی آدمی کو بلند جگہ پر چڑھنے کا حکم دیتے جب وہ اطلاع دیتا سورج ڈوب گیا ہے تو آپ افطار فرماتے

(المستدرک، کتاب الصوم)

۵۰۔ ایک مرتبہ روزہ قضا کرنا پڑا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ایسا بھی ہوا، ایک دن اسقدر بادل چھلئے کہ غالب گمان ہوا کہ سورج غروب ہو گیا ہے لوگوں نے افطاری کرلی کچھ ہی دیر بعد بادل ہٹا تو دیکھا دن ابھی باقی تھا تو وہ روزہ قضا کیا گیا۔

حضرت اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہا یہ واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

افطرنا یوما فی رمضان فی غیم فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم طلعت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ہم نے رمضان المبارک میں بادل کے دن روزہ افطار کر لیا تو پھر سورج سامنے آگیا۔

(ابو داؤد، باب الفطر قبل غروب الشمس)

۵۱۔ قبل از وقت افطاری پر سزا

تو سورج کا یقینی طور پر ڈوب جانا افطار کے لیئے ضروری ہے اگر کوئی

Marfat.com

شخص اس سے پہلے افطار کرتا ہے تو اس کا روزہ ہی نہ ہو گا اور وہ سخت سزا و عذاب پائے گا، امام ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سویا ہوا تھا میرے پاس دو آدمی آئے وہ مجھے اُٹھا کر ایک پہاڑ پر لے گئے (اس تفصیلی حدیث کا ایک حصہ یہ ہے) پھر مجھے آگے لے گئے۔

فاذا انا بقوم معلقین	تو وہاں ایک قوم کو الٹا لٹکایا
بعراقیبھم مشققۃ اشدا	گیا تھا اور ان کی باچھوں کو چیرا
قھم وما قال قلت من	جارہا تھا جن سے خون بہہ رہا تھا
ھولاء قال الذین یفطرون	فرمایا میں نے پوچھا یہ کون لوگ
رمضان قبل تحلۃ صومھو	ہیں؟ بتایا گیا، یہ رمضان کا روزہ
(صحیح ابن خزیمہ، حدیث ۱۹۸۶)	وقت آنے سے پہلے ہی افطار کر لیتے تھے۔

یہی وجہ ہے اگر سورج دکھائی نہ دے رہا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو اونچی جگہ چڑھ کر اسے دیکھنے کا حکم فرماتے جب وہ شخص آگاہ کرتا کہ سورج ڈوب گیا ہے تو پھر آپ افطاری فرماتے۔

۵۲ افطاری میں تعجیل فرماتے

جب سورج ڈوب جانے کا یقین ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی تاخیر کے روزہ افطار فرما لیتے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے رمضان میں ہم ایک سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب سورج ڈوب گیا تو آپ نے حضرت بلال سے فرمایا (سواری روکو)

انزل فاجدح لنا	اور اتر کر ہمارے لئے ستو تیار کرو

Marfat.com

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی روشنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترو اور ستو تیار کرو، انہوں نے اتر کر ستو تیار کر کے پیش کیے آپ نے نوش فرما کر افطاری کی اور فرمایا

اذا غابت الشمس من ھھنا	جب ادھر سے سورج ڈوب
وجاء اللیل من ھھنا فقد	جائے اور ادھر سے رات آ
افطر الصائم	جائے تو روزہ دار افطار کر لے

(المسلم، کتاب الصیام)

امام نووی اس حدیث کا مفہوم واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو افطاری کے لئے تیاری کا حکم دیا، ان کے ذہن میں آیا کہ غروب آفتاب کے بعد ابھی روشنی اور سرخی باقی ہے اور افطاری اس روشنی کے اختتام پر ہونی چاہیے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ جب سورج غروب ہو گیا ہو تو روزہ افطار کر لیا جائے اس کے بعد اگر روشنی رہتی ہے تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا —— ہم تمام انبیاء علیہم السلام کو یہ حکم دیا گیا ہے۔

ان نعجل افطارنا و نوخر	ہم افطار میں جلدی، سحری میں
سحورنا و نضع ایماننا	تاخیر اور نماز میں دائیں ہاتھ کو
علی شمائلنا فی الصلاۃ	بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

(المعجم الکبیر "۱۱" : ۷)

حضرت مالک بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں اور حضرت مسروق دونوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا دو صحابہ

Marfat.com

ہیں ان میں سے ایک افطاری اور نماز مغرب میں جلدی کرتے ہیں جبکہ دوسرے ان میں تاخیر سے کام لیتے ہیں۔

انھوں نے پوچھا جلدی کونسے صحابی کرتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا تو فرمانے لگیں۔

ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔

(النسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل پر اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

احب عبادی الی اعجلھم فطراً	مجھے وہ بندہ محبوب ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

(الترمذی، کتاب الصوم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ جب تک افطاری میں جلدی سے کام لیں گے خیر پر ہی قائم رہیں گے۔ (المسلم کتاب الصیام)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لن تزال امتی علی سنتی مالم ینتظروا بفطرھم طلوع النجوم	میری امت اس وقت تک میرے طریقہ پر رہے گی جب تک وہ افطار کے لیے ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔

(مجمع الزوائد، ۳: ۱۵۴)

Marfat.com

انہی سے مروی ہے

ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم صلی صلاۃ المغرب	کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے نماز مغرب
حتی یفطر ولو کان علی	سے پہلے افطاری نہ فرمائی ہو اگرچہ وہ
شربۃ ماء	پانی کا گھونٹ ہی ہو۔

(المستدرک، کتاب الصیام)

۵۳۔ افطار میں شرکت فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی صحابی افطار کی دعوت دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دعوتِ افطار قبول فرماتے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے افطاری کے لیے روٹی اور زیتون پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرما کر فرمایا۔

افطر عندکم الصائمون	تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار
واکل طعامکم الابرار	کیا نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا
وصلت علیکم الملائکۃ	اور تم پر ملائکہ نے رحمت کی دعا کی

(ابوداؤد باب الدعا لرب الطعام)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

افطر رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علیہ وسلم عند سعد بن معاذ	سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں افطاری
فقال افطر عندکم الصائمون	کی اور فرمایا، روزہ داروں نے تمہارے
واکل طعامکم الابرار وصلت	ہاں افطاری کی نیک لوگوں نے کھانا کھایا

Marfat.com

علیکم الملائکۃ | ملائکہ نے تمہارے لئے دعا کی ۔

(ابن ماجہ، ۱۲۶)

۵۴۔ اجتماعی افطاری

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھی اجتماعی افطاری بھی ہوا کرتی تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے

افطرنا مرۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقربوا الیہ زیتاً فاکل واکلنا	ہم نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا آپ کی خدمت اقدس میں زیتون پیش کیا گیا، آپ نے اسے تناول فرمایا اور ہم نے بھی ۔

جب آپ فارغ ہوئے تو یہ دعا فرمائی ۔

اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکۃ وافطر عندکم الصائمون	تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا، ملائکہ نے دعا کی اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا

(فتاوی رضویہ، ۱ : ۶۴۳)

۵۵۔ مساکین کے ساتھ افطار

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تربیت کا ہی اعجاز تھا کہ آپ کے صحابہ افطار تنہا نہ کرتے بلکہ اپنے ساتھ معاشرے کے فقرا و مساکین کو بھی شامل کر لیتے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بارے میں مروی ہے ۔

ولا یفطر الا مع المساکین	مساکین کے بغیر افطار نہ فرماتے

Marfat.com

فاذا منعهم اهله عنه لم یتعش تلك اللیلة — اگر گھر والے اسے محسوس کرتے تو اس رات کھانا ہی نہ کھاتے

بلکہ ان کا یہ بھی معمول تھا کہ اگر وہ کھانا کھا رہے ہوتے کوئی سائل آجاتا

اخذ نصیبه من الطعام و قام فاعطاه السائل فیرجع وقد اکل اهله ما بقی فی الجفنة فیصبح صائما ولم یاکل شیئا۔ — تو کھانے کا اپنا حصہ اٹھا کر فی الفور سائل کو دے دیتے جب واپس آتے تو بقیہ کھانا گھر والے کھا چکے ہوتے بغیر کھائے رات بسر کر دیتے بلکہ صبح روزہ رکھ لیتے۔

(لطائف المعارف، ۳۱۴)

۵۵ نماز سے پہلے افطار فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب ادا کرنے سے پہلے افطار فرما لیا کرتے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کان یفطر قبل ان یصلی — نماز سے پہلے روزہ افطار فرماتے

(ابوداؤد، کتاب الصیام)

محدث ابن حبان نے "الثقات" میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول مبارک ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

انه صلی اللہ علیه وسلم اذا کان صائما فی الصیف لم یصل — آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ میں ہوتے تو اگر موسم گرما

Marfat.com

حتی یاتیہ رطب وماء فیا — ہوتا تو نماز سے پہلے تازہ کھجور

کل واذا کان صائما فی الشتاء — اور پانی اور اگر موسم سرما ہوتا تو

لم یصل حتی یاتیہ تمرو — خشک کھجور اور پانی تناول فرماتے

ماء

حافظ ابن حجر مکی لکھتے ہیں آپ کے اس معمول مبارک سے واضح ہو جاتا ہے کہ افطار کو نماز سے موخر کرنا سنت کے خلاف ہے۔

(اتحاف اہل الاسلام، ۱۵۰)

اس کی تائید شریعت کے اس حکم سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ حالت بھوک میں کھانا پہلے اور نماز بعد میں ادا کی جائے۔

۵۶۔ کھجور اور پانی سے افطار

افطار کے لیے ماکولات اور مشروبات میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پسندیدہ چیزیں کھجور اور پانی تھا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان یفطر علی رطبات — تازہ کھجور کے ساتھ افطار فرماتے

فان لم تکن فعلی — اگر تازہ نہ ہوتیں تو خشک کھجور اور

تمرات فان لم تکن — اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند

حسا حسوات من ماء — گھونٹ کے ساتھ افطار فرماتے۔

(ابوداؤد، کتاب الصیام)

نماز سے پہلے افطار کے معمول میں گزرا اگر موسم گرما ہوتا تو تازہ کھجور اور

Marfat.com

پانی اور اگر موسم سرما ہوتا تو خشک کھجور اور پانی سے افطاری فرماتے

۵۷۔ دودھ کا استعمال

اکثر کھجور اور پانی استعمال فرماتے مگر بعض اوقات دودھ بھی استعمال فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دودھ کے بارے میں مروی ہے۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر علی لبن وعلی تمر العجوۃ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اور عجوہ کھجور کے ساتھ بھی روزہ افطار فرمایا۔

امت کو بھی انہی چیزوں کے ساتھ افطاری کی تعلیم عطا فرمائی حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم افطار کرو

فلیفطر علی تمر فان لم یجد فلیحس حسوۃ من ماء

تو کھجور کے ساتھ کرو اگر نہ ملے تو پانی کے چند گھونٹ کے ساتھ کر لو۔

(صحیح ابن حبان، ۱۹۲)

تین اشیاء کا تذکرہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ مبارکہ میں بھی تین اشیاء کا تذکرہ ملتا ہے جب صحابہ نے آپ سے عرض کیا ہم میں سے ہر کسی میں یہ طاقت کہاں؟ کہ وہ روزہ دار کو سیر کر کے کھلائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی تمرۃ او علی

اللہ تعالے یہ ثواب ہر اس شخص کو عطا فرمائے گا جس نے کسی کا روزہ

Marfat.com

شربۃ او مذقۃ من لبن	افطار کروایا خواہ وہ کھجور کے ساتھ ہو یا پانی یا دودھ کا گھونٹ ہو۔

۵۸۔ آگ کی مس کردہ شئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس شئی سے روزہ افطار کرنا پسند فرماتے جسے آگ نے مس نہ کیا ہو۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب یفطر علی ثلاث تمرات او شئی لم تصبہ النار	آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین کھجوروں سے اور ہر شئی سے افطاری پسند فرماتے جسے آگ نے مس نہ کیا ہوتا۔

(الجامع الصغیر حدیث ۶۹۹۷)

اسی کی حکمت اہل علم نے یہ بیان کی ہے کہ طعام جنت سے مناسبت کی بنا پر تھا

وفی تجنب ما اصابتہ النار تفاؤلاً بطعام الجنۃ	آگ سے پکی ہوئی سے بچنا، جنتی کھانے سے مناسبت کی بناء پر تھا۔

(مع الرسول فی رمضان ۲۸۶)

۵۹۔ افطاری کی ایک حسین کیفیت

امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ نے "کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ" میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

افطاری کی ایک نہایت ہی حسین کیفیت ذکر کر گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک میں کھجور لیتے اور غروبِ آفتاب کا انتظار فرماتے جیسے ہی وہ ڈوبتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور منہ میں ڈال لیتے روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم وھو صائم یترصد	کو روزے کی حالت میں دیکھا آپ
غروب الشمس بتمرۃ فلما	کھجور پکڑے سورج کے غروب ہونے
توارت القاھا فی فیہ	کا انتظار فرما رہے ہیں جیسے ہی وہ
(کشف الغمہ، کتاب الصوم)	ڈوبا آپ نے کھجور منہ میں ڈال لی

۶۰۔ ابتدا کس سے فرماتے؟

افطار میں کھجور، پانی اور دودھ پسند فرماتے رہا یہ معاملہ کہ ان میں سے ابتدا کس سے فرماتے تو سابقہ احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا کھجور سے فرماتے اس کے بعد مشروب لیتے کیونکہ ان میں الفاظ ہیں۔

فان لم یجد تمرات حسا	اگر کھجور نہ ہوتی تو چند گھونٹ پانی
حسوات من ماء	پر افطار فرماتے۔

اسی لیے امام نووی نے المجموع میں تصریح فرمائی۔

والصواب فطرہ علی تمر	درست یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ
ثم ماء للحدیث الصحیح فیہ	وسلم پہلے کھجور لیتے پھر پانی جیسا کہ
(اتحاف اھل الاسلام، ۱۵۴)	حدیث صحیح سے ثابت ہے۔

لیکن ایک روایت سے معلوم ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے موقعہ پر

Marfat.com

پہلے مشروب (پانی) لیتے پھر کھجور وغیرہ کا استعمال فرماتے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبدأ بالشراب اذا کان صائما	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت روزہ میں ہوتے تو افطار کے وقت ابتدا مشروب سے فرماتے۔

امام عبدالروف المناوی اس کے تحت لکھتے ہیں۔

اذا اراد الفطر فیقدمہ علی الاکل	آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت مشروب کو ماکول پر مقدم فرماتے۔

(فیض القدیر، ۵: ۱۹۸)

اس تعارض کا ازالہ اس روایت سے ہو جاتا ہے جسے امام ترمذی نے نقل فرمایا۔

کان صلی اللہ علیہ وسلم یفطر فی الشتاء بتمرات وفی الصیف علی الماء	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں کھجور سے افطار فرماتے اور موسم گرما میں پانی سے

(اتحاف اھل الاسلام، ۱۵۳)

یعنی سردی کے موسم میں کھجور اور گرمی میں پانی پہلے لیتے۔

یاد رہے امام ترمذی والی روایت شاید نفل روزہ کے بارے میں ہو کیونکہ آپ کی ظاہری حیات میں رمضان المبارک موسم گرما میں ہی آیا۔

۶۱۔ مشروب کا استعمال آہستہ آہستہ فرماتے

ام المومنین نے آپ کے مشروب لینے کی کیفیت بھی بیان فرمائی یوں نہ ہوتا

Marfat.com

کہ آپ ایک سانس میں مشروب پی لیتے بلکہ گھونٹ گھونٹ کر کے مشروب لیتے۔

وکان لا یعب یشرب مرتین او ثلاثا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ایک سانس میں ہی نہ پیتے بلکہ دو یا تین دفعہ سانس لے کر پیتے۔
(الجامع الصغیر، حدیث ۶۹۵۶)	

ائمہ مساجد سے درخواست

ہمارے ہاں یہ دیکھا گیا ہے کہ اکثر مساجد میں افطار کے بعد مغرب کی جماعت میں وقفہ نہیں کیا جاتا فی الفور نماز شروع کروا دی جاتی ہے بہت سے لوگوں کی جماعت رہ جاتی ہے اور جو شامل ہوتے ہیں وہ بھی دوڑ کر پہنچتے ہیں نہ تسلی سے افطاری کی جا سکتی ہے اور نہ اطمینان سے جماعت میں شرکت، اس لئے مساجد کے ائمہ اور انتظامیہ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ درمیان میں دس منٹ کا وقفہ کر لیں تاکہ افطاری اور نماز کی ادائیگی اطمینان سے کی جا سکے۔

۶۲۔ افطار کروانے پر اجر و ثواب بیان فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کے احترام میں اس کے افطار کروانے کی تلقین فرماتے ہوئے اس کا اجر و ثواب بیان کرتے سابقہ خطبہ میں گزرا آپ نے فرمایا جس نے کسی کا روزہ افطار کروایا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اسے جہنم سے آزادی دیدی جاتی ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کمی کیے بغیر اسے روزہ دار کے برابر ثواب و اجر ملتا ہے۔

ابن خزیمہ نے صحیح میں اور ابو الشیخ نے کتاب الثواب میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر کوئی روزہ دار

Marfat.com

کو سیر کر کے کھلانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو آپ نے فرمایا ایک مٹھی طعام دیدے میں نے عرض کیا اگر روٹی کا ٹکڑا نہ ہو آپ نے فرمایا

فمذقۃ من لبن قال افرأیت ان لم یکن عندہ قال فشربۃ من ماء

تو دودھ کا ایک گھونٹ عرض کیا اگر دودھ بھی نہ ہو تو فرمایا پانی کا گھونٹ کافی ہے۔

کنز العمال، حدیث ۲۳۶۵۸)

۶۳۔ رزق حلال سے افطار پر اجر

ہر مسلمان کو ہر حال میں رزق حرام سے بچنا ضروری ہے ایسے نہ ہو سارا دن روزہ رکھ کر حرام پر افطار کر کے روزہ ضائع کر لیا جائے بجائے برکتوں اور سعادتوں کو حاصل کرنے کے انسان ان سے محروم کر دیا جائے اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزق حلال سے افطار کی تلقین فرمائی اور اس پر اجر بیان فرمایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی کسی روزہ دار کو کھانا یا مشروب پیش کیا۔

من کسب حلال صلت علیہ الملائکۃ فی ساعات شہر رمضان وصلی علیہ جبریل لیلۃ القدر

اور وہ اس کی حلال کمائی تھی اس پر پورا رمضان ملائکہ دعا کرتے ہیں اور جبریل انہیں شب قدر کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(المعجم الکبیر، ۶: ۲۲۱)

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

صافحہ جبریل لیلۃ القدر ومن صافحہ جبریل تکثر

ایسے شخص کے لیے شب قدر جبریل مصافحہ کرتے ہیں اور جس کے ساتھ

Marfat.com

دموعه ویرق قلبه	وہ مصافحہ کریں اسکے دل میں رقت اور اسے حالت زاری نصیب ہوتی ہے۔

۶۴۔ افطار کے موقعہ پر دعا فرماتے

جن مواقع پر دعائیں بارگاہ ایزدی میں قبول ہوتی ہیں ان میں سے ایک افطاری کا وقت بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس موقعہ پر خود بھی دعا فرماتے اور امت کو بھی اسس کی تلقین فرمائی اس موقعہ پر آپ سے درج ذیل مختلف الفاظ میں دعائیں ملتی ہیں۔

۱۔ حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا کرتے۔

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت (ابوداؤد، کتاب الصیام)	اے اللہ میں نے تجھے راضی و خوش کرنے کے لئے روزہ رکھا اور تیرے عطا کردہ رزق سے افطار کیا۔

۲۔ امام ابن سنی نے انہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کلمات مبارکہ نقل کیے ہیں۔

الحمد للہ الذی اعانتی فصمت ورزقنی فافطرت (عمل الیوم واللیلۃ، ۴۷۳)	تمام حمد اس ذات اقدس کی جس نے میری مدد فرمائی میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق عطا فرمایا تو میں نے افطار کیا۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے جب رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار فرماتے تو یہ کلمات کہتے۔

ذھب الظمأ و ابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالے۔	پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اللہ تعالے نے چاہا تو اجر حاصل ہو گیا۔

(المستدرک، ۱: ۴۲۲)

خود حضرت ابن عمر سے افطاری کے وقت یہ دعا منقول ہے۔

الحمد للہ اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شئی ان تغفرلی	تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اے اللہ میں آپ سے اس رحمت کے واسطے سے اپنی بخشش مانگتا ہوں جو ہر شی سے بڑھ کر ہے۔

(اتحاف اھل الاسلام، ۱۵۷)

امت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا جب افطاری کرو تو پڑھو

بسم اللہ والحمد للہ اللھم لک صمت وعلی رزقک وعلیک توکلت سبحانک و بحمدک تقبل منی انک انت السمیع العلیم	اللہ کے نام سے شروع، تمام حمد اللہ کے لئے ہے، اے اللہ تیری رضا کے لئے میں نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری ذات منزہ ہے اور تیری ہی حمد ہے مجھ سے قبول فرما تو ہی سننے اور جاننے والا ہے،

(عمل الیوم واللیلۃ، ۴۷۴)

روزہ دار کی دعا

ساتھ اس بات کی بھی نشاندہی فرمادی کہ روزہ دار کی دعا بارگاہ ایزدی سے رد نہیں کی جاتی بلکہ مقبول ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی، عدل کرتے والا حاکم،

Marfat.com

والصائم حتی یفطر — روزہ دار کی بوقت افطار

اور مظلوم کی دعا، اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔

بعزتی لانصرک ولو بعد حین — مجھے اپنی عزت کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ ٹھہر کر ہو۔

(الترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

ان للصائم عند فطرہ دعوۃ لا ترد — روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی۔

(ابن ماجہ، ۱۷۵۳)

خصوصی نکتہ

رمضان کے روزہ اور دعا کا آپس میں اتنا گہرا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے روزے کی فرضیت اور اس کے فضائل واحکام بیان کرتے ہوئے درمیان میں ارشاد فرمایا۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

(البقرہ، ۱۸۶)

اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو میں قریب ہوں جب کوئی دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں پس تم میری مانو اور مجھ پر ایمان لے آؤ تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

جو بندے کو آگاہ کر رہا ہے ان دنوں اپنے رب سے پہلے سے بھی جی بھر کر مانگا جائے۔

Marfat.com

۶۵۔ دعا میں کثرت فرماتے

چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس راز سے کما حقہ آگاہ تھے اس لیے رمضان المبارک میں کثرت کے ساتھ دعا فرماتے، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا مبارک معمول یہ تھا۔

اذا دخل رمضان ابتھل فی الدعاء	جب رمضان شروع ہو جاتا تو دعا میں تضرع اور کثرت فرماتے۔

امام مناوی نے اس کا معنی ان الفاظ میں بیان کیا۔

ای تضرع و اجتھد فیہ (فیض القدیر، ۵: ۱۳۲)	یعنی زیادہ آہ و زاری اور اس میں محنت فرماتے

۶۶۔ دعا افطار کے بعد سنت ہے

اگرچہ افطاری سے قبل بھی دعا جائز ہے مگر معمول نبوی اور سنت دعا افطار کے بعد ہے کیونکہ احادیث میں یہی ہے کہ آپ افطار فرما کر دعا کیا کرتے تھے مثلاً ابوداؤد میں حضرت معاذ بن زہرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان اذا افطر قال اللھم صمت وعلی رزقک افطرت (سنن ابوداؤد، باب القول عند الافطار)	جب افطار فرما لیتے تو یہ دعا فرماتے اے اللہ میں نے تیری خوشنودی کیلئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔

حضرت ملا علی قاری نے، شیخ ابن الملک کے حوالے سے "اذا افطر قال" کا معنی ان الفاظ میں بیان کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ای قرأ بعد الافطار (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصوم)	روزہ افطار کرنے کے بعد یہ دعا کرتے

بعض لوگوں نے یہاں افطار سے "ارادۂ افطار" مراد لیا ہے اعلحضرت

Marfat.com

فاضل بریلوی ان کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فحمل افطر علی معنی	لفظ افطر کو بغیر کسی ضرورت
ارادة الافطار صرف عن	کے اس کے حقیقی معنی سے ہٹانا جائز
الحقیقة من دون حاجة	نہیں یہی معاملہ لفظ افطرت کا
الیہ وذا لا یجوز وھکذا	ہے۔
فی افطرت	

(فتاوی رضویہ، ۱۰، ۶۳۰)

واقعتہً اگر آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی افطار کے وقت دعاؤں کے الفاظ پر نظر ڈالے تو از خود واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کی دعا افطار کے بعد تھی مثلاً آپ کے الفاظ ہیں۔

وعلی رزقک افطرت	میں نے تیرے ہی رزق پر افطار کیا

آپ کی ایک دعا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوں منقول ہے۔

ذھب الظمأ وابتلت	پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں
العروق وثبت الاجر ان	اور انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا۔
شاء اللہ	

(المستدرک، ۱: ۴۲۲)

یہ الفاظ کس قدر واضح طور پر نشاندہی کر رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا افطار کے بعد ہوا کرتی تھی۔

امام ابن حجر مکی نے افطاری کے موقعہ پر دعا کے بیان کے لئے عنوان ہی یہ قائم فرمایا ہے۔

الاذکار التی تقال عقب	وہ دعائیں اور وظائف جو بعد از

Marfat.com

الفطر — افطاری کیے جاتے چاہئیں۔

آگے چل کر فرماتے ہیں راوی حدیث کے الفاظ" کان اذا افطر قال"
واضح کر رہے ہیں

ان ھذہ الاذکار انما یسن	کہ ان اذکار کو افطار کے بعد
الاتیان بہا عقب الفطر	بجا لانا سنت ہے۔

کچھ لوگوں نے کہا دعا افطاری سے پہلے ہو یا بعد میں دونوں میں مساوات
ہے اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا۔

الظاھر انہ بعد الافطار و	ظاہر یہی ہے کہ افطار کے بعد یا پہلے
قیلہ سواء فی اتیانہ بالمستحب	دونوں کو مستحب ہونے میں برابر
ضعیف لمخالفتہ لصریح الاحادیث	قرار دینا ضعیف ہے کیونکہ یہ
المذکورۃ	صریح احادیث کی مخالفت ہے

(اتحاف اھل الاسلام، ۱۰۷)

اسی مسئلہ کے بارے میں اعلحضرت فاضل بریلوی کی خدمت میں مولانا
عبدالمجید چشتی فریدی پانی پتی نے ۱۵ رمضان ۱۳۱۲ کو ایک استفتاء ارسال کیا جس
میں انہوں نے دونوں طرف کے اقوال مع دلائل ذکر کیے، اعلحضرت قدس سرہ نے اس
پر مستقل ایک رسالہ بنام "العروس المعطار فی من دعوۃ الافطار" تحریر فرمایا جس
میں پانچ دلائل سے واضح کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا افطار کے وقت دعا کا معمول
افطار کے بعد تھا نہ کہ

جواب میں لکھتے ہیں۔

مقتضائے دلیل یہ ہے کہ (آدمی) یہ دعا روزہ افطار کر کے پڑھے"
(فتاوی رضویہ، ۱۰: ۶۳۴)

ایک اور مقام پر اسی دعا پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
فی الواقع اس کا محل بعد افطار ہے (فتاوی رضویہ، ۱۰: ۶۲۹)

Marfat.com

۶۷۔ نمازِ تراویح کا معمول

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارا سال رات کو بارگاہ خداوندی میں قیام کرتے مگر رمضان المبارک کی راتوں میں خصوصًا قیام کرتے ہوئے نمازِ تراویح ادا فرماتے اور رمضان میں قیام کی تفضیلت بیان کرتے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ (بخاری، باب فضل من قام رمضان)

جس نے ایمان اور رضا الٰہی کی خاطر رمضان المبارک میں قیام کیا اسکے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

انہی سے دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کان یرغب فی قیام رمضان من غیران یامرھم فیہ بعزیمۃ (المسلم، باب فی قیام رمضان)

قیام رمضان کا شوق دلاتے لیکن اس کا پابند نہ فرماتے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی خطبہ میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ و قیامہ تطوعًا (صحیح ابن خزیمہ)

اللہ تعالےٰ نے اس کے روزے فرض اور اس کا قیام نفل قرار دیا ہے۔

Marfat.com

ایک مقام پر فرمایا

ان اللہ قد فرض علیکم	اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے
صیام رمضان وسننت	فرض فرمائے اور میں نے تمہارے
لکم قیامہ	لئے قیام سنت فرمایا ہے۔

(رسالہ رمضان، ۷۷)

۶۸۔ تین دن باجماعت تراویح

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کو باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی، صحابہ نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی، دن کو صحابہ کے درمیان رات کی نماز وقیام کا تذکرہ ہوا تو دوسری رات پہلے سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے، تمام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی دن کو دیگر لوگوں کو بھی اطلاع ہو گئی لہذا تیسری رات اور زیادہ لوگ جمع ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔

فلما کانت اللیلۃ	جب چوتھی رات آئی تو اس
الرابعۃ عجز المسجد عن	قدر لوگ جمع ہوئے کہ مسجد
اھلہ	ناکافی ہو گئی۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات تشریف نہ لائے، نماز فجر کے لئے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب میں فرمایا۔

انہ لم یخف علی	تمہاری موجودگی مجھ پر مخفی نہیں

Marfat.com

مکانکم ولکنی خشیت	تھی لیکن مجھے اس بات کا اندیشہ
ان تفترض علیکم فتعجزوا	ہوا کہ کہیں یہ تم پر فرض نہ کر دی
عنہا	جائیں اور تم ان کی ادائیگی سے عاجز
(البخاری، فضل من قام رمضان)	آجاؤ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا حجرہ بنوایا اور کئی راتیں نماز ادا کی صحابہ کو اطلاع ملی تو وہ بھی جمع ہو گئے اور نماز میں شریک ہونے لگے، ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آواز نہ سنی تو گمان کرتے لگے شاید آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہو گئے ہیں بعض صحابہ نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ ہماری موجودگی محسوس فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ انور سے باہر تشریف لائیں، اس موقعہ پر آپ تشریف لائے اور فرمایا میں تمہاری کیفیت اور خواہش سے آگاہ ہوں۔

حتی خشیت ان یکتب	حتیٰ کہ مجھے خوف لاحق ہوا
علیکم ولو کتب علیکم ما	کہیں تم پر لازم نہ ہو جائیں اگر
قمتم بہ فصلوا ایہا	لازم ہو جائیں تو تم قائم نہ رکھ
الناس فی بیوتکم فان	سکتے لوگو اپنے گھر میں ادا کر
افضل صلوٰۃ المرء فی	لو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ
بیتہ الا الصلوٰۃ المکتوبۃ	ہر نماز گھر میں افضل ہے۔

(المسلم، استحباب النافلہ فی بیتہ)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے صحابہ مسجد نبوی میں متفرق طور پر قیام کیا کرتے، پانچ پانچ چھ چھ ہو کر ایک دوسرے سے

Marfat.com

قرآن سنتے، ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا میرے حجرے کے سامنے چٹائی کا پردہ بنا دو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے بہت سے صحابہ وہاں جمع ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رات کافی دیر تک نماز پڑھائی، حجرہ میں تشریف لائے اور وہ چٹائی اسی حالت پر رہی تاکہ دوسری رات بھی قیام کیا جا سکے، دن کو دیگر صحابہ کو بھی اطلاع ہو گئی تو تمام مسجد لوگوں سے بھر گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لے گئے لیکن لوگ وہیں ٹھہرے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لوگوں کے بارے میں پوچھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گزشتہ رات کی نماز و قیام کے بارے میں سن کر صحابہ اس لئے اکٹھے ہوتے تاکہ آپ کی اقتدا میں نماز ادا کریں، فرمایا عائشہ

اطوی عنا حصیرک — اپنی چٹائی وہاں سے اکٹھی کر لو۔

میں نے ارشاد گرامی کے مطابق چٹائی اٹھا لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری رات گھر میں قیام فرمایا اور لوگ مسجد میں ٹھہرے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لئے تشریف لائے تو فرمایا لوگوں اللہ کی قسم بحمد اللہ میں بیدار رہا اور تمہارا مجتمع ہونے سے بھی میں آگاہ تھا۔

ولکنی تخوفت ان یفرض علیکم — مگر مجھے اندیشہ ہوا کہیں تم پر یہ قیام فرض و لازم نہ ہو جائے

(المسلم)

Marfat.com

۶۹۔ بیس رکعات کا معمول

رمضان المبارک کی راتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو خصوصی نماز (تراویح) ادا کرتے اس کی رکعتیں بیس تھیں امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے

کان رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم یصلی فی رمضان	رمضان میں بیس رکعات
عشرین رکعۃ والوتر	اور وتر ادا فرمایا کرتے ،

(غایۃ الاحسان، ۶۷)

جیسا کہ پیچھے گزرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک ، نماز تراویح پڑھائی اس کے بعد جماعت نہ ہوئی حتیٰ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی نماز تراویح لوگ اپنے اپنے گھروں میں یا مساجد میں تنہا ادا کیا کرتے تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مشہور قاری قرآن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تراویح کی جماعت کا حکم دیا اس کے بعد یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے۔

کان القیام علی عھد	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
عمر بثلاث وعشرین	دور میں بیس رکعتیں ادا
رکعۃ	کی جاتی تھیں۔

(عمدۃ القاری، ۱۱ : ۱۲۷)

Marfat.com

یعنی بیس رکعات تراویح اور تین وتر ادا کیا جاتے تھے۔
حضرت اعمش، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

کان یصلی عشرین رکعۃ	آپ بیس رکعات اور تین وتر
ویوتر بثلاث	ادا فرماتے

(عمدہ القاری، ۱۱: ۱۲۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے آپ نے قاری قرآن کو نماز تراویح کی جماعت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

یصلی بھم رمضان	رمضان میں بیس رکعات
عشرین رکعۃ	لوگوں کو پڑھایئے۔

(عمدۃ القاری ۶ ۱۱، ۱۲۷)

باقی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں آٹھ رکعات پر اضافہ نہ فرماتے تھے اس سے مراد تہجد کی نماز ہے کیونکہ غیر رمضان میں تراویح نہیں ہوتی گویا اس روایت میں آپ کی تہجد کی نماز کا بیان ہے، آج تک حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا میں بیس رکعات ہی ادا کی جاتیں ہیں مدینہ منورہ کے قاضی عطیہ محمد سالم نے اس موضوع پر مستقل کتاب "التراویح اکثر من الف عام فی مسجد النبی علیہ الصلوٰۃ السلام" لکھی ہے جس میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس معمول کو واضح کیا ہے۔
مسجد نبوی شریف کے ایک مدرس شیخ ابو بکر الجزائری تراویح کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

Marfat.com

اختلف فی عدد رکعاتہا | تراویح کی رکعتوں میں اختلاف
والاکثرون علی انہا عشرون | ہے اکثریت کی رائے میں بیس
رکعۃ دون الوتر | رکعات ہیں

(رسالۃ رمضان، ۲۲)

ترک حرام ہونے کی دلیل نہیں ہوا کرتا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک معمول کو ترک کر دینے کے باوجود تا قیامت امت کا باجماعت تراویح کا معمول ہے جو واضح کر رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی عمل کو ترک فرمانا ضروری نہیں اس کی حرمت کی وجہ سے ہو بلکہ اس کی متعدد حکمتیں ہو سکتی ہیں جیسا کہ مذکورہ معمول ترک فرمانے کی خود حکمت بیان فرما دی کہ مجھے اندیشہ ہے کہیں تم پر یہ نماز فرض ولازم نہ ہو جائے اس مسئلہ کی تفصیلی بحث ہماری کتاب "مسئلہ ترک" میں ملاحظہ کیجئے

۷۰۔ آپ کی خصوصیت صوم وصال

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ مغرب کے وقت افطار کرنے کے بجائے سحری کے وقت افطار فرماتے، یعنی سحری ہی آپ کی افطاری بھی ہوتی، آپ کے ان روزں کو صوم وصال کہا جاتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یواصل الی السحر | سحری کے وقت روزہ افطار

(مجمع الزوائد، ۳ : ۱۶۱) فرماتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یواصل من السحر الی السحر — سحری سے لیکر دوسری سحری تک روزہ رکھتے

(المعجم الاوسط للطبرانی)

۷۔ دن کو بھی روزہ، رات کو بھی روزہ

بعض اوقات افطار ہی نہ فرماتے مسلسل روزہ رہتا جیسے دن کو رکھتے رات کو بھی روزہ ہی رہتا کیونکہ بخاری میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو صوم وصال سے منع کرتے ہوئے فرمایا اگر تم صوم وصال ضرور رکھنا ہی چاہو۔

فلیواصل الی السحر — تو صرف سحری تک رکھ سکتے ہو۔

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ تو وصال کا روزہ رکھتے ہو۔ (یعنی افطار فرماتے ہی نہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انی لست کھیئتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی وساق یسقینی — میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں اس حال میں رات بسر کرتا ہوں مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔

(البخاری، باب الوصال)

شیخ ابن رجب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

وظاھر ھذا یدل علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم — یہ حدیث واضح کر رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بھی

Marfat.com

كان يواصل الليل كله،	حالت روزہ میں ہی رہتے۔

(لطائف المعارف، ۳۴۴)

امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں وصال کا حقیقی معنی یہی ہے

ان يصل صوم يوم بصوم	ایک دن کے روزے کے ساتھ
يوم آخر من غير اكل او	ہی بغیر کھائے پیئے دوسرے
شرب بينهما هذا هو	دن کا روزہ رکھ لینا وصال کہلاتا
الصواب فی تحقيق الوصال	ہے اور اس کا معنی صحیح یہی ہے

(عمدۃ القاری، ۱۱: ۷۳)

اس کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں جس کھانے پینے کا ذکر آیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

۱۔ بعض نے اس سے حقیقۃً کھانا مراد لیتے ہوئے کہا، رات کو اللہ تعالےٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خصوصی نعمت عطا فرما دیتا تھا۔

۲۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ ایسی خصوصی قوت نصیب ہو جاتی جو بھوک پیاس سے مانع ہو جاتی تھی۔

مگر دونوں پر اشکال وارد ہو جاتا ہے پہلے پر یہ کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسی کھانا کھاتے تو روزہ دار ہی نہ رہتے چہ جائیکہ وصال کا روزہ ہو دوسرے پر یہ کہ اگر بھوک پیاس محسوس ہی نہیں ہوتی تو روزہ کا مقصد فوت ہو گیا، اس لئے بعض اہل معرفت نے کھانے پینے سے مراد بیان کرتے ہوئے اور معنی بیان کیا، امام نووی شرح المہذب میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

معناه ان محبة الله شغلتني عن الطعام والشراب

اللہ تعالے کی محبت مجھے کھانے پینے کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتی۔

(اتحاف اہل الاسلام، ۱۶۱)

شیخ ابن قیم نے بڑی تفصیل کے ساتھ یہی معنی تحریر کیا ہے

ان المراد به ما يغذيه الله به من معارفه وما يفيض على قلبه من لذة مناجاته وقرة عينه بقربه وتنعمه بحبه، والشوق اليه، وتوابع ذلك من الاحوال التي هي غذاء القلوب، ونعيم الارواح، وقرة العين، وبهجة النفوس والروح والقلب بما هو أعظم غذاء وأجوده وانفعه وقد يقوى هذا الغذاء حتى يغني عن غذاء الاجسام مدة من الزمان، كما قيل:

اس سے مراد وہ غذا ہے جو اللہ تعالے معارف کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرماتا، وہ لذتِ مناجات ہے جو آپ کے قلبِ اقدس کو نصیب ہوتی اللہ تعالے کے قرب کی ٹھنڈک، اس کی محبت کا انعام اور اس کا شوق اور دیگر ایسے احوال وکیفیات جو دلوں کی غذا، ارواح کے لئے نعمت، آنکھوں کے لئے ٹھنڈک، نفوس اور روح اور دل کے لئے ایسی غذا جو تمام غذاؤں سے بڑھ کر عمدہ اور نافع ہوتی ہے۔ یہ غذا اس قدر قوی ہے کہ انسان مدت تک غذا جسمانی سے

Marfat.com

لها احاديث من ذكراك
تشغلها عن الشراب و
تلهيها عن الزاد لها
بوجهك نور تستضئ
به. ومن حديثك في
أعقابها حادي إذا اشكت
من كلال السير أوعدها.
روح القدوم فتحيا
عند ميعاد ومن له أدنى
تجربة وشوق، يعلم استغناء
الجسم بغذاء القلب والروح
عن كثير من الغذاء الحيواني
ولاسيما المسرور الفرحان
الظافر بمطلوبه الذي قد
قرت عينه بمحبوبه،
وتنعم بقربه، والرضى
عنه، والطاف محبوبه
وهداياه وتحفه تصل اليه
كل وقت، ومحبوبه يعني به
معتن بأمره، مكرم له غاية
الاكرام مع المحبة التامة
له، أفليس في هذا أعظم

بے نیاز کر دیتی ہے جیسا کہ
کسی نے خوب کہا تیری یادوں
نے نفس کو کھانے پینے سے
بالاتر کر دیا ہے، اس کے لیے
تیری زیارت و دیدار روشنی
کا سبب ہے اور تیری باتیں
اس کیلئے حدی کا کام دیتیں ہیں
جب سفر کی تھکاوٹ پریشان
و مضطرب کرتی ہے تو تیری یاد
ہی روح و دل کو دوبارہ
زندگی عطا کرتی ہے۔ اور
جسے بھی اس معاملۂ محبت
کا تھوڑا سا تجربہ اور شوق ہے
وہ جانتا ہے قلب و روح
کی غذا آدمی کو غذا حیوانی و جسمانی
سے بے نیاز کر دیتی ہے خصوصًا
وہ خوشی و لذت جو ایسے
مقصود و مطلوب کے حصول
پر ہوتی ہے کہ اس کی آنکھیں
محبوب کے دیکھنے سے ٹھنڈک
پاتیں ہیں، اس کا قرب و رضا
اسکی سب سے بڑی نعمت

Marfat.com

غذاء لهذا المحب؟ فكيف
بالحبيب الذي لا شيء أجل
منه، ولا اعظم، ولا أجل
ولا أكمل، ولا أعظم
إحسانا إذا امتلأ قلب
المحب بحبه، وملك
حبه جميع أجزاء قلبه
وجوارحه وتمكن
حبه منه اعظم تمكن،
وهذا حاله مع حبيبه
أفليس هذا المحب عند
حبيب يطعمه ويسقيه
ليلا ونهارا؟ ولهذا
قال "إني اظل عند ربي
يطعمني ويسقيني" ولو كان
ذلك طعاما وشرابا للفم
لما كان صائما فضلا عن
كونه مواصلا، وايضا
فلو كان ذلك في الليل
لم يكن مواصلا، ولقال
لاصحابه اذ قالوا له
انك تواصل لست أواصل

ہوتی ہے، محبوب کے الطاف
ہدایا و تحائف اسے ہر وقت
سامنے رہتے ہیں، محبوب اسے
ہر شی محبوب ہو اور محبت کاملہ
کے ساتھ اس کے آرام و اکرام
میں مستغرق ہو۔
کیا یہ محب کے لئے
سب سے بڑی غذا نہیں
ہو گی؟
کیا مقام ہو گا اس محبوب
کے ملنے پر جس سے بڑھ کر
کوئی بڑا، بزرگ، اعظم،
اجمل، اکمل اور محسن ہی نہیں،
جب محب کا دل اس کی
محبت میں ڈوبا ہو، اس
کی محبت سے محب کے دل
اور تمام اعضاء جوارح سرشار
و مالا مال ہوں، اس کی محبت
کا محب میں راج ہو،
یہ شان حضور کو اپنے خالق کے
ساتھ حاصل ہے کیا ایسا محب
دن رات اپنے محبوب

Marfat.com

ولم يفعل (لست كهيئتكم)
بل اقرهم على نسبة الوصال
اليه. وقطع الالحاق بينه
وبينهم في ذلك بما بينه
من الفارق، كما في صحيح مسلم،
من حديث عبدالله بن عمر،
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
واصل في رمضان، فو
اصل الناس فنهاهم،
فقيل له انت تواصل
فقال اني لست مثلكم اني

سے کھا پی نہیں رہا ہوتا؟
اِسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں اپنے رب کے ہاں رات
بسر کرتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے
اور پلاتا بھی اب اگر یہ کھانا پینا عملاً
ہو تو روزہ نہیں چہ جائیکہ وصال کا
روزہ ہو اور اگر رات کو ایسا ہوتا تو
پھر بھی آپ صاحب وصال نہ رہتے
یہی وجہ ہے جب صحابہ نے عرض
کیا آپ وصال فرماتے ہیں تو آپ نے
اس کا انکار نہیں فرمایا بلکہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری
مثل نہیں ہوں میں کھلایا اور پلایا جاتا
ہوں -

Marfat.com

۷۲۔ مغرب و عشاء کے درمیان غسل فرماتے

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مغرب و عشاء کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمایا کرتے۔

۱۔ امام ابن ابی عاصم نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو عبادت میں پہلے سے بھی بڑھ کر محنت فرماتے۔

و اغتسل بین الاذانین	اور مغرب و عشاء کے درمیان غسل
(لطائف المعارف، ۳۴۳)	فرماتے۔

یہاں دونوں اذانوں سے مراد مغرب و عشاء ہیں۔

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول مبارک ان الفاظ میں مروی ہے۔

کان یغتسل بین العشائین	آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری
کل لیلۃ یعنی من العشر الاواخر	عشرہ میں مغرب و عشاء کے درمیان غسل
(لطائف المعارف، ۳۴۶)	فرمایا کرتے۔

۳۔ امام ابن ابی عاصم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں انہوں نے ایک رات رمضان المبارک میں آپ کے ساتھ شب بیداری کی۔

فاغتسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا،
وسترہ حذیفہ و بقیت فضلۃ	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پردہ کیا

Marfat.com

فاغتسل بہا حذیفۃ وسترہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔	بقیہ پانی سے حضرت حذیفہ نے غسل کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ فرمایا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں۔

قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ من رمضان فی حجرۃ من جرید النخل فصبیت علیہ دلوا من ماء (اتحاف اہل الاسلام، ۲۱۰)	رمضان کی رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخوں سے بنے ہوئے حجرہ میں قیام فرمایا اور میں نے پانی کا ڈول آپ پر انڈیل دیا۔

شیخ ابن رجب اور امام ابن حجر مکی دونوں نے آخری عشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں بیان کیا۔

ومنہا اغتسالہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العشائین، (لطائف المعارف، ۳۴۶) (اتحاف اہل الاسلام، ۲۱۰)	مغرب وعشاء کے درمیان غسل فرمانا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں شامل ہے۔

یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں مگر اعمال میں حدیث ضعیف مقبول ہوتی ہے اور پھر محدثین وفقہاء کرام نے ان سے استدلال کیا اور ان میں بیان کردہ عمل کو اپنا معمول بنایا۔

امام ابن جریر اہل علم کا معمول یوں بیان کرتے ہیں۔

کانوا یستحبون ان یغتسلوا کل لیلۃ من لیالی العشر الاخیر (ہکذا صام رسول اللہ، ۱۱۴)	اہل علم ومعرفت رمضان کے آخری عشرہ میں ہر رات غسل کرنا مستحب جانتے ہیں۔

Marfat.com

امام ابراہیم نخعی تابعی کا معمول یہ تھا۔

یغتسل فی العشر کل لیلة	آخری عشرہ رمضان میں ہر رات غسل کرتے۔

(لطائف المعارف، ۳۴۶)

حضرت ایوب السختیانی کے بارے میں منقول ہے وہ تیئس اور چوبیس رمضان کی رات غسل کرتے نئے کپڑے پہنتے اور فرماتے تیئس اہل مدینہ کی رات اور چوبیس ہماری رات ہے۔ حضرت زر بن حبیش، ستائیس رات کو غسل فرماتے۔

خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا معمول یہ ملتا ہے جب رمضان کی چوبیسویں رات آتی۔

اغتسل و تطیب ولبس	غسل کرتے، خوشبو لگاتے نیا حلہ،
حلة ازارا ورداء فاذا	تہہ بند اور چادر اوڑھتے جب صبح
اصبح طواھما فلم	ہوتی تو انہیں طے کر کے رکھ دیتے
یلبسھا الی مثلھا من قابل	اور اگلے سال ایسے کپڑے نہ پہنتے۔

(لطائف المعارف، ۳۴۶)

۷۳۔ سر اقدس دھلاتے

حالت اعتکاف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک عمل بھی ملتا ہے کہ آپ اس طرح لیٹ جاتے کہ سر اقدس مسجد سے باہر ہوتا سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سر اقدس کو دھوتیں اور اسے کنگھی کرتیں۔

بخاری میں ام المومنین سے مروی ہے۔

کان یخرج رأسه من	آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت
المسجد وھو معتکف	اعتکاف میں سر اقدس مسجد سے

Marfat.com

فاغسله — باہر نکالتے اور میں اسے دھویا کرتی۔

(البخاری، باب غسل المعتکف)

دوسری روایت میں حضرت عروہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے

ان کانت ترجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی حائض وھو معتکف فی المسجد وھی فی حجرتہا یناولہا رأسہ

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس کو حالت اعتکاف میں کنگھی وغیرہ کیا کرتیں حالانکہ یہ اپنے حجرہ میں ہوتیں۔

(البخاری باب المعتکف یدخل رأسہ البیت)

امام بدرالدین عینی اس کی تفصیلی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں حجرہ انور کا دروازہ مسجد شریف کی طرف تھا۔

وکانت عائشۃ تقعد فی حجرتہا مس وراء القبۃ ویقعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد خارج الحجرۃ فیمیل رأسہ الیہا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ میں قبہ کے پیچھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ سے باہر مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور اپنا سر اقدس ان کی طرف جھکا دیتے

(عمدۃ القاری، ۱۱ : ۱۵۸)

سر اقدس کا دھلانا بھی واضح کر رہا ہے کہ معتکف غسل کر سکتا ہے یہی وجہ ہے امام بخاری نے اس حدیث کو اسی عنوان کے تحت ذکر کیا

Marfat.com

ہے باب غسل المعتکف (اعتکاف کرنے والا غسل کر سکتا ہے)

اس گفتگو سے یہ بھی آشکار ہو جاتا ہے کہ معتکف غسلِ جمعہ اور عبادت میں ذوق و شوق کی بحالی کے لیے غسل کر سکتا ہے اور ظاہر ہے یہ مسجد سے باہر ہی ہوگا نہ کہ مسجد کے اندر،

شیخ عبدالحق محدث دہلوی معتکف کے غسل جمعہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

اما غسل جمعہ روایتے صریح دراں از اصول نمی یابم جز آنکہ در شرح اورادگفتہ است کہ بیروں می آید بروئے غسل فرض باشد یا نفل (اشعۃ اللمعات، ۲: ۱۲۰)	غسل جمعہ کے بارے میں اصول میں کوئی صریح روایت ہم نے نہیں پائی شرح اوراد میں ہے کہ معتکف غسل کے لیے باہر آسکتا ہے۔ خواہ غسل فرض ہو یا نفل۔

آپ پیچھے تفصیلاً پڑھ چکے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں مغرب وعشا کے درمیان غسل فرمایا کرتے اور ظاہر ہے یہ غسلِ نفلی ہی تھا، حضرت شیخ کے مطالعہ میں یہ معمول اور روایت نہیں آئی تبھی انہوں نے فرمایا میرے نظر سے کوئی صریح روایت نہیں گذری لیکن شرح اوراد میں، غسل نفل کی اجازت دی گئی ہے ظاہر ہے ان بزرگوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا کیونکہ وہ اجتہادی طور پر ایسی بات کہاں کر سکتے ہیں؟

۴۷۔ آخری عشرہ میں پہلے سے بڑھ کر عبادت میں محنت فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارا سال ہی عبادتِ الٰہی میں کوئی کمی نہ فرماتے

Marfat.com

ماہ رمضان المبارک میں دوسرے مہینوں سے بڑھ کر عبادت فرماتے اور جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو ان میں تو اور خصوصی عبادت کا اہتمام فرماتے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الاواخر مالا یجتھد فی غیرہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں جتنی محنت فرماتے دوسرے دنوں میں اتنی نہ فرماتے۔
(المسلم، باب الاجتہاد فی العشر الاواخر)	

۷۵. وصال کا روزہ اور آخری عشرہ

پیچھے گزرا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات دن کے ساتھ رات کا بھی روزہ رکھتے اور یہ وصال کے روزوں کا معمول مبارک بھی اکثر طور پر آخری عشرہ رمضان میں ہوتا تاکہ وہ قلیل سے قلیل لمحات جو کھانے پینے میں لگتے ہیں ان کو بھی عبادت الٰہی کے لیے وقف کیا جائے شیخ ابن قیم لکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اسقدر عبادت فرماتے۔

حتی انہ کان لیواصل فیہ احیاناً لیوفر ساعات لیلہ ونہارہ علی العبادۃ	حتی کہ بعض اوقات وصال کا روزہ رکھ لیتے تاکہ دن رات کی ہر گھڑی کو عبادت الٰہی کے لئے ہی مخصوص کیا جاسکے۔
(صوم النبی، ۵۸)	

Marfat.com

۷۶۔ کمر کس کر باندھ لیتے

آخری عشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت میں مشغولیت کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنی کمر مبارک کو کس کر باندھ لیتے جو خوب محنت و جدو جہد کی علامت ہوا کرتا ہے۔

صحابہ سے مروی ہے جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وجد و شد المئزر	خوب محنت فرماتے اور مبارک کمر کو باندھ لیتے
(المسلم، باب الاعتکاف)	

شد المئزر کا معنی بیان کرتے ہوئے امام نووی فرماتے ہیں۔

هو الاجتهاد فی العبادات زیادة علی عادته صلی الله علیه وسلم فی غیره	یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیگر ایام کی نسبت عبادات میں محنت اور اضافہ تھا۔

(شرح مسلم، ۱ : ۳۷۲)

امام عبدالرؤف المناوی نے ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

وهو کنایة عن الاجتهاد فی العبادة	یہ عبادت میں محنت کا بیان ہے۔

(فیض القدیر، ۵ : ۱۳۲)

امام ابن حجر مکی آخری عشرہ کے معمولات میں بیان کرتے ہیں۔

انه صلی الله علیه وسلم کان یشد المئزر	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر باندھ لیا کرتے۔

(اتحاف اھل الاسلام، ۲۰۸)

Marfat.com

,, تمام رات بیدار رہتے

رمضان کی باقی راتوں میں کچھ آرام بھی فرماتے مگر آخری راتوں میں وہ تھوڑا سا آرام بھی ترک فرما دیتے اور تمام رات بیدار رہ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا۔

اذا دخل العشر احیی اللیل	جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رات بیدار رہتے۔

شیخ ابن رجب فرماتے ہیں یہ روایت ان الفاظ سے بھی مروی ہے۔

واحیا اللیل کلہ	تمام رات بیدار رہتے۔

(لطائف المعارف، ۳۳۹)

مسند احمد کی روایت اس کی تائید کر رہی ہے۔

کان صلی اللہ علیہ وسلم یخلط العشرین بصلاۃ ونوم فاذا جاء العشر شمر وشد المئزر	رمضان کے بیس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز و آرام دونوں کرتے لیکن جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو کمر کس کر باندھ لیا کرتے۔

(مسند احمد، ۶: ۱۴۶)

امام ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ کا یہ معمول نقل کیا ہے

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا شھد رمضان قام ونام فاذا کان اربعا وعشرین	جب رمضان شروع ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام بھی فرماتے اور آرام بھی لیکن چوبیس رمضان

Marfat.com

لم یذق غمضاً — ہوتی تو آپ ایک لمحہ بھی نیند نہ فرماتے

(الحلیہ، ۶: ۳۰۶)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔

لم یأو الی فراشہ حتی ینسلخ رمضان — رمضان گزرنے تک آپ بستر پر آرام فرما نہ ہوتے۔

دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں۔

وطوی فراشہ — آپ کا مبارک بستر لپیٹ دیا جاتا۔

(اتحاف اہل الاسلام، ۲۰۸)

باقی پیچھے جو گزرا کہ حالتِ اعتکاف میں بستر اور چارپائی بھی بچھائی جاتی تھی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نیند فرماتے ہوں، ممکن ہے امت کے لئے تعلیم ہو کہ معتکفین مسجد میں بستر وغیرہ لا سکتے ہیں اور سو بھی سکتے ہیں۔

۷۸ سارے رمضان کا معمول

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول فقط آخری عشرہ رمضان کا ہی نہ تھا بلکہ پورے رمضان کا تھا۔ امام بیہقی نے فضائل اوقات میں اور امام جلال الدین سیوطی نے جامع الصغیر میں ام المومنین سے روایت کے الفاظ یہ نقل کیے ہیں۔

کان اذا دخل رمضان شد مئزرہ ثم لم یات فراشہ حتی ینسلخ — جیسے ہی رمضان شروع ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس کر باندھ لیتے اور اس کے اختتام تک آرام فرما نہ ہوتے۔

(الجامع الصغیر، حدیث ۶۶۸۰)

Marfat.com

۷۹۔ گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے

رمضان کی آخری راتوں میں صرف خود ہی بیدار نہ رہتے بلکہ گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہے جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا۔

احیی اللیل و ایقظ اھلہ	تمام رات قیام فرماتے اور گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

(المسلم، باب الاجتہاد فی العشر)

یہاں اہل سے مراد صرف ازواج مطہرات ہی نہیں بلکہ ہر وہ چھوٹا بڑا مراد ہے جو نماز ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے کیونکہ طبرانی کی روایت میں یہی ہے آخری عشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو بیدار کرتے۔

وکل صغیر و کبیر یطیق الصلاۃ (مسند احمد، ۱: ۳۳۳)	اور اس چھوٹے بڑے کو بیدار کرتے جو نماز پڑھ سکتا ہے۔

حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے منقول ہے

لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی من رمضان عشرۃ ایام یدع احداً من اھلہ یطیق القیام الا اقامہ (فتح الباری، ۴: ۲۱۸)	جب رمضان کے دس دن باقی رہ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جسے نماز کی طاقت ہوتی اسے بیدار فرما دیتے

Marfat.com

۸۰- اعتکاف فرماتے

رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نہایت ہی مبارک معمول اعتکاف ہے، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔

کان یعتکف العشر الاواخر	رمضان کے آخری عشرہ میں ہمیشہ
من رمضان حتی توفاہ اللہ	اعتکاف فرماتے یہاں تک کہ اللہ
تعالے ثم اعتکف ازواجہ	تعالے نے آپ کو وصال عطا
من بعدہ	فرمایا آپکے بعد ازواج مطہرات
(بخاری کتاب الاعتکاف)	اعتکاف کیا کرتیں۔

امام ابن شہاب زہری لوگوں کے اعتکاف نہ کرنے پر کہا کرتے۔

عجبًا للمسلمین ترکوا الاعتکاف	افسوس مسلمانوں پر انہوں نے اعتکاف
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یترکہ	ترک کر دیا حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
منذ دخل المدینۃ حتی	نے وصال تک مدینہ منورہ میں اعتکاف
قبضہ اللہ	ترک نہ فرمایا

(فتح الباری، ۴ : ۲۲۹)

۸۱- پہلے اور دوسرے عشرہ کا اعتکاف

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ آخری عشرہ کے علاوہ رمضان کے پہلے اور دوسرے عشرہ میں بھی اعتکاف فرمایا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا پہلا عشرہ اعتکاف

Marfat.com

فرمایا پھر دوسرا عشرہ بھی اعتکاف فرمایا اور یہ اعتکاف ایسے ترکی خیمہ میں تھا جس کے دروازے پر بطور پردہ چٹائی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی کو مبارک ہاتھ سے پکڑ کر خیمہ کی طرف ہٹایا۔

ثم اطلع راسہ فکلم الناس	سر اقدس نکال کر صحابہ کو قریب
فدنوا منہ فقال انی اعتکفت	آنے کا فرمایا جب وہ قریب آ گئے
العشر الاول التمس ھذہ اللیلۃ	تو فرمایا میں نے لیلۃ القدر کی تلاش
ثم اعتکفت العشر الاوسط	میں پہلا عشرہ اعتکاف کیا پھر میں نے
ثم اتیت فقیل لی انھا فی	درمیانی عشرہ اعتکاف کیا پھر مجھے
العشر الاواخر فمن احب	بتایا گیا وہ آخری عشرہ میں ہے
منکم ان یعتکف فلیعتکف	تم میں سے جو اعتکاف جاری رکھنا،
(المسلم، کتاب الصیام)	چاہتا ہے وہ اسے جاری رکھے۔

ایک مقام پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اعتکف العشر الاوسط من	لیلۃ القدر پر آگاہی سے پہلے
رمضان یلتمس لیلۃ القدر	اس کی تلاش کے لیے درمیانی
قبل ان تبان لہ	عشرہ میں بھی اعتکاف فرمایا۔

(عمدۃ القاری، ۱۱ : ۱۳۳)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع کر دیا گیا کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے، امام ابن حجر مکی اس روایت کے تحت لکھتے ہیں۔

Marfat.com

فاعتکافہ فی الاوسط لرجائھا قبل ان یتبین لہ ذلک فلما تبین لہ انھا فی الاخیر اعرض عن الوسط (اتحاف اھل الاسلام، ۲۰۱)	لیلۃ القدر کی تلاش کے لیے درمیانی عشرہ میں اعتکاف، اس پر مطلع ہونے سے پہلے تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع کر دیا گیا کہ وہ آخری عشرہ میں ہے تو آپ نے وسط کا اعتکاف ترک فرما دیا۔

۸۲۔ شوال میں قضاء اعتکاف

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں اعتکاف نہ فرمایا ہوا یوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کے لیے مسجد میں خیمہ لگایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اعتکاف کی اجازت چاہی جو مل گئی انہوں نے الگ خیمہ لگایا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتکاف کی اجازت حاصل کر کے خیمہ لگا لیا، جب یہ منظر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالے عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی اعتکاف کیلئے خیمہ لگایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول صبح کی نماز کے بعد اپنے خیمہ میں جلوہ افروز ہونے کے لیے تشریف لائے تو دیکھا آپ کے خیمہ کے ساتھ تین اور خیمے بھی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے اٹھانے کا حکم دیدیا۔

فترک الاعتکاف ذلک الشھر ثم اعتکف عشرا من شوال (البخاری، باب اعتکاف النساء)	اس ماہ رمضان میں اعتکاف نہ فرمایا پھر شوال کے عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔

Marfat.com

اعتکاف ترک فرمانے کی حکمتیں

امام بدر الدین عینی اور دیگر محدثین کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک اعتکاف کی درج ذیل حکمتیں بیان کی ہیں۔

۱۔ کہیں ان کا یہ عمل کمال اخلاص سے خالی نہ ہو، محض آپ کے قرب اور آپس میں غیرت و رشک کی بنا پر ہو۔

۲۔ مسجد میں ہر قسم کے لوگ اعراب اور منافقین کی آمد و رفت تھی خواتین کے لئے آمد و رفت میں تنگی و پریشانی نہ ہو۔

۳۔ ان کے خیموں کی وجہ سے مسجد نمازیوں کے لیے تنگ ہو گئی تھی

۴۔ چوتھی یہ بیان فرمائی۔

لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا راھن عندہ فی المسجد تصار کانہ فی منزلہ بحضورہ مع ازواجہ و ذھب المقصود من الاعتکاف وھو التخلی عن الازواج ومتعلقات الدنیا	جب آپ نے مسجد میں ازواج مطہرات کو اردگرد دیکھا تو محسوس فرمایا یہاں تو گھر والا معاملہ ہی بن گیا ہے اور اس سے مقصد اعتکاف (ازواج اور امور دنیا سے جدا ہونا) فوت ہو جائے گا۔

(عمدۃ القاری، ۱۱: ۱۴۸)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہی حکمت ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

او بالنسبۃ الی ان اجتماع النسوۃ عندہ یصیرہ کالجالس	کہ خواتین کے اجتماع کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتے لگا جیسے

Marfat.com

فی بیتہ ورد بما شغلہ من التخلی لما قصد من العبادۃ فیفوت مقصود الاعتکاف	آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ہی تشریف فرما ہیں اور یہ بات خلوت میں عبادت کے منافی ہے اور اس سے اعتکاف کا مقصد فوت ہونے کا خطرہ تھا۔

(فتح الباری، ۴ : ۲۲۳)

اہم نوٹ

اس پر وہ لوگ ضرور غور کریں جو حالت اعتکاف میں بھی اپنے اردگرد عام زندگی کے ماحول کو قائم رکھتے ہیں جس سے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ ان دنوں کچھ معمولات میں تبدیلی آئی ہے، اگر معمولات میں تبدیلی نہیں لانی تو پھر اعتکاف بیٹھنے کی کیا ضرورت؟ آپ نے دیکھا نہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں گھر والا ماحول ہی محسوس فرمایا تو اعتکاف ترک فرما دیا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ماحول اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول یہ تھا جس عبادت کو ایک دفعہ شروع فرما لیتے کبھی اسے ترک نہ فرماتے اس سبب آپ نے یہ متروکہ اعتکاف کی قضا

اعتکف فی آخر العشر من شوال	شوال کے آخری عشرہ میں فرمائی۔

(البخاری، باب الاعتکاف فی شوال)

۸۲۔ **وصال کے سال بیس دن اعتکاف** اکثر طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا مگر وصال کے سال آپ نے بیس روز اعتکاف فرمایا یعنی گیارہ رمضان المبارک سے اعتکاف شروع فرما کر آخر رمضان تک جاری رکھا، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز اعتکاف فرمایا کرتے۔

فلما کان العام الذی قبض	وصال کے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فیہ اعتکف عشرین یوما	نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(البخاری، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط)

بیس روز اعتکاف کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے شارحین حدیث لکھتے ہیں،

۱۔ اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کو اس لیے بڑھا دیا۔

من اجل انہ علم بانقضاء اجلہ اراد استکثار عمل الخیر لیبن لامتہ الاجتھاد فی العمل اذا بلغوا اقصی العمر لیلقوا اللہ علی خیر احوالھم	چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال سے آگاہ ہو چکے تھے آپ نے عمل خیر کا اضافہ فرما کر امت کو تعلیم دی کہ عمر کے آخری حصہ میں عمل خیر میں خوب محنت سے کام لیا جائے تاکہ بہتر حال میں باری تعالےٰ کی بارگاہ میں حاضری ہو۔

۲۔ دوسری وجہ بعض علما نے یہ بیان فرمائی کہ رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل امین قرآن کا دور کیا کرتے تھے جس سال آپ کا وصال ہوا انھوں نے آپ سے دو دفعہ دور کیا

فلذلک اعتکف قدر ما	اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

كان يعتكف مرتين — دو مرتبہ کا اعتکاف ایک دفعہ فرمایا۔

۳۔ امام ابن العربی اس کی وجہ یہ بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی وجہ سے جس اعتکاف کو ترک فرمایا تھا اس کی قضا اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ شوال میں کر لی تھی مگر آپ کی خواہش ہوئی کہ قضا رمضان میں بھی کرنی چاہیئے۔

اعتكف في العام الذى يليه عشرين ليتحقق قضاء العشر في رمضان۔ — متصل سال میں بیس دن اعتکاف فرمایا تاکہ اس کی قضا رمضان ہی میں ہو جائے۔

۴۔ بعض نے اس عمل مبارک کی حکمت یہ بھی بیان کی ہے کہ یہ مذکورہ اعتکاف کی قضا نہ تھی وہ تو شوال میں کر لی تھی یہ اس اعتکاف کی قضا تھی جو اس سے پچھلے سال سفر کی وجہ سے رہ گیا تھا۔

انه كان فى العام الذى قبله كان مسافرا فلم يعتكف فلما كان العام المقبل اعتكف عشرين — اس سے پہلے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ فرما سکے تھے تو آئندہ سال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(عمدة القاری ۱۱: ۱۵۷)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ وجہ اقوی ہے کیونکہ اس کا ذکر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے۔

فسافر عاما فلم يعتكف فلما كان العام المقبل اعتكف عشرين — ایک سال ہم نے سفر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف نہ فرما سکے پھر آئندہ سال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس یوم اعتکاف فرمایا

(فتح الباری، ۴: ۲۲۹)

Marfat.com

وصال کا کمال شوق

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک عمل کی حکمت ان پر محبت الفاظ میں بیان کی ہے۔

ازجہت کمالِ شوق و تہیا واستعداد	بارگاہ خداوندی میں کے وصال و
بوصول درگاہ۔ بیست	ملاقات کے شوق اوراس کی بہتر
وعدہ وصل چوں شود نزدیک	تیاری کے لیے ایسا کیا کسی نے کہا
آتشِ شوق تیز تر گردد	خوب کہا
(اشعتہ اللمعات، ۲: ۱۲۰)	جب ملاقات کا وعدہ قریب آتا ہے تو شوق کی آگ مزید بھڑک اٹھتی ہے۔

۸۴۔ اعتکاف مسجد میں فرماتے نہ کہ حجرہ میں

حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے مسجد سے ہی متصل بلکہ بقول بعض تابعین کے مسجد کے اندر تھے مگر اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اعتکاف نہ فرمایا حضرت عطاء بن ابی رباح سے جب یہ پوچھا گیا کہ مجاورت اور اعتکاف ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یا یہ الگ الگ ہیں انہوں نے جواب میں فرمایا یہ دونوں مختلف ہیں، مجاورت کے لیے مسجد شرط نہیں اور اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے پھر اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول بطور دلیل بیان کیا

کانت بیوت النبی صلی اللہ	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس

Marfat.com

علیہ وسلم فی المسجد فلما	حجرے مسجد میں ہی تھے مگر جب
اعتکف فی شہر رمضان	آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان
خرج من بیوتہ الی	میں اعتکاف فرماتے تو ان سے نکل کر
بطن المسجد فاعتکف فیہ	مسجد میں تشریف فرما ہو کر اعتکاف
(عمدۃ القاری، ۱۱:۱۴۱)	فرماتے۔

حجرے میں اعتکاف نہیں ہوتا

یہاں اس بات کا ذہن نشین کر لینا نہایت ضروری ہے کہ جس مقام پر اعتکاف کیا جا سکتا ہے وہ مسجد کا ہال، برآمدہ اور صحن ہے کیونکہ انہی پر حقیقۃً مسجد کا اطلاق ہوتا ہے اس کے علاوہ وہ حصہ جو مسجد کی ضروریات کے لیے وقف ہوتا ہے مثلاً وضو خانہ، حجرہ امام اور گودام وغیرہ وہ مسجد نہیں بلکہ وہ حکمِ مسجد میں ہوتا ہے لہٰذا اس حصہ میں اعتکاف نہیں کیا جا سکتا بلکہ معتکف حالت اعتکاف میں اگر ان حصص میں بلا ضرورت جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا جب اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا ضروری ہے تو جو لوگ حجروں میں اعتکاف کرتے ہیں ان کا اعتکاف نہیں ہوگا۔

آج کئی لوگ اپنا امتیاز اور پروٹوکول قائم رکھنے کے لیے مسجد کے بجائے الگ حجروں میں اعتکاف کرتے ہیں انہیں احساس ہونا چاہیے مسجد سب سے افضل و اعلیٰ مقام ہے کہیں ایسا نہ ہو وہ اللہ کے گھر کی رحمتوں اور برکات سے محروم کر دیئے گئے ہوں حبیب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ چھوڑ کر مسجد میں بیٹھتے ہیں تو ہمیں کیا ہو گیا ہے؟

Marfat.com

۸۵۔ اعتکاف کیلئے خیمہ لگواتے

اعتکاف چونکہ نام ہی مخلوق سے جدا کر خالق کی چوکھٹ پر بیٹھ جانے کا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگرچہ یہ مقام ہر وقت حاصل ہے مگر آپ امت کی تعلیم کی خاطر باقاعدہ خیمہ میں اعتکاف فرماتے تاکہ اعتکاف کرنے والے کو اپنے رب سے خلوت نصیب ہو اور ایسی یکسوئی مل جائے کہ سارا سال اس کا دل اپنے خالق و مالک کی طرف ہی متوجہ رہے، اس کا دل کسی کار کی طرف ہو مگر دل حقیقی محبوب اور یار کی طرف ہی رہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے۔

فکنت اضرب لہ خباء	میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
(البخاری، باب اعتکاف النساء)	خیمہ نصب کیا کرتی تھی۔

دوسرے مقام پر فرماتی ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (فجر)
اذا صلی انصرف الی بنائہ	ادا کر کے اپنے مقدس خیمہ میں تشریف
(البخاری، باب من اراد ان یعتکف)	فرما ہوتے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ آپ نے پہلا عشرہ بھی اعتکاف فرمایا۔

ثم اعتکف العشر الاوسط	دوسرا عشرہ بھی اعتکاف فرمایا اور
فی قبۃ ترکیۃ علی سدتھا	یہ اعتکاف ترکی خیمہ میں تھا جس
حصیر قال فاخذ الحصیر	کے دروازہ پر چٹائی پردہ تھا،

Marfat.com

بیدہ فنحاها فی ناحیة القبة ثم اطلع رأسه فکلم الناس

اس چٹائی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف کرکے سر اقدس نکال کر لوگوں سے کلام فرمایا۔

(موطا امام مالک، کتاب الاعتکاف)

امام ابن ماجہ نے ایک باب قائم کیا ہے جس کا عنوان ہی باب الاعتکاف فی خیمۃ فی المسجد ہے۔

انہی روایات کی بنا پر اہلِ سیر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ معمول بیان کیا۔
شیخ ابنِ قیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک معمول کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

وکان یامر بخباء فیضرب له فی المسجد یخلو فیه بربه عز وجل

آپ خیمہ لگانے کا حکم فرماتے جو مسجد میں لگا دیا جاتا آپ اس میں اپنے رب کے ساتھ خلوت میں رہتے

(صوم النبی، ١٩٤)

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی لکھتے ہیں۔

کان اعتکافه فی قبة تنصب له فی المسجد قرب بیته (ھکذا اصام رسول الله، ٣٧)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ میں اعتکاف فرماتے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس گھر کے پاس نصب کیا جاتا تھا۔

شیخ عطیہ محمد سالم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

ففی ھذا الحدیث اعتکافه صلی الله علیه وسلم فی قبة ترکیة

اس حدیث نے واضح کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ترکی خیمہ میں اعتکاف فرماتے تھے

Marfat.com

وفی بعض الاثار قبۃ من خوص — بعض روایات میں کھجور کی خیمہ کا بھی ذکر ملتا ہے۔

(مع الرسول فی رمضان، ۸۹)

شیخ محمد بن عبداللہ العلوی حاشیہ ابن ماجہ میں قبۃ ترکیۃ کے تحت لکھتے ہیں۔

ای قبۃ صغیرۃ من لبود — یعنی چمڑے کا چھوٹا خیمہ ہوتا تھا۔

(مفتاح الحاجہ، ۱۲۸)

خدارا سوچئے

آپ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول پڑھا کہ اپنے رب اکرم سے خلوت کے لئے خیمہ لگاتے۔ اگرچہ آپ خیمہ کے محتاج نہ تھے مگر اس میں ہمارے لئے تعلیم تھی تم اگر اپنے رب سے یکسوئی چاہتے ہو تو یہ چند دن اس طرح تنہائی میں بیٹھو بس تمہارا رب ہو اور تم اعتکاف کو کو میلہ بنانے والے اس پر ضرور غور کریں کہیں لوگوں کو اپنے رب کریم کی طرف متوجہ کرنے کے بجائے غافل تو نہیں کر رہے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی پیروی ہی بندے کو رب کا محبوب بناتی ہے اسے چھوڑ کر رب کو نہیں پایا جاسکتا لہٰذا ضروری ہے لوگوں کو اعتکاف کے موقعہ پر اجتماعیت کے بجائے تنہائی کا درس دیا جائے تاکہ وہ مقصدِ اعتکاف کو پاسکیں۔

Marfat.com

۸۶۔ خیمہ میں نماز فجر ادا کر کے داخل ہوتے

اعتکاف کی ابتدا اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیس رمضان المبارک کی شام کو فرما دیتے، رات مسجد میں ہی بسر ہوتی مگر خیمہ میں اکیس رمضان کی نماز فجر ادا کر کے داخل ہوتے، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کرتے۔

فکنت اضرب لہ خباء	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیمہ
فیصلی الصبح ثم یدخلہ	نصب کیا جاتا اور اس میں آپ
(البخاری، باب اعتکاف النساء)	صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کر کے
	تشریف فرما ہوتے۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ رمضان کا اعتکاف فرماتے

فاذا صلی الغداۃ دخل	جب فجر کی نماز ادا فرما لیتے تو پھر
مکانہ الذی اعتکف فیہ	اس مقام (خیمہ) پر تشریف فرما
(البخاری، باب الاعتکاف فی شوال)	ہوتے یہاں آپ متکف ہوتے۔

مسلم کے الفاظ ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف	اعتکاف کرتے تو نماز فجر ادا کر کے
صلی الفجر ثم دخل معتکفہ	اعتکاف کی جگہ تشریف فرما ہوتے
(المسلم، کتاب الاعتکاف)	

شارح مسلم امام نووی اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

انہ دخل المعتکف	نماز فجر کے بعد جائے اعتکاف
وانقطع فیہ وتخلی بنفسہ	میں داخل ہو جاتے، تمام لوگوں سے

Marfat.com

بعد صلوٰۃ الصبح لان ذلک وقت ابتداء الاعتکاف بل کان من قبل المغرب معتکفا لابثاً فی جملۃ المسجد فلما صلی الصبح انفرد

(شرح مسلم، ۱:۳۷۱)

منقطع ہو کر تنہائی میں تشریف لے جاتے اس کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد اعتکاف شروع کرتے بلکہ اعتکاف تو مغرب کے بعد شروع کرتے مگر مسجد میں ٹھہرے رہتے فجر کی نماز ادا کر کے تنہائی میں تشریف لے جاتے۔

تنہائی اور خلوت کی تائید

پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک معمول گزرا کہ آپ اعتکاف کے لئے خیمہ لگایا کرتے مذکورہ احادیث اسی کی تائید کر رہی ہیں، ان میں "انفرد (آپ جدا ہو جاتے)، اور دخل معتکفہ (آپ جائے اعتکاف میں داخل ہو جاتے)" کے الفاظ اسی بات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

محدثین کرام نے لفظ معتکف کا معنی ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ اس سے مراد

الموضع الذی کان یخلو فیہ عن اعین الناس

(حاشیہ مشکوٰۃ، ۱۸۳)

وہ مقام ہے جس میں اعتکاف کرنے والا لوگوں کی نگاہوں سے غائب اور خلوت میں چلا جاتا ہے

Marfat.com

انہی روایات کے پیشِ نظر اہل سیر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول بیان کیا۔

وکان صلی اللہ علیہ وسلم یدخل معتکفہ اذا صلی فجر الیوم الاول من العشر	آپ صلی اللہ علیہ وسلم جائے اعتکاف میں آخری عشرہ کے پہلے دن نمازِ فجر کے بعد داخل ہوتے۔

(مع الرسول فی رمضان، ۹۰)

ممکن ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معمول کی حکمت یہ ہو کہ چونکہ رات کو مسجد نمازیوں سے خالی ہو جاتی ہے لوگوں کا آنا جانا کم ہو جاتا ہے اس لیے معتکف رات کو خیمہ سے باہر رہ سکتا ہے اور دن کو لوگوں کا آنا جانا زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے وہ خیمہ میں منتقل و مقیم رہے

۸۷۔ حسب ضرورت گفتگو فرماتے

دورانِ اعتکاف حسب ضرورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیگر لوگوں سے ملاقات اور گفتگو فرمانے کا معمول بھی تھا۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے گزرا، آپ نے درمیانی عشرہ بھی اعتکاف فرمایا ہم بھی آپ کے ساتھ اعتکاف میں تھے ہمیں خیمہ سے سر اقدس نکال کر فرمایا۔

فقیل لی انھا فی العشر الاواخر فمن احب منکم	مجھے آگاہ کیا گیا ہے لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہے تم میں سے

Marfat.com

ان یعتکف فلیعتکف (المسلم، کتاب الصیام)

جو اعتکاف جاری رکھنا چاہتا ہے جاری رکھے۔

۸۸ حسب ضرورت ملاقات فرماتے

گفتگو کے علاوہ ملاقات فرمانا بھی ثابت ہے آپ کی اہلیہ محترمہ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے۔

جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوده فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم معھا یقلبہا حتی اذا بلغت باب المسجد عند باب ام سلمہ (البخاری، باب ھل یخرج المعتکف)

وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آخری عشرہ کے اعتکاف میں مسجد میں زیارت کے لیئے حاضر ہوئیں، تھوڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی جب وہ واپس جانے کیلئے اٹھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکو الوداع کرنے کے لیے ساتھ چلے یہاں تک کہ وہ مسجد کے اس دروازے تک پہنچ گئیں جو باب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قریب ہے،

حضرت صفیہ کے آنے کی وجہ

حالت اعتکاف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی حکمت بھی محدثین نے بیان کی کہ یہ ــــــ زعماء یہود کے رئیس کی صاحبزادی تھیں وہاں سے گرفتار ہو کر آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرما کر اپنے عقد میں لے لیا۔

Marfat.com

لقد عز علیها فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستوحشت لبعدہ فجاءته تسعی لزیادته والانس بہ رضوان اللہ علیہا ما ابرھا واصدقھا

(ھکذا اسلام، ۷۶)

تو ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی شاق گزری اور دوری کی وجہ وحشت زدہ ہوگئیں اس لیئے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور ملاقات کے لیے حاضر ہوئیں۔

روایت ہشام بن یوسف میں ہے کہ اس موقعہ پر دیگر ازواج مطہرات بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوئی تھیں (عمدۃ القاری ۱۱ : ۱۵۱)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو گھر تک چھوڑنے جانے کی حکمت محدثین نے بیان کرتے ہوئے کہا۔

ان خروجہ صلی اللہ علیہ وسلم مع صفیۃ محمول علی انہ خروج لم یکن لہ بد منہ لانہ کان لیلاً فلم یامن علیہا۔

(الاعتکاف، ۶۳)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکلنا ایسا تھا جس کے بغیر چارہ نہ تھا کیونکہ رات کا وقت تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں عدم تحفظ محسوس فرمایا۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں ایک حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے۔

ان بیوت رفقتھا کانت اقرب من منزلھا فخشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہا

(فتح الباری، ۴ : ۲۲۴)

باقی ازواج مطہرات کے گھر ان کے گھر سے قریب تھے ان کا در تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تنہا جانا مناسب نہ سمجھا۔

Marfat.com

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مروی ہے

کان یخرج رأسه من المسجد	آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف
وھو معتکف فاغسله	میں سر اقدس مسجد سے باہر نکالتے اور میں
(البخاری، باب غسل المعتکف)	اسے دھویا کرتی تھی۔

یعنی حالت اعتکاف میں نہ تو اتنی سختی ہے کہ انسان بات ہی نہ کرے اور نہ اتنی کھلی چھٹی ہے کہ اس کا مقصد ہی فوت ہو جائے اس لئے یہاں دو باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

۱۔ یہ ملاقات اور گفتگو حسبِ ضرورت ہی ہونی چاہیئے نہ کہ عام معمول کے مطابق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس معمول سے اتنا تو ثابت کرنا عین اسلام ہے کہ معتکف حسبِ ضرورت کسی سے گفتگو کر سکتا ہے یا کسی سے مل سکتا ہے مگر اس سے جماعتی کانفرنسوں جلسوں جلوسوں اور میٹنگوں پر ثبوت فراہم کرنا اسلام پر ظلم اور زیادتی کے سوا کچھ نہیں۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر تک چھوڑ آنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ معتکف ہر وہ کام کر سکتا ہے جس کے بغیر چارہ نہ ہو اور وہ کام مسجد میں نہ ہو سکتا ہو اور معتکف کے علاوہ کوئی دوسرا اسے انجام بھی نہ دے سکتا ہو۔ اس لئے فقہا کرام نے یہ تصریح کی ہے۔

کل ما لا بد له منه ولا یمکن	ہر وہ عمل جس کے بغیر چارہ نہ
فعله فی المسجد فله الخروج	ہو اور مسجد میں اس کی ادائیگی ممکن
الیه ولا یفسد اعتکافه	نہ ہو تو ایسی صورت میں معتکف
(الاعتکاف، ۵۹)	باہر جا سکتا ہے اس لیے اعتکاف
	فاسد نہ ہوگا۔

Marfat.com

۸۹۔ بستر اور چارپائی

خیمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بستر یا چارپائی بھی بچھائی جاتی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما بیان کرتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تو

طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ	آپ کے لیے بستر یا چارپائی بھی بچھائی جاتی تھی۔

(ابن ماجہ، ۱۲۸)

آپ کا مقامِ اعتکاف

مذکورہ روایت میں آپ کے مقامِ اعتکاف کی نشاندہی بھی کی گئی ہے

یوضع لہ سریرہ وراء اسطوانۃ التوبۃ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ستونِ توبہ کی پچھلی طرف چارپائی بچھائی جاتی تھی۔

(ابن ماجہ، ۱۲۸)

یہ ستون ریاض الجنۃ میں ہے، صحابی رسول حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے غلطی ہوگئی تو انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا اور قسم کھائی۔

لا یفکہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان یتوب اللہ علیہ	جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کھولیں گے اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہیں فرمائے گا میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

Marfat.com

اللہ تعالٰے نے ان کی توبہ قبول فرمالی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے انہیں کھولا اس وجہ سے اس مبارک ستون کا نام ستونِ توبہ ہے اسے، "ستون ابو لبابہ" بھی کہا جاتا ہے۔

محلِ اعتکاف اور ستونِ سریر

مذکورہ روایت سے صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ محلِ اعتکاف ستونِ توبہ کی پچھلی طرف تھا لیکن اس کی خصوصی نشاندہی کے لیے ترکوں نے ستون سریر بنایا جو اس مقام پر ہے یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے اور وہ ستون روضہ اقدس کی جالی میں مرجع زیارت ہے، شیخ عطیہ محمد سالم رقمطراز ہیں۔

ویوجد الآن اسطوانة تسمی	اب اس مقام پر جو ستون ہے اس
اسطوانة السریر وتقع شرقی	کا نام "اسطوانۃ السریر،، ہے وہ ریاض
الروضة فی اول المشبك	الجنۃ کی مشرقی جانب حجرہ نبوی کی پہلی
الموجود علی الحجرة	جالی میں ہے۔

(مع الرسول فی رمضان ، ۹۰)

صحابہ اس مقام کی زیارت کرواتے

صحابہ کرام نے اس مقام کو نہ صرف یاد رکھا بلکہ اپنے شاگردوں کو اس مقام کی نشاندہی کرتے اور اس کی زیارت کرواتے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما کے شاگرد رشید حضرت امام نافع رحمہ اللہ تعالٰی کا بیان ہے۔

قد ارانی عبد اللہ بن	مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی

Marfat.com

عمر المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد

(المسلم کتاب الاعتکاف)

اللہ تعالیٰ عنہا نے اس مقدس مقام کی زیارت کروائی یہاں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے۔

۹۰۔ کھانا وہیں تناول فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں فقط تجدید وضو وغیرہ کے لئے حجرہ انور میں تشریف لے جاتے لیکن کھانا وہاں تناول نہ فرماتے بلکہ مسجد میں ہی مقام اعتکاف میں تناول فرماتے

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقط حاجت انسانی کے لئے گھر تشریف لاتے اس کے تحت شیخ عطیہ محمد سالم لکھتے ہیں۔

اما طعامہ وشرابہ فکان یؤتی بہ الیہ فی معتکفہ

(مع الرسول فی رمضان، ۹۲)

آپ کے لیے کھانا مقام اعتکاف میں ہی لایا جاتا تھا۔

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی رقمطراز ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت طبعی اور تجدید وضو وغیرہ کے لئے گھر تشریف لے جاتے۔

اما طعامہ وشرابہ فکان یاتیہ الی معتکفہ فی المسجد

(ھکذا صام رسول اللہ، ۴۷)

لیکن کھانا مسجد میں ہی آپ کے محل اعتکاف میں لایا جاتا تھا۔

Marfat.com

۹۱۔ شب قدر کی فضیلت بیان فرماتے

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں شب قدر کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

لیلۃ القدر، خیر من الف شہر (القدر)	شب قدر، ہزار ماہ سے افضل ہے۔

یعنی ہزار سال کی عبادت کے برابر نہیں بلکہ بڑھ کر ثواب ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کی فضیلت اور قدر منزلت بیان فرمایا کرتے۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (البخاری، فضل لیلۃ القدر)	جس نے حالت ایمان اور اپنا احتساب کرتے ہوئے شب قدر میں قیام کیا اسے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قامھا ابتغاءھا ثم وقعت لہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر (مسند احمد، ۵: ۳۱۸)	جس نے اسکی تلاش کے لئے قیام کیا پھر اسے نصیب ہوگئی تو اس کے آگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آقا دو جہاں صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر اور اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے۔

من حرم خیرھا فقد حرم (النسائی، فضل شہر رمضان) — جو اسکی خیر سے محروم رہا وہ محروم کر دیا گیا۔

۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول خطبۂ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی یہ کلمات ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینہ سے افضل و بہتر ہے۔

فیہ لیلۃ خیر من الف شہر (صحیح ابن خزیمہ) — اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بڑھ کر ہے۔

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر رمضان المبارک سایہ فگن ہو رہا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے

من حرمھا فقد حرم الخیر کلہ ولا یحرم خیرھا الا محروم (اتحاف اھل الاسلام، ۲۱۹) — جو اس سے محروم رہا وہ تمام خیر سے محروم کر دیا گیا اور اس سے سوائے محروم کے کوئی محروم نہیں رہتا۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ ینظر لیلۃ القدر الی المومنین من امۃ محمد فیعفو عنھم و یرحمھم الا اربعۃ۔ — شب قدر میں اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اہل ایمان پر نظر رحمت فرما کر انہیں معاف فرماتا ہے اور

Marfat.com

ان پر رحم کرتا ہے مگر ان چار
آدمیوں پر نظر رحمت نہیں فرماتا۔

شرابی، والدین کا نافرمان، کاہن اور صلہ رحمی قطع کرنے والا

(اتحاف ۲۳۳،۴)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر میں حضرت جبرئیل، جماعت ملائکہ کے ساتھ زمین پر آتے ہیں اور ہر ذکر الٰہی کرنے والے کے لیئے دعا کرتے ہیں خواہ وہ حالتِ قیام میں ہو یا حالت قعود میں ہو (شعب الایمان للبیہقی)

۹۲۔ شب قدر کی علامات بیان فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اس کی علامات بھی بیان فرماتے۔

۱۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شب قدر، رمضان کی تیئیس رات ہے، حضرت زر بن جلیش رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس پر کیا دلیل ہے؟ تو فرمایا۔

بالعلامة التي اخبرتا بها	اس علامت کی بنا پر جس کی اطلاع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انها تطلع یومئذ لاشعاع	نے دی اس دن اس کا سورج
لها کانها طست	بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے
(المسلم، باب فضل لیلۃ القدر)	گویا وہ طشت کی طرح ہوتا ہے

مسند احمد کے الفاظ ہیں۔

وایة ذلك ان الشمس	اس کی علامت یہ ہے کہ اس

Marfat.com

يصبح الغد من تلك الليلة — کی صبح کا سورج بغیر شعاعوں
نور فرق ليس لها شعاع — کے طلوع ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شب قدر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ايكم يذكر حين طلع القمر — تم میں سے کس کو یاد ہے اس
وهو مثل شق جفنة — رات چاند پیالہ کی مانند طلوع ہوا
(المسلم، كتاب الصيام) — تھا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کی علامت یہ ہے۔

صافية بلجة كان — وہ نہایت ہی صاف روشن ہوتی
فيها قمر ساطعا لا برد فيها — ہے اس میں چاند چمکدار، نہ اس
ولا حر ولا يحل لكوكب — میں ٹھنڈک اور نہ گرمی اور اس
ان يرمى به فيها حتى — میں صبح تک ستارے نہیں مارے
تصبح — جاتے۔
(الفتح الربانی، ۱۰۷ : ۲۶۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے شب قدر سے آگاہ کیا گیا پھر اسے بھلا دیا گیا۔ یہ آخری عشرہ میں ہے۔

وهي ليلة طلقة بلجة لا — یہ رات صاف شفاف ہوتی ہے
حارة ولا باردة كان فيها — نہ اس میں گرمی اور نہ ٹھنڈک
قمرا يفضح كواكبها لا — ہوتی ہے اس میں چاند ہونے

Marfat.com

یخرج شیطانہا حتی یخرج فجرھا
کے باوجود ستارے واضح ہوتے ہیں اس دن طلوع آفتاب بغیر شیطان کے ہوتا ہے۔
(صحیح ابن خزیمہ، ۳: ۳۳۰۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں فرمایا۔

لیلۃ سمحۃ طلقۃ لاحارۃ ولا باردۃ تصبح شمسہا صبیحتہا ضعیفۃ حمراء
رات نہایت معتدل اور صاف ہوتی ہے نہ گرم اور نہ ٹھنڈی، اس دن کا سورج سرخی مائل طلوع ہوتا ہے۔
(مسند طیالسی، ۳۴۹)

حضرت ابو عقرب اسدی کہتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت وہ اپنے گھر کی چھت پر تھے ہم نے یہ کہتے ہوئے سُنا۔

صدق اللہ ورسولہ
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔

جب نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن آپ کہہ رہے تھے اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اس کی کیا حکمت تھی؟ فرمانے لگے، شب قدر "سبع اواخر" کے نصف میں آتی ہے۔

وذلک ان الشمس تطلع یومئذ بیضاء لاشعاع لہا فنظرتہا فوجدتہا کما حدثت فکبرت
اس دن سورج سفید طلوع ہوتا ہے اس کی شعاعیں نہیں ہوتی میں نے اسے آج دیکھا تو اسے اس طرح پایا تو میں نے اللہ کی بڑھائی بیان کی۔
(مصنف ابن ابی شیبہ، ۲: ۳۷۷)

Marfat.com

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کی رات کے بارے میں فرمایا۔

لیلۃ بلجۃ لاحارۃ ولا باردۃ ولا سحاب فیہا ولا مطر ولا ریح ولا یرمی فیہا بنجم۔	وہ رات روشن ہوتی ہے نہ گرم نہ ٹھنڈی نہ اس میں بادل ہوتے ہیں نہ ہوا اور نہ اس میں ستارے ٹوٹتے ہیں۔

اور اس کے دن کے بارے میں فرمایا۔

تطلع الشمس لا شعاع لہا	سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے

(المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲: ۵۹)

۹۳۔ شب قدر پانے کا طریقہ بیان فرماتے

امت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت ورافت کا یہ عالم کہ آپ نے شب قدر پانے کا طریقہ بھی بیان فرما دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من صلی العشاء الاخیرۃ فی جماعۃ فی رمضان فقد ادرک لیلۃ القدر	جس نے تمام رمضان میں نماز عشا باجماعت ادا کی اس نے شب قدر پالی۔

(صحیح ابن خزیمہ، ۳: ۳۳۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من صلی المغرب والعشاء	جس نے شب قدر میں عشاء اور

Marfat.com

فی جماعة فقد اخذ من	فجر جماعت کے ساتھ ادا کی اس
لیلة القدر بنصیب وافر	نے شب قدر سے خوب حصہ
(الکامل، ۴: ۸۲)	پالیا۔

امام ابو الشیخ اصبہانی نے سند ضعیف سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من صلی العشاء الآخرة	جس نے تمام رمضان میں عشا
جماعة فی رمضان فقد	باجماعت ادا کی اس نے شب قدر
ادرك لیلة القدر	کو پالیا۔
(غایة الاحسان، ۵۸)	

امام ابن ابی الدنیا نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے رمضان المبارک پایا، دن کو روزہ رکھا رات کو قیام کیا، اپنی نگاہ شرمگاہ، زبان اور ہاتھ کی حفاظت کی، باجماعت نماز ادا کی، جمعہ میں جلدی حاضر رہا۔

استکمل الاجر وادرك	اس نے اجر کامل طور پر پالیا،
لیلة القدر وفاز بجائزة	شب قدر اور رب اکرم سے
الرب	انعام حاصل کرنے میں کامیاب
(غایة الاحسان، ۵۸)	ہو گیا۔

۹۴ تلاش شب قدر کی تلقین فرماتے

اپنے صحابہ کو لیلۃ القدر کی جستجو و تلاش اور اس کے حصول کی تلقین فرمایا کرتے۔

۱۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا۔

تحروا لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان — رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر پانے کی کوشش کرو۔

(البخاری، ۲۰۱۷)

۲- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

التمسوھا فی العشر الاواخر من رمضان — شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

(البخاری، ۲۰۲۱)

۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر — جو شب قدر تلاش کرنا چاہے وہ اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

(البخاری، ۲۰۱۵)

۹۵- لیلۃ القدر کا معمول

آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر میں تمام رات قیام فرماتے خوب عبادت و دعا کا اہتمام فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ — جس نے حالت ایمان اور رضا الہی کے لیے شب قدر میں عبادت کی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

(بخاری و مسلم)

Marfat.com

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش کی خاطر دس راتیں (آخری عشرہ) قیام فرماتے، پیچھے گزر چکا ہے کہ اپنی مبارک کمر کس کر باندھ لیتے اور شب روز عبادت الٰہی میں محنت و جدوجہد فرماتے حتیٰ کہ وصال کا روزہ رکھ لیتے تاکہ جو وقت کھانے پینے کے لیے استعمال ہوتا ہے وہ عبادت الٰہی میں گزرے۔

۹۶۔ دعا کی تعلیم دیتے

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے رحمۃ للعالمین اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کان یوقظ اھلہ فی العشر الاخیر من رمضان	رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے گھر والوں کو بیدار فرماتے۔

(فتح الباری، ۴: ۲۱۸)

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ

ادائیت ان وافقت لیلۃ القدر ما اقول فیھا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں کیا فرماتے ہیں اگر میں لیلۃ القدر پالوں تو اس میں کیا پڑھوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ ان کلمات سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرو اور مانگو

Marfat.com

اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (الترمذی، کتاب الدعوات)

اے اللہ تو معاف فرمانے والا ہے معافی دینے کو پسند فرماتا ہے پس مجھے معاف فرمادے

دعا کی تشریح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سکھائی ہوئی دعا کی مختصر تشریح بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

عفوٌ، اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی ہے۔ اس کا معنی ہے بندوں کے گناہوں سے درگزر فرمانے والا اور ان سے ان کے گناہوں کے اثرات ختم فرما دینے والا،

تحب العفو۔ معافی دینے کو پسند فرماتا ہے۔ یعنی اپنے بندوں کو معافی دینا پسند فرماتا ہے اور یہ بھی پسند فرماتا ہے کہ بندے ایک دوسرے کو معاف فرما دیں، جو بندہ چاہتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ معافی دے وہ اس کے بندوں کو معافی دینا سیکھے یعنی دوسروں کو معاف کر کے یہ عرض کرے اے اللہ میں نے بندہ ہو کر دوسروں کو معاف کر دیا ہے تو خالق و مالک ہے مجھے معاف فرما، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے۔

لا یرحم لا یرحم — جو کسی پر رحم و شفقت نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

تم مہربانی کرو اہل زمین پر
خدا مہربان ہو گا فرش بریں پر

اور اگر بندہ ناتوان و محتاج ہو کر کسی کو معاف نہیں کرتا تو وہ کس منہ سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے لگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو عذاب کی

Marfat.com

بلنسبت معافی دنیا محبوب ہے، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے۔

اعوذ برضاک من سخطک وعفوک من عقوبتک (المسلم، باب یقال فی الرکوع)

میں تیری ناراضگی سے تیری رضا میں پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیرے عفوو درگزر میں پناہ چاہتا ہوں۔

اس دعا کی جامعیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بتائی ہوئی دعا اسقدر جامع ہے کہ دنیا و آخرت کی کوئی شئی اس سے باہر و خارج نہیں واقعۃً جس شخص کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے معافی کا انعام و مژدہ مل جائے اس کے دونوں جہاں سنور گئے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے عافیت کی دعا کرتے

اللھم انی اسألک العافیۃ (المسلم، کتاب الذکر)

اے اللہ میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔

لاتتمنوا لقاء العدو واسألوا اللہ العافیۃ (البخاری، کتاب الجہاد)

دشمن سے مٹھ بھیڑ کی تمنا مت کرو، اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے رہا کرو۔

ایک صحابی کو یہ دعا مانگنے کی تعلیم دی۔

اللھم عافنی فی بدنی

اے اللہ مجھے میری بدن میں عافیت

Marfat.com

اللہم عافنی فی جسدی	عطا فرما میرے جسم میں، اور میری
اللہم عافنی فی بصری	آنکھوں میں عافیت عطا فرما۔

(المسلم، کتاب الذکر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر نبوی پر تشریف فرما ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک تذکرہ کیا اور رو دیئے حتیٰ کہ تین دفعہ ایسے کیا پھر فرمایا۔

ان الناس لم یعطوا فی ھذہ	لوگوں کو اس دنیا میں معافی
الدنیا شیئا افضل من العفو	اور عافیت سے بڑھ کر کوئی
والعافیۃ فسلوھما اللہ	شئی نہیں دی گئی لہذا تم اللہ
عزوجل۔	عزوجل سے انہی کو مانگا کرو۔

(مسند حمیدی، ۱-۵)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے آپ فرمایا کرتے۔

لان اعافی فاشکر احب	مجھے عافیت ملے اور اس پر
الی من ان ابتلی فاصبر	میں شکر ادا کروں میرے لئے
(فتح الباری، ۶: ۱۵۶)	یہ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی
	مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں
	اور صبر کروں۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے

لیس بعارف من لم یکن	وہ صاحب معرفت ہو ہی نہیں
غایۃ املہ من اللہ سبحانہ	سکتا جس کی اپنے رب سبحانہ
وتعالےٰ العفو	وتعالےٰ سے آخری اور انتہائی

Marfat.com

امید معافی کی نہ ہو۔ (لطائف المعارف، ۳۷۱)

حضرت مطرف رحمہ اللہ تعالیٰ یہ دعا کیا کرتے۔

اللھم ارض عنا فان لم — اے اللہ ہم سے راضی ہو جا
ترض عنا فاعف عنا — اگر راضی نہیں ہوتا تو ہمیں معاف
(اتحاف اھل الاسلام، ۲۳۳) — فرما دے۔

حضرت صلہ بن اشیم ساری رات عبادت الٰہی میں بسر کرتے اور سحری کے وقت یہ دعا کرتے۔

اللھم انی اسألك ان — اے اللہ میں آپ سے دوزخ
تجیرنی من النار ومثلی — سے نجات کی دعا کرتا ہوں اور
یجترئ ان یسألك الجنة — مجھ جیسا آپ سے جنت کا سوال
(لطائف المعارف، ۳۸۴) — کرنے کی کیسے جرأت کر سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کا یہی وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ — وہ رات کو بہت کم سوتے ہیں
وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ — (عبادت میں مشغول رہتے ہیں)
اور بوقت سحری اپنے رب سے
معافی مانگتے ہیں۔

گویا ان کا سبق یہ ہے کہ جس کے گناہ کثیر و عظیم ہیں وہ رضا کے بجائے معافی کا خواستگار بنے

ان کنت لا اصلح للقرب — فشا نکم عفو عن الذنب

(اگرچہ مجھ میں محبوب کے قرب کی صلاحیت نہیں مگر معافی دینا تو اس کی شان کریمی ہے)

Marfat.com

شیخ ابن رجب لکھتے ہیں کہ بعض صلحا اپنے رب اکرم کے حضور یوں دعا کرتے

اللھم ان ذنوبی قد	اے اللہ میرے جرائم بلا شبہ اتنے
عظمت فجلت عن الصفة	بڑے ہیں کہ بیان سے باہر ہیں
وانھا صغیرة فی جنب	مگر تیرے عفو و درگزر کے مقابلہ
عفوک فاعف عنی	میں ان کوئی حقیقت نہیں لہذا
	مجھے معاف فرما دے۔

ایک بزرگ کی دعا کے یہ کلمات ہوا کرتے تھے۔

جرمی عظیم وعفوک کبیر	میرے جرائم عظیم مگر تیرا عفو کبیر
فاجمع بین جرمی وعفوک	ہے اے کریم میرے جرم اور
یا کریم	اپنے عفو دونوں کو اکٹھا
(لطائف المعارف، ۳۷۰)	فرما کر فیصلہ فرما دے۔

قاضی عطیہ محمد سالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وھذا الدعاء فی ایجازہ	یہ دعا مختصر ہونے کے باوجود
جامع کل الخیر باعجازہ	تمام بھلائیوں کو معجزۃً شامل
لان من رزق عوض فی	ہے کیونکہ جسے بدن و نفس
یدنہ ونفسہ ومن الحساب	میں حساب اور عقاب سے
والعقاب فیفوز بسعادة	عافیت نصیب ہوگی وہ سعادت
الدارین	دارین سمیٹنے میں کامیاب ہوگیا۔

(مع الرسول فی رمضان، ۹۶)

Marfat.com

دیگر معمولات پر اسے ترجیح دی جائے

چونکہ یہ دعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ وظیفہ ہے شب قدر میں اس کو دیگر معمولات پر ترجیح دینی چاہیئے لہٰذا بارگاہ الٰہی کی طرف امیدوار بن کر دل کو متوجہ کر کے نہایت ہی اخلاص اور آہ وزاری سے کثرت کے ساتھ یہ دعا کی جائے، بعض اہل معرفت کا تو یہ قول ہے کہ دعا اس رات نفلی عبادت سے بھی افضل ہے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

الدعاء فی تلک اللیلۃ	میرے نزدیک اس رات میں دعا
احب الی من الصلوٰۃ	کرنا نفلی نماز سے افضل ہے

(لطائف المعارف، ۳۶۷)

اگرچہ جمہور علما کی رائے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات دعا کے ساتھ قیام کا بھی حکم دیا ہے ہاں وہ عمل افضل ہوگا جس میں کثرت کے ساتھ دعا ہو مثلاً کثرت دعا اس نماز سے افضل ہو گی جو دعا سے خالی ہو گی۔

شیخ ابن رجب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فیجمع بین الصلاۃ والقرأۃ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز،
والدعاء والتفکر وھذا	تلاوت قرآن، دعا اور تفکر
افضل الاعمال واکملھا	سب کو بجالاتے اور آخری
فی لیالی العشر وغیرھا	عشرہ رمضان۔ اور دیگر اوقات
(لطائف، ۳۶۸)	میں یہی اعمال افضل واکمل ہیں

Marfat.com

معافی کی تعلیم میں حکمت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقدس و مبارک موقعہ پر بندوں کو اپنے رب اکرم سے معافی مانگنے کی تعلیم دی، شارحین حدیث نے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ بندوں نے رمضان المبارک میں، اس کے آخری عشرہ اور لیلۃ القدر میں خوب عبادت میں محنت و جدوجہد کی ہوتی ہے کہیں ان کی نگاہ اپنے اعمال پر نہ چلی جائے انھیں بجائے اپنے اعمال پر نظر رکھنے کے اپنے رب کی رحمت و فضل پر نظر رکھ کر معافی کا خواستگار ہونا چاہیے کیونکہ کون ہے جو اپنے رب کی بارگاہ کے شایانِ شان عمل بجالا سکے اور اس کی کسی ایک نعمت کا شکریہ ادا کر سکے، انسان تو اس کی نعمتوں کو شمار ہی نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ان کا کما حقہ شکریہ بجالائے

شیخ ابن رجب اس کی حکمت پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

انما امر بسوال العفو	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر
فی لیلۃ القدر، بعد الاجتھاد	اور آخری عشرہ میں عبادت
فی الاعمال فیھا وفی	و ریاضت میں محنت و جدوجہد
لیالی العشر لان العارفین	کے بعد عفو و درگزر کا سوال کرنے
یجتھدون فی الاعمال	کا حکم و تعلیم اس لیے دی کہ اہل
ثم لا یرون لانفسھم	معرفت اعمال میں محنت کے
عملاً صالحاً ولا حالاً	باوجود اپنے کسی عمل، حال اور
ولا مقالاً فیرجعون	مقال پر نظر نہیں رکھتے بلکہ کوتاہی
الی سوال العفو کحال	کرنے والے گناہ گار کی طرح
المذنب المقصر	وہ اپنے رب سے معافی مانگتے

Marfat.com

(لطائف المعارف، ۳۷۱)

ہیں۔

حافظ ابن حجر مکی رقمطراز ہیں۔

انما امر صلی اللہ علیہ وسلم
بسوال العفو فی لیلۃ القدر
بعد الاجتہاد فی الاعمال
فیہا وفی لیال العشر
ایثاداً للمقام الاعظم الاکمل
والعمل الاسنی الارفع وھو
بذل الوسع فی العمل مع
عدم رؤیتہ والاعتداد
بہ والتعویل علیہ لشہودہ
لتقصیرہ وعدم وفائہ
لما یجب لتلک الاعمال
وینبغی لہا من الکمالات
والاعتبارات فمن تامل
ذلک علم انہ لیس لنفسہ
عمل ولا قال ولا حال
فیرجع الی سوال العفو
کحال المذنب المقصر
(اتحاف اہل الاسلام، ۲۳۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
شب قدر اور رمضان کی آخری
راتوں میں ریاضت ومجاہدہ
کے بعد معافی مانگنے کی تعلیم
کے ذریعے بڑے کامل مقام اور
ارفع وبلند عمل کی طرف متوجہ کیا
ہے اور وہ یہ ہے کہ اعمال میں
پوری محنت کرنے کے باوجود
ان پر نظر، اعتماد، بھروسہ اور
گھمنڈ نہ کیا جائے کیونکہ ان کا کیا
مقام ہے اور جو شکر لازم ہے
اسکی ادائیگی ان کے ساتھ ہو ہی
نہیں سکتی، بلکہ ان سے اعلیٰ اور
کامل عمل ہونا چاہیئے جو ان میں
غور کریگا وہ جان لے گا میرا نہ
کوئی عمل ہے نہ حال وقال لہذا
وہ گناہ گار بندے کی طرح معافی
مانگنے والا بن جائے گا۔

Marfat.com

۹۰۔ مسجد میں قیام کا معمول

شب قدر کی تلاش کے لئے گھر میں بھی قیام کیا جا سکتا ہے مگر افضل و مستحب یہ ہے کہ اس کے لئے قیام مسجد میں کیا جائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہی ملتا ہے،

ابو داؤد اور ترمذی میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا حتیٰ کہ جب سات راتیں باقی رہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا، تیسویں رات کا ایک تہائی حصہ، چوبیس کو قیام فرمایا پچیس کو نصف رات تک قیام فرمایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بقیہ حصہ بھی قیام فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی جب امام کے ساتھ کچھ رات نماز ادا کرتا ہے تو اس کی بقیہ رات بھی عبادت میں شمار ہو جاتی ہے، چھبیس کو آپ نے قیام نہ فرمایا، ستائیس کو قیام فرمایا

بعث الی اھلہ واجتمع الناس	اور اپنے گھر والوں اور لوگوں کو
فقام بنا حتی خشینا ان یفوتنا	جمع کر کے اتنا قیام فرمایا کہ ہمیں
الفلاح	سحری فوت ہونے کا خوف لاحق
(ابو داؤد، ۱۳۷۵)	ہوا۔

پھر کسی رات ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا، نسائی میں یہ اضافہ ہے

انہ قام لیلۃ السابع و	ستائیس رات کو تمام رات قیام
العشرین حتی اصبحوا	فرمایا حتیٰ کہ سحری کا وقت ہوا،
وصلوا الفجر	سحری کی اور نماز فجر ادا کی۔

مسند احمد میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے آپ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے تئیس رات کو ہمارے ساتھ ایک تہائی رات تک قیام فرمایا پھر فرمایا۔

لا احسب ما تطلبون الا وداءکم	میں محسوس کرتا ہوں جس کی تمہیں تلاش ہے وہ بعد میں آنے والی ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس رات کو نصف رات تک قیام کیا اور فرمایا، تمہارا مطلوب بعد میں ہے۔

ثم قمنا معه ليلة سبع و عشرين حتى اصبح وسكت	پھر ہم نے ستائیس کو آپ کے ساتھ صبح تک قیام کیا اس کے بعد آپ نے خاموشی اختیار فرمائی

ڈاکٹر فاروق حمادہ اس حدیث کے تحت رقمطراز ہیں۔

وبهذا الحديث نستدل على ان احياء الليلة يكون في المسجد ويكون باجتماع الناس فيها صغيرهم وكبيرهم ممن يستطيع ذلك	اس حدیث سے ہم یہ استدلال کر سکتے ہیں کہ شب قدر میں قیام مسجد میں ہونا چاہیے اس میں لوگ جمع ہونے چاہیں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔

(ليلة القدر، ۱۰۴)

۹۸۔ غسل کا معمول

جیساکہ پیچھے گزرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ خصوصاً شب قدر میں مغرب کے بعد غسل فرمایا کرتے۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت زر بن جیش رضی اللہ تعالے عنہما دونوں فرمایا کرتے شب قدر

Marfat.com

ستائیس رات ہے۔

فاذا کان تلک اللیلۃ فلیغسل احدکم ویفطر علی لبن ولیؤخر فطرہ الی السحر

جب یہ رات آئے تو غسل کرو اور دودھ سے افطار کرو اور افطار کے کھانے کو سحری تک مؤخر کردو

(مصنف عبدالرزاق، ۴: ۲۵۳)

فقط دودھ پر افطار اس لئے تاکہ بیدار رہنا آسان ہو۔

حضرت ابراہیم نخعی تابعی کے بارے میں ہے

یغتسل کل لیلۃ فی العشر الاواخر فی رمضان

وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہر رات غسل کیا کرتے۔

(مصنف، ۴: ۲۵۴)

امام محمد بن جریر الطبری اسلاف کا معمول بیان کرتے ہیں۔

کانوا یستحبون ان یغتسلوا کل لیلۃ من لیال العشر الاواخر فی رمضان

وہ آخری عشرہ رمضان میں ہر رات غسل کیا کرتے تھے

(مصنف، ۴: ۲۵۴)

خوشبو اور بہتر لباس

صحابہ اور تابعین کا یہ بھی معمول ملتا ہے کہ شب قدر کے موقع پر خوشبو لگاتے اور اچھا لباس پہنتے حضرت ثابت بنانی تابعی بیان کرتے ہیں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

حلة اشتراها بالف درہم — ہزار درہم کا حلہ خرید رکھا
وکان یلبسها فی اللیلة — تھا اسے اس رات زیب
التی ترجی فیہا لیلة — تن فرماتے جس میں شب قدر
القدر — کی امید ہوتی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب چوبیس رات آتی (ان کے نزدیک یہی شب قدر رہے) غسل کرتے خوشبو لگاتے

ولبس حلة وازارا و رداء — خوبصورت حلہ، تہبند اور
فاذا اصبح طواهما فلم — چادر پہنتے اور صبح کے وقت
یلبسهما الی مثلهما — ان کو طے لگا کر رکھ دیتے پھر
من قابل — اس طرح کے کپڑے آئندہ
سال نہ پہنتے۔

حضرت ایوب السختیانی تابعی کے بارے میں ہے وہ تئیسویں رات کو شب قدر جانتے اس میں غسل فرماتے، خوشبو لگاتے۔

ویلبس ثوبین جدیدین — اور دونوں کپڑے نئے
ویستجمر — پہنتے۔

(مصنف عبدالرزاق، ۴: ۲۵۰)

شیخ حافظ ابن رجب ان معمولات کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

فتبین بهذا انه یستحب — اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جن
فی اللیالی التی ترجی — راتوں میں شب قدر کی امید ہو
فیها لیلة القدر التنظف — ان میں نظافت، زینت خوشبو

Marfat.com

والتزين والتطیب بالغسل والطيب واللباس الحسن كما يشرع في الجمع والاعياد وكذلك يشرع اخذ الزينة بالثياب في سائر الصلوات كما قال تعالے خذوا زینتکم عند کل مسجد

غسل اور خوبصورت لباس مستحب ہے جیسا کہ جمعہ اور عیدین میں اسی طرح بقیہ نمازوں میں لباس اچھا ہونا چاہیے اللہ تعالے کا فرمان ہے ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔

(لطائف المعارف، ۳۴۷)

۹۹۔ قیام میں تمام گھر والوں کو شریک کرنا

شب قدر کے موقعہ پر تمام گھر والوں حتی کہ باشعور بچوں کو بیدار کرنا مستحب ہے جیسا کہ پیچھے گزرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اور خصوصاً شب قدر میں تمام اہل کو بیدار فرماتے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کان یوقظ اهله في العشر الاواخر من رمضان

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اپنے تمام گھر والوں کو بیدار رکھتے۔

(مصنف عبدالرزاق، ۴:۲۵۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے جب ستائیس رات آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بعث الى اهله واجتمع الناس

اپنے گھر والوں کو بلا بھیجا اور لوگوں کو بھی جمع فرمایا۔

Marfat.com

(ابوداود، ۱۳۷۵)

امام اسود، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

کانت توقظنا لیلۃ ثلاث وعشرین	آپ تئیسویں رات میں ہمیں بیدار رکھا کرتیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۳: ۷۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔

یرش الماء علی اھلہ لیلۃ ثلاث وعشرین،	آپ تئیسویں رات اپنے گھر والوں پر بیدار کرتے کے لئے پانی چھڑکتے

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۳: ۷۷)

لیلۃ القدر تا قیامت باقی ہے

اس پر اجماع ہے کہ لیلۃ القدر تا قیامت باقی ہے ہاں فقط اس کی تعین اٹھالی گئی ہے نسائی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ مجھے شب قدر کے بارے میں آگاہ فرمایئے فرمایا وہ رمضان میں آتی ہے میں نے عرض کیا، کیا وہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوتی ہے۔

فاذا قبضوا رفعت ام ھی الی یوم القیامۃ؟	جب ان کا وصال ہوا تو ساتھ اسے بھی اٹھا لیا گیا ہے یا یہ قیامت تک باقی ہے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا	
بل ھی الی یوم القیامۃ	بلکہ یہ تا قیامت باقی ہے

(النسائی)

Marfat.com

امام عبدالرزاق حضرت عبداللہ بن یحنس سے نقل کرتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کچھ لوگ کہتے ہیں

ان لیلۃ القدر رفعت — شب قدر اٹھالی گئی ہے۔

آپ نے فرمایا۔

کذب من قال ذلک — ایسا کہنے والا کاذب اور جھوٹا ہے۔

(فتح الباری، ۴: ۲۱۲)

حضرت عبداللہ بن شریک سے ہے کہ حجاج نے شب قدر کا تذکرہ اس انداز میں کیا گویا وہ اس کا انکار کر رہا ہے تو صحابی رسول حضرت زربن حبیش رضی اللہ عنہ نے اسے پتھر مارنے کا ارادہ فرمالیا مگر لوگوں نے روک لیا۔ (غایۃ الاحسان، ۴۸)

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالے شرح مسلم میں رقمطراز ہیں

اجمع من یعتد بہ من العلماء المتقدمین والمتاخرین علی ان لیلۃ القدر باقیۃ دائمۃ الی یوم القیامۃ للاحادیث الصریحۃ الی الصحیحۃ فی الامر بطلبھا — تمام قابل اعتماد علماء متقدمین و متاخرین کا اس پر اتفاق ہے کہ شب قدر تا قیامت باقی ہے کیونکہ اس کی تلاش پر احادیث صریح صحیحہ وارد ہیں۔

(المجموع للامام النووی ۶، ۴۵۸)

بعض لوگوں کا رد

کچھ روافض نے شب قدر کا انکار کرتے ہوئے اس روایت سے استدلال کیا جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی

Marfat.com

ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے بارے میں اطلاع دینے کے لیے تشریف لائے اس وقت دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب قدر کے بارے میں اطلاع دینے آیا تھا مگر

فتلاحی فلاں و فلاں	فلاں فلاں آپس میں جھگڑ رہے
فرفعت	تھے تو اسے اٹھا لیا گیا۔

(موطا مالک، ۱ : ۳۲۰)

تو یہ روایت واضح کر رہی ہے کہ شب قدر اٹھالی گئی ہے لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ اسی حدیث کے آخری الفاظ اس کی تردید کر رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وعسی ان یکون خیرالکم	یہ مخفی ہونا تمہارے لیے بہتر ہے
فالتمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ	تم اسے نو، سات اور پانچ،
والخامسۃ	رات میں تلاش کرو۔

(البخاری، فضل لیلۃ القدر)

"تو رُفِعَتْ" کا معنی شب قدر کا اٹھایا جانا نہیں بلکہ اس کی تعیین کا اٹھایا جانا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی شرح بخاری میں اس روایت کے تحت لکھتے ہیں۔

المراد انہ انسی علم تعیینھا	مراد یہ ہے کہ اس سال اس
فی تلک السنۃ	کی تعیین کا علم اٹھا لیا گیا۔

(فتح الباری، ۴ : ۲۰۸)

آگے چل کر لکھتے ہیں۔

Marfat.com

اذا تقرر ان الذی ارتفع علم تعیینها تلك السنة — یہ بات ثابت ہے کہ اس سال اس کی تعیین کا علم اٹھا لیا گیا تھا۔

(فتح الباری، ۴ : ۲۱۷)

۱۰۰۔ شب قدر اور علمِ نبوی

متعدد احادیث واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتیں ہیں کہ اللہ تعالٰے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کی تعیین کا علم عطا فرمایا تھا اور فقط ایک سال اس کی تعیین کا علم اُٹھا لیا تھا۔

۱۔ اگر لوگ دیگر راتوں میں نماز ترک نہ کردیں تو میں آگاہ کردوں

حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ مجھے اس رات کے بارے میں آگاہ فرمایا ہے

تبتغی فیها لیلة القدر — جس میں شب قدر تلاش کی جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لولا ان تترك الناس الصلاة الا تلك اللیلة لاخبرتك — اگر لوگ اس کے علاوہ راتوں میں نماز ترک نہ کریں تو میں تجھے اسکے بارے میں آگاہ کر دیتا۔

امام ھیثمی اس کے بارے میں لکھتے ہیں

Marfat.com

اسنادہ حسن — اس روایت کی سند حسن ہے

(مجمع الزوائد، ۳: ۱۷۸)

امام طبرانی نے بھی اسے المعجم الکبیر میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے (غایۃ الاحسان، ۵۳)

یہ حدیث واضح کر رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کا علم رکھنے کے باوجود لوگوں کو اس حکمت کے تحت آگاہ نہ فرمایا کہیں لوگ دیگر راتوں میں عبادت ترک نہ کر دیں۔

۲- اگر اجازت ہوتی تو میں آگاہ کر دیتا

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے منیٰ میں جمرہ وسطیٰ کے پاس حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے شب قدر کے بارے میں پوچھا تو فرمانے لگے۔

ما کان احد یاسأل عنہا منی — جس قدر شب قدر کے بارے میں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے اسقدر کسی نے نہیں پوچھا۔

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے شب قدر کے بارے میں آگاہ فرمائیے وہ رمضان میں ہوتی ہے یا غیر رمضان میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بل ھی فی رمضان — یہ رمضان میں ہوتی ہے

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ سنا ہے یہ انبیاء کے ساتھ ہوتی ہے جب ان کا وصال ہوتا ہے تو کیا اسے اٹھا لیا جاتا ہے یا یہ قیامت

Marfat.com

تک باقی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بل ھی الی یوم القیامۃ	یہ قیامت تک باقی ہے

میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ رمضان کے کسی حصہ میں ہوتی ہے فرمایا اسے عشرہ اول اور عشرہ آخیر میں تلاش کرو، اس کے بعد کچھ دیر اور باتیں ہوتی رہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ

فی ای العشرین ؟	ان دونوں عشروں میں سے کس میں ہوتی ہے۔

فرمایا اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

لاتسألنی عن شئی بعدھا	اب اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ پوچھو۔

کچھ دیر ٹھہر کر میں نے پھر عرض کیا یارسول اللہ مجھے آگاہ فرما دیجئے آپ مجھ سے اتنے خفا ہوئے کہ اسقدر کبھی خفا نہیں ہوئے اور فرمایا۔

ان اللہ لو شاء لاطلعکم	اگر اللہ تعالٰے پسند فرماتا تو
علیھا التمسوھا فی السبع	تمہیں اس سے آگاہ فرما دیتا
الاواخر	تم سات آخری راتوں میں تلاش کرو۔

(صحیح ابن خزیمہ، ۳ : ۳۲۱)

امام حاکم نے اسے روایت کر کے فرمایا یہ شرائط مسلم پر صحیح روایت ہے، امام ذہبی نے امام حاکم کے اس حکم کو ثابت رکھا۔

(المستدرک، ۱ : ۴۳۷)

امام اوزاعی سے مروی روایت میں یہ کلمات ہیں

ان اللہ لو اذن لی لاخبرتکم اللہ تعالٰی نے اگر مجھے اس کے بتانے کی اجازت

Marfat.com

بهافالتمسوها فی — دی ہوتی تو میں ضرور اسکے بارے میں آگاہ کر
العشر الاواخر فی احدی — دیتا تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو
السبعین و لا تسألنی — اس کے بعد مجھ سے سوال نہ کرو۔
عنها بعد مرتك هذه

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے گفتگو فرمانے لگے تھوڑی دیر کے بعد میں نے عرض کیا

اقسمت علیك یارسول الله — یارسول اللہ آپ کو قسم مجھے بتائیں وہ
لتخبرنی ای السبعین هی؟ — کونسی ساتویں میں ہے۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور فرمایا

لاام لك هی تكون فی — تیری ماں نہ ہو یہ آخری ساتواں
السبع الاواخر — میں ہے۔

(موارد الظمان، ۹۲۶)

محدث بزار کے الفاظ یہ ہیں۔

الم انهك عنها لو اذن لی — کیا میں نے تجھے اس سے منع نہیں کیا تھا
لانبأتك بها — اگر میرے لیے رب کی طرف سے اجازت ہوتی تو میں
(کشف الاستار، ۱۰۳۵) — تجھے اسکے بارے میں ضرور آگاہ کر دیتا۔

یہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ مجھے اس کا علم ہے لیکن آگے بتانے سے منع فرما رکھا ہے

۳۔ صحابی کا اسقدر سوال کرنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں اسقدر سوالات کرنا بھی واضح کر رہا ہے کہ وہ جانتے

Marfat.com

تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے آگاہ ہیں ورنہ اتنی دفعہ عرض نہ کرتے۔

۴۔ صحابی کو آگاہ فرمانا

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ میں کافی دور ایک دیہات میں رہتا ہوں بحمداللہ۔ وہاں نماز ادا کرتا ہوں۔

فمرنی بلیلۃ انزلھا الی ھذا المسجد — مجھے آپ حکم دیں میں کونسی رات مسجد نبوی میں آپ کی خدمت میں آکر بسر کیا کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انزل لیلۃ ثلاث عشرین — رمضان کی تیئسویں رات آیا

یہ صحابی ہمیشہ تیئسویں رمضان کو مسجد نبوی میں آکر شب بیداری کرتے۔ لوگوں نے ان کے صاحبزادے سے پوچھا بتاؤ آپ کے والد گرامی اس رات کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا وہ عصر کے بعد مسجد نبوی میں داخل ہو جایا کرتے۔

فلا یخرج الا لحاجۃ حتی صلی الصبح فاذا صلی الصبح وجد دابتہ علی باب المسجد فجلس علیھا ولحق — اور صبح تک مسجد سے بغیر کسی حاجت کے باہر نہ آتے، فجر کی نماز ادا کر کے اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے دیہات چلے

Marfat.com

بنیادیتہ　　　　　　　　جاتے۔

(ابوداؤد، ۱ : ۱۹۶)

اس کے تحت فوائد بیان کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن حسن المیدانی رقمطراز ہیں۔

تہد ایشعر ضمناً بان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم قد دلہ علی افضل لیالی العشر الاخیر من رمضان وھی لیلۃ القدر	یہ حدیث ضمناً اس بات سے آگاہ کر رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رمضان کے آخری عشرہ کی افضل رات کے بارے میں آگاہ فرمایا اور وہ شب قدر ہی ہے۔

(الصیام ورمضان، ۱۹۲)

حافظ ابن عبدالبر اس حدیث کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

اما حدیث عبداللہ بن انیس الجھنی فھو مشہور	حضرت عبداللہ بن انیس الجہنی رضی اللہ عنہ والی حدیث مشہور کے درجہ پر فائز ہے۔

(التمہید، ۲ : ۲۰۵)

اسی صحابی سے یہ بھی مروی ہے کہ میں چھوٹا نھا بنو سلمہ کے لوگوں کی ایک مجلس میں شریک تھا انہوں نے کہا کون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھے میں نے کہا یہ کام میں کروں گا یہ اکیس رمضان کی بات ہے میں نے اس دن مغرب کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ادا کی اور آپ کے حجرہ انور کی چوکھٹ پر کھڑا ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مجھے اندر داخل ہوتے کا فرمایا پھر آپ نے رات کا کھانا کھایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا میرے نعل لاؤ میں نے پیش کیے

Marfat.com

میں بھی آپ کے ساتھ چلا، راستہ میں فرمایا۔

کان لک حاجۃ	تمہیں کوئی کام تھا؟

میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔

ارسلنی الیک رھط من	مجھے آپ کی خدمت میں بنو
بنی سلمۃ یسألونک عن	سلمہ کے لوگوں نے بھیجا ہے تاکہ
لیلۃ القدر	شب قدر کے بارے میں معلوم کروں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آج کونسی رات ہے میں نے عرض کیا آج رمضان کی بائیسویں رات ہے فرمایا۔

ھی اللیلۃ ثم رجع فقال	فرمایا یہی رات پھر فرمایا آئندہ
والقابلۃ یرید لیلۃ	رات یعنی رمضان کی تیئسویں
ثلث وعشرین	رات ہے۔

(ابوداؤد، ۱: ۱۹۶)

جھنی کی رات

چونکہ اس صحابی کا تعلق جھنی قبیلہ سے تھا لہذا یہ رات اہل مدینہ کے ہاں لیلۃ الجہنی (جھنی کی رات) کے نام سے مشہور ہوئی۔

امام ابن عبدالبر رمضان کی تیئسویں رات کے بارے میں لکھتے ہیں

ھذہ اللیلۃ تعرف بلیلۃ	مدینہ طیبہ میں یہ رات لیلۃ الجہنی
الجہنی بالمدینۃ	کے نام سے معروف ہے۔

(اتحاف اھل الاسلام ۲۲۵)

مسند ابن راہویہ میں ہے کہ قبیلہ بنو بیاضہ میں سے ایک صحابی تھے،

Marfat.com

جنہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں دور دیہات میں رہتا ہوں مجھے شب قدر کے بارے میں فرمایا یئے تاکہ میں بھی آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو جایا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انزل لیلة ثلاث و عشرین — تم تیسویں رمضان کو آجایا کرو

(مسند اسحاق بن راہویہ)

اگر تعیین کا علم نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تئیسویں کا تعین نہ فرماتے۔

شب قدر اور اہل مدینہ کا معمول

روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ اہل مدینہ رمضان کی تیسویں رات کو شب قدر کے طور پر منایا کرتے تھے یعنی اس میں خصوصی عبادت اور دعا کا اہتمام کیا کرتے شیخ ابن رجب امام شافعی کا قول نقل کرتے ہیں کہ غالب گمان یہی ہے کہ شب قدر تیسویں رمضان ہے پھر لکھتے ہیں

وهذا قول اهل المدينة وحكاه سفيان الثوري عن اهل مكة والمدينة — یہ اہل مدینہ کا قول ہے، اسے حضرت سفیان ثوری نے اہل مکہ و مدینہ سے بیان کیا ہے۔

(لطائف المعارف ۳۵۸)

شب قدر کے بارے میں مختلف بزرگوں کے معمولات بیان کرتے ہوئے امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رضی اللہ عنہما کے استاذ حضرت ایوب السختیانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں۔

Marfat.com

وكان ايوب السختيانی يغتسل ليلة ثلاث وعشرين واربع وعشرين ويلبس ثوبين جديدين ويستجمر ويقول ليلة ثلاث وعشرين هی ليلة اهل المدينة والتی تليها ليلتنا يعنی للبصريين

(لطائف المعارف، ۳۴۶)

حضرت ایوب السختیانی تیسویں اور چوبیسویں رات کو غسل کرتے نئے کپڑے پہنتے خوشبو لگاتے اور فرماتے تیسویں اہل مدینہ کی رات ہے اور چوبیسویں اہل بصرہ کی

آگے چل کر لکھتے ہیں۔

كان حميد وايوب و ثابت يحتاطون فيجمعون بين الليلتين اعنی ليلة ثلاث واربع

(لطائف المعارف، ۳۵۹)

حضرت حمید، حضرت ایوب اور حضرت ثابت احتیاطاً تیئسویں اور چوبیسویں دونوں رات میں شب بیداری کیا کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر مکی اہل مدینہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ان قول اهل المدينة وحكاه سفيان الثوری عن اهل مكة ايضاً انها ليلة ثلاث وعشرين وعليه مكحول وكانت عائشة

اہل مدینہ کا قول اور بقول حضرت سفیان ثوری کے اہل مکہ کا بھی یہی قول ہے کہ شب قدر تئیسویں رات ہے امام مکحول کی یہی رائے ہے۔ سیدہ عائشہ اور حضرت عبداللہ

Marfat.com

وابن عباس یوقظان اھلھما فیھا — بن عباس رضی اللہ عنہ اس رات میں اپنے گھر والوں کو بیدار رکھتے۔

(اتحاف اھل الاسلام، ۲۲۵)

۵۔ ایک اور صحابی کو مطلع فرمانا

مذکورہ صحابی کے علاوہ بھی ایک صحابی کو لیلۃ القدر کے بارے میں آگاہ فرمایا، مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بوڑھا آدمی ہوں مجھ پر روزے رکھنا دشوار ہیں۔

فمرنی بلیلۃ لعل اللہ تعالٰی یوفقنی فیھا للیلۃ القدر — مجھے ایسی رات بتا دیں جس میں اللہ تعالٰی مجھے شب قدر عطا فرما دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

علیک بالسابعۃ — تم ساتویں رات عبادت کرو۔

(مسند احمد)

حافظ ابن حجر مکی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا اور فرمایا لفظ سابعہ میں دو احتمال ہیں اس سے سابقہ تیسویں یا آئندہ ستائیسویں بھی مراد ہو سکتی ہے تو ممکن ہے اس سے مراد بھی تیسویں رات ہی ہو (اتحاف، ۲۲۶)

امام ہیثمی نے اس روایت کے بارے میں فرمایا۔

ورجالہ رجال الصحیح — اس روایت کے رجال، صحیح کے رجال ہیں۔

(مجمع الزوائد، ۳: ۱۷۶)

Marfat.com

شیخ ابن رجب کا اس پر تبصرہ یہ ہے

واسنادہ علی شرط البخاری — اس کی سند امام بخاری کی شرائط پر ہے۔

۶۔ حضرت سفیان بن عیینہ کا قول

بخاری میں حضرت سفیان بن عیینہ کا قول منقول ہے۔

ما کان فی القرآن ما ادراک فقد اعلمہ وما قال یدریک فانہ لم یعلمہ (البخاری، باب فضل لیلۃ القدر)

قرآن میں جس چیز کا بیان "ما ادراک" کے ساتھ ہے اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم عطا کیا گیا ہے اور جس کا ذکر "یدریک" کے ساتھ ہے اس کا علم آپ کو نہیں،

شیخ ابو حاتم رازی سے ان کا یہ قول ان الفاظ میں منقول ہے۔

کل شیء فی القران وما ادراک فقد اخبرہ بہ وما یدریک فلم یخبرہ بہ (عمدۃ القاری، ۱۱: ۱۳۰)

جس کا ذکر قرآن میں وما ادراک سے ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا گیا ہے اور جس کا تذکرہ وما یدریک سے ہے اسکی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دی گئی۔

حافظ ابن حجر اس قول کے تحت رقمطراز ہیں۔

ومقصود ابن عیینہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف تعیین لیلۃ القدر (فتح الباری، ۴: ۱۳۰)

امام ابن عیینہ کا مقصود یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کو معین طور پر جانتے تھے۔

Marfat.com

دوسرے حصہ کا رد

مذکورہ ضابطہ کے پہلے حصہ کو تسلیم کیا گیا ہے مگر دوسرے حصہ کو کامل طور پر نہیں بلکہ جزوی طور پر تسلیم کیا گیا ہے محدثین کرام نے اس پر سوال اٹھایا ہے قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ

وما یدریک لعلہ یزکی — اور تمہیں کیا معلوم، شاید! وہ ستھرا ہو

نابینا صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حال

سے واقف تھے حافظ ابن حجر فرماتے ہیں

وقد تعقب ھذا الحصر بقولہ تعالٰی لعلہ یزکی فانہا نزلت فی ابن ام مکتوم وقد علم صلی اللہ علیہ وسلم بحالہ وانہ ممن تزکی ونفعتہ الذکری

(فتح الباری، ۴: ۲۰۶)

اس حد بندی پر اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی وما یدریک لعلہ یزکی، سے اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ آیت مبارکہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انکے بارے میں خوب جانتے تھے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو تزکیہ پانے والے اور نصیحت سے نفع اٹھانے والے ہیں۔

یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہاں "وما یدریک" کا لفظ آیا ہے اس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا نہیں کیا گیا محل نظر ہے کیونکہ مذکورہ آیات میں "وما یدریک" ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم تھا۔

۷۔ محدثین کی تائید

یہ بات تو مسلمہ ہے کہ اس سال شب قدر کی تعیین کا علم اٹھا

Marfat.com

لیا گیا لیکن محدثین نے یہاں یہ سوال اٹھایا ہے کہ کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تعیین کا علم تھا یا نہیں؟

امام بدر الدین عینی اور حافظ ابن حجر عسقلانی دونوں نے ان الفاظ میں سوال ذکر کیا ہے۔

لما تقرر ان الذی ارتفع	جب یہ بات ثابت ہے کہ اس سال شب قدر کی
علم تعیینها فی تلک السنة	تعیین کا علم اٹھا لیا گیا ہے تو کیا اسکے بعد حضور
فهل اعلم النبی صلی اللہ علیہ	صلی اللہ علیہ وسلم اس کا معین طور پر
وسلم بعد ذلک بتعیینها	علم رکھتے ہیں۔

اور دونوں نے جواب میں حضرت سفیان بن عیینہ کے حوالے سے کہا۔

انه اعلم بعد ذلک بتعیینها	اس سال کے بعد آپ صلی اللہ
(عمدة القاری، ۱۱ : ۱۳۸)	علیہ وسلم کو شب قدر کی تعین کا
(فتح الباری، ۴ : ۲۱۷)	علم تھا

اور قریب کے عظیم محدث شیخ عبداللہ الصدیق الغماری اس مسئلہ پر رقمطراز ہیں

قلت والصحیح انه صلی اللہ	صحیح یہی ہے کہ آپ صلی اللہ
علیه وسلم کان یعلمها	علیہ وسلم شب قدر کے بارے
(غایة الاحسان، ۵۳)	میں علم رکھتے تھے۔

الغرض ان سات شواہد سے یہ بات آشکار ہو جاتی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کا معین طور پر علم تھا، اس کا انکار ہرگز مناسب نہیں

Marfat.com

اشکال کا جواب

یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے اس کا جواب بھی دینا ضروری ہے اشکال یہ ہے شیخ محمد بن نصر نے حضرت واہب المغافری سے نقل کیا کہ انہوں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے عرض کیا۔

هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم ليلة القدر؟

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کے بارے میں جانتے تھے؟

انہوں نے فرمایا۔

لا لو علمها لما اقام الناس غيرها (فتح الباری، ۴: ۲۱۷)

نہیں اگر جانتے ہوتے تو لوگوں سے دیگر راتوں میں قیام نہ کرواتے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس کے جواب میں رقمطراز ہیں کہ ان کا یہ قول محض اجتہاد ہے حتمی بات نہیں کیونکہ

لاحتمال ان يكون التعبد وقع بذلك ايضا فيحصل الاجتهاد في جميع العشر (فتح الباری، ۴: ۲۱۷)

یہ بھی تو احتمال ہے کہ اس ذریعہ سے بھی عبادت کی جائے تاکہ پورے عشرہ میں عبادت الہٰی میں محنت وجدوجہد رہے۔

ارشاد نبوی سے تائید

حافظ ابن حجر کی رائے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی شاہد ہے جب حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں آگاہ فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

لولا ان تتزل الناس الصلاۃ	اگر لوگ اس رات کے علاوہ میں
الا نلک اللیلۃ لاخبو نتک	عبادات ترک نہ کردیں تو میں شب
(مجمع الزوائد، ۳ : ۱۷۸)	قدر پر مطلع کر دوں۔

یعنی مخفی رکھنے کا مقصد یہی ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ بارگاہ خداوندی میں حاضری کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔

۱۔ رمضان کی آخری رات کی فضیلت بیان فرماتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رمضان المبارک کی پہلی رات کی فضیلت بیان فرماتے اس طرح اس کی آخری رات کی عظمت و عزت کو بھی اجاگر فرماتے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان کی ہر رات افطار کے وقت لاکھوں افراد کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے جب جمعہ کا دن آتا ہے تو اس کی ہر گھڑی میں اسقدر افراد کو آزاد کیا جاتا ہے۔

فاذا کان اخر لیلۃ من	جب رمضان کی آخری رات
شہر رمضان اعتق	آتی ہے تو اللہ تعالے اس دن
اللہ فی ذلک الیوم بعدد	میں اتنی مقدار لوگوں کو دوزخ
ما اعتق من اول الشہر	سے آزاد فرماتا ہے جسقدر تمام
الی اخرہ	مہینہ میں اس نے آزاد فرمائے

(لطائف المعارف، ۳۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے حوالے سے میری امت پانچ ایسی چیزیں عطا ہوتیں ہیں جو کسی بھی امت کو حاصل نہیں ہوئیں۔

۱۔ صائم کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کو کستوری سے بھی زیادہ پسند ہے۔

۲۔ افطار تک روزہ دار کے لئے ملائکہ بخشش مانگتے ہیں۔

۳۔ ہر دن اس کے لئے یہ کہتے ہوئے جنت سجائی جاتی ہے کہ عنقریب میرے بندے اس میں آئیں گے۔

۴۔ شیاطین کو رمضان میں جکڑ دیا جاتا ہے

۵۔ ویغفر لهم فی آخر لیلة فیه۔ | امت کو اس کی آخری رات میں معاف کر دیا جاتا ہے۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ

اهی لیلة القدر ؟ | کیا یہ لیلة القدر ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا ولکن العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عمله | نہیں مزدور جب اپنا عمل مکمل کر لیتا ہے تو اسے پورا اجر دیدیا جاتا ہے

(مسند احمد، ۲: ۲۵۲)

بعض اوقات آخری رات رمضان المبارک کی انتیس ہوتی ہے اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یعتق اللہ فیها مثل جمیع من اعتق فی کل الشهر (مع الوسول فی رمضان، ۹۹) | اللہ تعالیٰ اس میں اتنی مقدار دوزخی آزاد فرماتا ہے جتنی مقدار تمام مہینہ میں فرماتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول عشرہ کو رحمت، درمیانے کو مغفرت اور آخری کو دوزخ سے آزادی بھی قرار دیا۔

Marfat.com

وداع رمضان اور صحابہ وتابعین کا معمول

اسلاف کے بارے میں منقول ہے وہ رمضان المبارک کے حصول کے لئے چھ ماہ دعا کرتے اور اس کے گزرنے پر چھ ماہ قبولیت کی دعا کرتے رہتے۔

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب رمضان المبارک کی آخری رات آئی تو اعلان کرواتے۔

من ھذا المقبول فنھنیہ	جس کی عبادات ہوگئیں ہم
ومن ھذا المحروم فنعزیہ	انہیں مبارک دیتے ہیں اور جو محروم
	رہا اس سے تعزیت کرتے ہیں،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کلمات کے علاوہ یہ الفاظ بھی منقول ہیں۔

ایھا المقبول ھیئنا لک،	عبادت قبول ہونے کیلئے مبارک ہو
ایھا المردود جبر اللہ مصیبتک	اے رد ہو جانے والے اللہ تعالیٰ
(لطائف المعارف، ۳۷۷)	
	تیری پریشانی کا ازالہ کرے

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے جس نے اس عزم اور ارادہ سے رمضان کے روزے رکھے

انہ اذا افطر بعد رمضان	کہ وہ رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ
ان لا یعصی اللہ دخل	کی نافرمانی نہیں کرے گا تو وہ
الجنۃ بغیر مسألۃ ولا حساب	بغیر حساب کتاب جنت میں
	داخل ہوگا۔

Marfat.com

لیکن جس نے اس عزم سے روزے رکھے۔

اذا افطر بعد رمضان عصی ربہ فصیامہ علیہ مردود

رمضان کے بعد اپنے رب کی نافرمانی کروں گا اس کے روزے اس کے منہ پر مار دیئے جاتے ہیں۔

(لطائف المعارف، ۳۸۵)

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اختتام رمضان پر تمام شہروں میں ایک مراسلہ روانہ فرماتے جس میں لوگوں کو استغفار اور صدقۃ الفطر کی تاکید کی جاتی کیونکہ صدقۃ الفطر روزہ دار سے سرزد ہونے والی کوتاہیوں کا ازالہ کرتا ہے اور استغفار، روزہ میں واقع ہونے والی کمیوں کے ازالہ کا سبب ہے۔ اور ساتھ یہ تلقین کرتے، لوگو تم بھی اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح اپنے رب کے حضور ان کلمات سے معافی مانگو۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

اے ہمارے رب ہم نے اپنی ذاتوں پر ظلم کیا اور اب اگر آپ معاف و رحم نہیں فرمائیں گے تو ہم گھاٹے والے ہیں۔

(الاعراف، ۲۳)

اور جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی تم بھی اس طرح مانگو

وَاِلَّا تَغۡفِرۡلِیۡ وَتَرۡحَمۡنِیۡ اَکُنۡ مِّنَ الۡخَاسِرِیۡنَ

اگر مجھے معاف نہ فرماتے اور مجھ پر رحم نہ فرماتے تو میں خاسر ہوں

(ہود، ۴۷)

اسی طرح مانگو جیسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مانگا

وَالَّذِیۡ اَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَلِیۡ

میں اس سے امید رکھتا ہوں

Marfat.com

خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ — وہ روزِ قیامت میرے گناہ معاف فرما دے گا۔
(الشعراء، ۸۲)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے کلمات سے دعا کرو

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ — اے میرے رب میں نے اپنی ذات پر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما دے
(القصص، ۱۶)

اور حضرت یونس علیہ السلام کی — طرح دعا کرو۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ — تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تیری ذات پاک ہے میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔
(الانبیاء، ۸۷)

واقعتاً استغفار، روزہ میں واقع ہونے والے داغوں اور سوراخوں کو جوڑنے کا کام دیتی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے غیبت روزے کو پھاڑ دیتی ہے اور استغفار اسے جوڑ دیتی ہے

فمن استطاع منکم ان یجیئ بصوم مرقع فلیستغفر۔ — تم میں سے جو چاہتا ہے وہ پیوند شدہ روزہ کے ساتھ آئے وہ استغفار کثرت سے کرے۔

کیسے تھے وہ لوگ

رمضان المبارک ہی نہیں اسلاف ہر عمل کی قبولیت کے لئے نہایت ہی خوفزدہ و پریشان ہوتے یہی وجہ ہے رمضان المبارک کی قبولیت

Marfat.com

کے لئے چھ چھ ماہ دعا کرتے رہتے، اللہ تعالے نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کی ایک صفت یہ بھی بیان کی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ (المومنون، ۵۸)	وہ لوگ جو راہِ خدا میں دیتے ہیں تو جو کچھ دیتے ہیں اسی طرح دیتے ہیں کہ ان کے دل ڈرتے ہیں کہ انہیں خدا کی طرف پلٹنا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے آپ لوگوں سے فرمایا کرتے

کونوا بقبول العمل اشد اھتماما منکم بالعمل الم تسمعوا اللہ عزوجل یقول انما یتقبل اللہ من المتقین،	عمل میں اہتمام کرنے سے اس کی قبولیت کے لیے زیادہ اہتمام کرو کیا تم نے اللہ تعالے کا فرمان نہیں سنا اللہ صاحبِ تقویٰ سے قبول فرماتا ہے۔

صحابی رسول حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں فرمایا کرتے۔

لان اکون اعلم ان اللہ قد تقبل منی مثقال حبة من خردل احب الی من الدنیا وما فیھا لان اللہ یقول ان یتقبل اللہ من المتقین (لطائف المعارف، ۳۷۵)	اگر مجھے علم ہو جائے اللہ تعالے نے میرے عمل کو دانے کی مقدار قبول فرمالیا ہے تو یہ مجھے دنیا وما فیہا سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اللہ تعالے صاحب تقوی سے قبول فرماتا ہے۔

Marfat.com

حضرت مالک بن دینار تابعی کا ارشادِ گرامی ہے۔

الخوف علی العمل ان لا یتقبل	عمل کے نہ قبول ہونے کا خوف
اشد من العمل	عمل سے بڑھ کر ہونا چاہیئے۔

شیخ عبدالعزیز بن ابی رواد بیان کرتے ہیں ہم نے اسلاف کو عمل صالح کے بارے میں یوں پایا کہ اس میں خوب محنت اور اہتمام سے کام لیتے۔

فاذا فعلوہ وقع علیھم	اور کرنے کے بعد انہیں یہ غم
الھم ایقبل منھم ام لا؟	لاحق ہو جاتا کیا یہ قبول بھی ہو گا یا نہیں؟

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ عید کے دن خطبہ میں فرماتے لوگو تم نے تیس دن اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے روزے رکھے، تیس راتیں تراویح ادا کیں،

وخرجتم الیوم تطلبون من	آج تم اللہ تعالےٰ سے یہ دعا
اللہ ان یتقبل منکم	کرتے نکلے ہو کہ وہ تمہارے اعمال کو قبول فرمالے۔

حضرت وہیب بن الورد رحمہ اللہ تعالےٰ نے عید کے روز کچھ لوگوں کو خوب ہنستے ہوئے دیکھا تو فرمایا اگر ان کی عبادات کو قبول کر لیا گیا ہے۔

فما ھذا فعل الشاکرین	تو یہ شکر گزاروں کا عمل وطریقہ نہیں
	اور ان کی عبادات کو قبول نہیں کیا گیا۔
فما ھذا فعل الخائفین	تو یہ عمل خوف رکھنے والوں کا نہیں

Marfat.com

امام حسن بصری فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کو اپنی مخلوق کیلئے زینہ بنایا ہے تاکہ لوگ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرکے سبقت لے جائیں تو جنہوں نے سبقت حاصل کرلی وہ کامیاب ہوگئے اور جو پیچھے رہ گئے وہ خائب و خاسر ہوگئے۔

فالعجب من اللاعب الضاحک فی الیوم الذی یفوز فیہ المحسنون ویخسر فیہ المبطلون

تعجب ہے اس شخص پر جس نے لہو و لعب میں زندگی بسر کردی اور ہنس رہا ہے، آج نیکی کرنے والے کامیاب اور جھٹلانے والے خائب و خاسر ہیں۔

شیخ ابن رجب لکھتے ہیں کہ اسلاف میں سے ایک بزرگ عید کے دن نہایت غمگین تھے ان سے کہا گیا آج تو خوشی و سرور کا دن ہے، لیکن تم اس حال میں ہو فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو۔

ولکنی عبد امرنی مولای ان اعمل لہ عملاً فلا ادری ایقبلہ منی ام لا (لطائف المعارف، ۳۷۶)

میں تو ایک بندہ ہوں جسے اس کے مولیٰ و آقا نے عمل کا حکم دیا اب میں نہیں جانتا یہ قبول بھی ہے یا نہیں؟

آپ کی ظاہری حیات میں زیادہ مرتبہ رمضان انتیس کا ہوا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا میں جو نو رمضان پائے ان میں سے زیادہ مرتبہ رمضان انتیس دنوں کا ہوا، کم ہی رمضان تیس کے ہوتے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔

Marfat.com

لما صمنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعًا وعشرین اکثر مما صمنا معہ ثلثین

ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیس کی نسبت انتیس روزے اکثر دفعہ رکھے۔

(ابوداؤد ۳۱۸)

۱۰۲۔ عید رات میں شب بیداری کا معمول

جس طرح رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے اس طرح عید رات کو بھی قیام فرماتے اور اپنی امت کو بھی اس کی تلقین فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپ عید رات بھی جائے اعتکاف میں رہتے اور وہاں ہی سے صبح عید گاہ تشریف لے جاتے۔

کان صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الی مصلی العید من معتکفہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جائے اعتکاف سے عید گاہ تشریف لے جایا کرتے،

(مع الرسول فی رمضان، ۱۰۷)

اس معمول کے پیش نظر بعض مالکی علماء کی رائے یہ ہے کہ معتکف کو نماز عید تک جائے اعتکاف میں ہی رہنا چاہیئے حتی کہ وہ جائے اعتکاف سے عید گاہ جائے اور نماز عید ادا کر کے پھر گھر جائے حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ رائے ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

المعتکف لا یتم اعتکافہ حتی یغدو الی المصلی قبل انصرافہ الی بیتہ

معتکف کا اعتکاف تب پورا ہو گا جب وہ گھر جانے سے پہلے عید گاہ جائے گا۔

Marfat.com

(فتح الباری، ۲: ۳۵۸)

امام ابراہیم نخعی تابعی، صحابہ اور تابعین کا معمول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کانوا یستحبون للمعتکف	معتکف کے لیئے یہ مستحب ہے
فقط ان یبیت لیلۃ الفطر	کہ وہ رات مسجد میں ہی بسر
فی مسجد حتی یکون خروجہ	کرے حتی کہ عیدگاہ کی طرف
منہ (فقہ الصوم، ۲: ۹۲۴)	وہاں ہی سے جائے۔

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ایک باب قائم کیا جس کا عنوان "من کان یحب ان یغدو المعتکف کما ھو من مسجدہ الی المصلی" ہے۔

۱۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قام لیلتی العیدین	جس نے عیدین کی راتوں میں رضائے
محتسبا للہ لم یمت قلبہ یوم	الٰہی کی خاطر قیام کیا اس کا دل اس
تموت القلوب	دن نہیں مرے گا جب دل مریں
(ابن ماجہ، باب فیمن قام لیلتی العیدین)	گے۔

۲۔ امام ابوالقاسم اصبہانی نے کتاب الترغیب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من احیا اللیالی الخمس	جس نے یہ پانچ راتیں قیام کیا
وجبت لہ الجنۃ	اس کے لئے جنت ثابت ہو گئی۔

ترویہ کی رات، عرفہ کی رات، عید الفطر کی رات، عید الاضحیٰ کی رات اور شب برات۔

Marfat.com

۳:۔ امام طبرانی نے المعجم الکبیر اور اوسط میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من احیا لیلۃ الفطر	جس نے عید الفطر اور عید الاضحی
ولیلۃ الاضحی لم تمت قلبہ	کی رات عبادت اور قیام کیا اس
یوم تموت القلوب	کا دل مردہ نہیں ہوگا جس دن
	دل مردہ ہو جائیں گے

۴:۔ ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ لیطلع فی العیدین	اللہ تعالیٰ عیدین کے موقعہ پر زمین پر خصوصی
الی الارض فابرزوا من	توجہ فرماتا ہے اپنے گھروں سے (نماز کے لئے)
المنازل تلحقکم الرحمۃ	نکلو تاکہ تمہیں رحمت حاصل ہو۔

۵ ۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے بصرہ کے گورنر کو لکھا۔

علیک باربع لیال من	سال میں چار راتیں ایسی ہیں جن
السنۃ فان اللہ یفرغ ،	میں اللہ تعالےٰ خوب رحمت و
فیھن الرحمۃ افراغاً	کرم برساتا ہے۔

رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات، عید الفطر کی رات اور عید الاضحی کی رات۔

۶:۔ حضرت امام شافعی کا ارشاد گرامی ہے ہمیں اسلاف سے یہ بات پہنچی ہے کہ پانچ راتوں میں دعائیں قبول ہوتیں ہیں۔

جمعہ کی رات، عید الفطر کی رات، عید الاضحی کی رات، پہلی رجب کی

Marfat.com

رات اور نصف شعبان کی رات،

(غایۃ الاحسان، ۶۱)

عید رات میں تکبیر الٰہی

اللہ تعالیٰ ہمیں حکم فرماتا ہے جب رمضان کے روزے مکمل کر لو تو اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر بڑھائی بیان کرو۔

ارشاد فرمایا۔

ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم (البقرہ)	مدت کو مکمل کرو اور اس انعام وہدایت پر اللہ تعالیٰ کی بڑھائی بیان کرو۔

ڈاکٹر سید بن حسین العفانی بزرگوں کا معمول بیان کرتے ہیں۔

وکان ابن المسیب وعروۃ وابو سلمہ وابوبکر یکبرون لیلۃ الفطر فی المسجد یجھرون بالتکبیر	حضرت ابن مسیب، حضرت عروہ حضرت ابو سلمہ اور حضرت ابوبکر عید رات کو مسجد میں بلند آواز سے تکبیر پڑھا کرتے تھے۔

(فقہ الصوم وفضل رمضان، ۲: ۹۱۷)

اہم نوٹ

ہم عید کا چاند دیکھتے ہی شہر اور اس کی مارکیٹوں کا رخ کرتے ہیں۔ عید کی ساری رات خریداری یا دیگر لہو ولعب میں گزار دیتے ہیں اس رات کی فضیلت سے ہم بے خبر ہیں حالانکہ اوپر گزرا عید رات ان مقدس راتوں میں سے ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نوازتا ہے،

Marfat.com

یہ مغفرت و بخشش کی رات ہے، اس میں غفلت کے بجائے اپنے رب کے حضور میں حاضری دینی چاہیئے اور اپنے رب کی بڑھائی بیان کرتے رہنا چاہیئے۔

انعام خداوندی کا دن

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن کو انعام الٰہی کا دن قرار دیا ہے، امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور شیخ حسن بن سفیان نے اپنی سند میں حضرت سعید بن اوس انصاری سے نقل کیا کہ میرے والدِ گرامی نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو ملائکہ مختلف راستوں پر کھڑے ہو کر آواز دیتے ہیں، اے مسلمانوں اپنے رب کریم کے در پر آؤ وہ تم پر بھلائی اور اجر جزیل کے ساتھ احسان فرمائے گا۔

لقد امرتم بقیام اللیل فصمتم	تمہیں قیام لیل کا حکم دیا گیا تم نے
وامرتم بصیام النھار فصمتم	قیام کیا، تمہیں دن کو روزہ رکھنے
واطعتم ربکم فاقبضوا جبر	کا حکم ملا تم نے روزے رکھے،
جوائزکم	اپنی پروردگار کی طاعت کی اب
	اپنی انعامی سندیں حاصل کرو۔

جب لوگ عید کی نماز ادا کر لیتے ہیں آواز دینے والا یہ خوشخبری دیتا ہے۔

الاان ربکم قد غفرلکم	سنو تمہارے پروردگار نے تمہیں
فارجعوا الی رحالکم فھو	معاف فرما دیا اب تم اپنے گھروں
یوم الجائزہ	کی طرف جاؤ تو آج کا دن انعام
	کا ہے۔

Marfat.com

یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے مگر بیہقی اور ابوالشیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا شاہد نقل کیا ہے۔ (غایۃ الاحسان، ۶۴)

اور وہ یہ ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید الفطر کے دن فرشتے زمین پر آکر راستوں میں کھڑے ہو کر یہ آواز دیتے ہیں جسے جن وانس کے علاوہ تمام مخلوقِ خدا سنتی ہے

وہ کہتے ہیں اے امتِ محمدیہ:۔

اخرجوا الی رب کریم یعطی الجزیل و یغفر الذنب العظیم

اپنے رب کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ وہ تمہیں اجر جزیل عطا فرمائے اور تمہارے بڑے گناہ معاف فرمادے۔

جب لوگ عیدگاہ میں حاضر و جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالی ملائکہ سے فرماتا ہے، اے میرے ملائکہ

ما جزاء الاجیر اذا عمل عمله؟

مزدور جب عمل کرے تو اس کا کیا اجر ہے؟

وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے معبود اور آقا اس کو پورا اور کامل اجر دیا جانا چاہیئے، اللہ تعالے فرماتے ہیں۔

انی اشهدكم انی تد جعلت ثوابهم من صیامهم وقیامهم رضائی و مغفرتی انصرفوا مغفورا لكم

میں خوشخبری دیتا ہوں میں نے ان کو روزوں کا ثواب اور ان کا قیام میری رضا اور میری مغفرت و بخشش کے لئے ہے جاؤ تمہیں معافی دیدی گئی ہے

Marfat.com

تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو جبریل امین فرشتوں کی جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مشغول و مستغرق لوگوں کے لیئے دعا رحمت کرتے ہیں خواہ وہ حالت قیام میں ہوں یا حالت قعود میں، اور جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو اللہ تعالےٰ ان ذکر کرنے والوں پر ملائکہ میں فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے اے میرے فرشتو ان میرے بندوں اور غلاموں نے میرا فریضہ پورا کیا ہے اور آج دعا کے لئے نکلے ہیں

وعزتی وجلالی وکرمی و علوی و ارتفاع مکانی لاجیبنھم	مجھے اپنی عزت، اپنے جلال اپنے کرم، اپنے علو اور اپنے بلند مقام کی قسم میں تمہاری دعائیں قبول فرماتا ہوں۔

اور فرماتا ہے جاؤ میں نے بخش دیا۔

وبدلت سیاتکم حسنات	میں نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔

تو وہ گناہوں سے پاک صاف ہوکر واپس لوٹتے ہیں۔
(شعب الایمان للبیہقی)

یوم عید اور معمولات نبوی

اللہ تعالےٰ کا ارشادِ گرامی ہے۔

Marfat.com

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (یونس، ۵۸)

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اعلان فرما دو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے حصول پر خوشی کیا کرو یہ اس تمام سے بہتر ہے جو تم جمع کر رہے ہو۔

اس موقع پر خوشی کا اظہار اللہ تعالےٰ کو پسند ہے یہی وجہ ہے اس دن روزہ رکھنا اللہ تعالےٰ کو ناپسند ہے اور اللہ تعالےٰ کی معافی سے اعراض کی وجہ سے حرام ہے۔

۱۰۳۔ اچھے کپڑے پہننا

امام شافعی اور امام بغوی نے امام جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس برد حبرۃ فی کل عید (الصیام ورمضان، ۳۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عید کے موقعہ پر دھاری دار یمنی کپڑے کا لباس زیب تن فرمایا کرتے۔

شیخ ابن قیم لکھتے ہیں۔

وکان یلبس للخروج الیھما اجمل ثیابہ وکان لہ حلۃ یلبسھا للعیدین والجمعۃ ومرۃ کان یلبس بردین

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لیئے اچھا لباس پہنتے آپ کے پاس عیدین اور جمعہ کے لیے حلہ تھا کبھی دو سبز چادریں اور کبھی ایسی چادر بھی

Marfat.com

اخضرین ومرة برد احمر لیس هو احمر بحتا کما یظنه بعض الناس فانه لو کان کذلک لم یکن بردا وانما فیه خطوط حمر کا لبرود الیمنیة فمی احمر باعتبار ما فیه من ذلک	اوڑھی جس میں دھاری دار سرخ خطوط تھے بعض لوگوں نے اسے سراسر سرخ سمجھا ہے۔ جو درست نہیں۔

(زاد المعاد، ھدیہ فی صلاۃ العیدین)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے۔

یلبس احسن ثیابہ فی العیدین	عیدین میں اچھے کپڑے پہنا کرتے تھے۔

(فتح الباری، ۲: ۴۳۹)

امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا ہم عید کے روز جہاں تک ہو سکے عمدہ کپڑے پہنیں۔

وان نتطیب باجود ما نجد	اور عمدہ خوشبو لگائیں

(المستدرک للحاکم)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اہل علم صحابہ اور تابعین کے بارے میں سنا ہے۔

یستحبون الطیب والزینة فی کل عید	وہ نماز عید کے لیے خوشبو اور زینت کو محبوب جانتے

Marfat.com

۱۰۴- غسل فرماتے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یغتسل یوم الفطر و یوم الاضحیٰ	عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پر
(ابن ماجہ، باب الاغتسال فی العیدین)	غسل فرماتے۔

حضرت نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں

کان یغتسل یوم الفطر قبل	عید گاہ میں جانے سے پہلے
ان یغدو الی المصلی	غسل کیا کرتے۔

(مصنف عبدالرزاق)

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں عید الفطر میں تین سنن ہیں۔

المشی الی المصلی والاکل قبل	عید گاہ کی طرف پیدل چلنا،
الخروج والاغتسال	نکلنے سے پہلے کھانا اور غسل کرنا ہے

(ارواء الغلیل، ۲: ۱۰۴)

۱۰۵- نماز عید الفطر سے پہلے کچھ کھانا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک معمول بھی ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ کچھ تناول فرما کر نماز عید الفطر کے لیے تشریف لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پر نماز ادا فرماتے کے بعد تناول فرماتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل	عید الفطر کے لئے تشریف لے
تمرات و یاکلھن وترا	جاتے تو پہلے طاق کھجوریں تناول
(البخاری باب الاکل یوم الفطر)	فرماتے

Marfat.com

شیخ ابن حبان اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

ما خرج یوم فطر حتی یاکل تمرات ثلاثا او خمسا او سبعا او اقل من ذلک او اکثر وترا	عید الفطر کے موقع پر تمہیں، پانچ سات یا کم وبیش کھجور تناول فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(المستدرک)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل ولا یاکل یوم الاضحیٰ حتی یرجع	عید الفطر کے لیئے کچھ نہ کچھ تناول فرماتے اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پر واپس تشریف لا کر تناول فرماتے۔

(الترمذی، ابن ماجہ)

مسند احمد میں یہ اضافہ بھی ہے عید الاضحیٰ سے واپس تشریف لانے کے کے بعد

فیاکل من اضحیتہ	اپنی قربانی کا گوشت تناول فرماتے

۱) شیخ ابن ابی جمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حکمت یہ بیان کی ہے کہ لزوم روزہ کے بعد لزوم افطار کا حکم ہے

استحب تعجیل الفطر مبادرۃ الی امتثال امر اللہ تعالےٰ	لہذا اللہ تعالیٰ کے حکم (افطار) کو جلدی بجالانا مستحب ٹھہرا۔

۲۔ شیخ مہلب نے اس کی حکمت یہ بیان کی ہے۔

ان لا یظن ظان لزوم	تاکہ کوئی یہ گمان نہ کرے نماز عید

Marfat.com

الصوم حتی تصلی العید فکانہ اراد سد ھذہ الذریعۃ (فتح الباری، ۲: ۳۷۴)

تک روزہ رکھتا ہے گویا آپ نے سدِ ذرائع کے طور پر یہ عمل فرمایا۔

(۳) شیخ ابن منیر رقمطراز ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین میں وقت مشروع میں تناول فرمایا

لاخراج صدقتھا الخاصۃ بھما فاخراج صدقۃ الفطر قبل الغداۃ الی المصلی واخراج صدقۃ الاضحیۃ بعد ذبحھا (فتح الباری، ۲: ۳۵۹)

عیدین میں صدقہ کا وقت مخصوص ہے عید الفطر میں پہلے ہے اس لئے آپ نے پہلے تناول فرمایا اور عید الاضحیٰ میں بعد میں ہے اس لئے وہاں بعد میں تناول فرمایا۔

بعض مالکی علماء کی رائے

بعض مالکی علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جائے اعتکاف سے ہی عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے کہیں کوئی یہ محسوس نہ کرے کہ عید تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں ہوتے ہیں اس لئے آپ کچھ نہ کچھ تناول فرماتے حافظ ابن حجر عسقلانی نے یہ رائے ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

قال بعض المالکیۃ لما کان المعتکف لایتم اعتکافہ حتی یغدو الی المصلی قبل انصرافہ الی بیتہ خشی ان یعتمد فی ھذا الجزء

بعض مالکی علما فرماتے ہیں معتکف کا اعتکاف تب مکمل ہوتا ہے جب وہ گھر لوٹنے سے پہلے جائے اعتکاف سے ہی عیدگاہ جاتے تو خوف تھا کہ کوئی پہلے کی طرح آج بھی نماز

Marfat.com

من النہار باعتبار استحباب الصائم مایعتمد من استحباب (فتح الباری، ۲:۳۵۸)

عید تک روزہ ہی محسوس نہ کرے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرما کر فرق فرما دیا۔

۱۰۶۔ کھلے میدان میں نماز ادا کرنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز عید ادا نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ کھلے میدان میں نماز عید ادا فرماتے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی (بخاری و مسلم)

عید الفطر اور عید الاضحی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں تشریف لے جاتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے آپ کے آگے صحابی نیزہ اٹھا کر چلتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں پہنچ جاتے تو آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا، آپ اسے سترہ بنا کر نماز پڑھاتے۔

ذلک ان المصلی کان فضاء لیس فیہ شئ یستتر بہ (ابن ماجہ)

اس لئے کہ عید گاہ کھلے میدان میں تھی اور اس میں سامنے کوئی پردہ یا دیوار نہ تھی

نماز عید کھلے میدان میں ادا کرنا سنت ہے البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً جگہ نہیں یا بارش وغیرہ ہے تو پھر مسجد میں ادا کی جا سکتی ہے حضرت ابوہریرہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اصابہم مطر فی یوم عید فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صلاۃ العید فی المسجد

عید کے روز بارش ہو گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز عید پڑھا دی۔

(ابو داؤد، باب یصلی بالناس فی المسجد)

کھلے میدان میں نماز عید ادا کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی رقمطراز ہیں۔

ان یجتمع اھل البلد او اکثرھم فی مکان واحد یکبرون اللہ ویشکرونہ ویتعارفون فیما بینھم ویتبادلون التھنئۃ بالعید ثم عبادتھم ویوم اجتماعھم وتراحمھم وتعاونھم علی البر والتقوی

تمام اہل شہر یا اکثر ایک ہی جگہ میں جمع ہو کر اپنے اللہ کی بڑھائی بیان کریں، اس کا شکریہ ادا کریں اس میں متعارف ہوں، ایک دوسرے کو عید کی مبارک دیں، ان کی عبادات اور ان کے اجتماع پر، ایک دوسرے سے نیکی اور تقوی پر تعاون کا عہد کریں۔

(ھکذا صام رسول اللہ، ۲۰۶)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کا مقصد یوں بیان کرتے ہیں۔

ان کل امۃ لابد لھا من عرضۃ ویجتمع فیھا اھلھا لتظھر شوکتھم

ہر قوم کے لیے کوئی میدان ہوتا ہے جس میں وہ جمع ہوتے ہیں۔ تاکہ ان کی شرکت وکثرت کا اظہار

Marfat.com

وتعلم کثرتھم ولذلك — ہو یہی وجہ ہے رسالت مآب صلی اللہ

كان النبي صلى الله عليه وسلم — علیہ وسلم آتے جاتے راستہ تبدیل

يخالف في الطريق ذهابًا — فرماتے تاکہ ہر طرف کے لوگ مسلمانوں

وايابًا ليطلع اهل كلتا الطريقين — کی شرکت سے آگاہ ہو جائیں۔

على شوكة المسلمين

(حجة الله البالغة)

شیخ عبدالرحمٰن حسن المبدانی ان احادیث مبارکہ کا تذکرہ کرتے ہیں جن میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھلے میدان میں نماز عید ادا فرماتے اور اس میں خواتین سمیت ہر ایک کو شرکت کا حکم فرماتے اس کے بعد لکھتے ہیں۔

دلت هذه الاحاديث — یہ احادیث واضح کر رہی ہیں کہ اسلام

على ان اعظم مظاهر العيد — میں عید کے موقعہ پر سب سے بڑا

في الاسلام صلاة العيد — خوشی کا مظاہرہ نماز عید ہے جس کے

الجامعة للمسلمين كبارًا و — اجتماع میں تمام چھوٹے بڑے، مرد

صغارًا نساء ورجالًا حتى — اور خواتین حتیٰ کہ صاحبِ حیض عورتیں

البنات الابكار والحيض — بھی شامل ہوتیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ

وقال الرسول صلى الله عليه وسلم — علیہ وسلم نے ایسی خواتین کو فرمایا نماز

بشان الحيض فاما الحيض — سے الگ رہو مگر مسلمانوں کے ساتھ

فيعتزلن الصلاة ويشهدن — دعا میں ضرور شریک ہوں اور جس کے

الخير ودعوة المسلمين — پاس حجاب نہیں وہ دوسری خاتون

ومن لا جلباب لها — سے مانگ لے، یہ ارشاد گرامی کسقدر

تستتر به تستعير جلبابًا من صاحبتها — عید کے اجتماع میں خواتین کی شرکت

Marfat.com

من الرسول علی شهودهن کا تقاضا کرتا ہے۔

العید (الصیام و رمضان ۳۵۱)

۱۰۷۔ تمام خواتین کو شرکت کا حکم

نماز عید کے اجتماع کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی کیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام خواتین کو اس میں شرکت کا خصوصی حکم فرماتے خواہ وہ حالت حیض میں کیوں نہ ہوں، ہاں ایسی خواتین کو حکم ہوتا کہ وہ نماز میں شریک نہ ہوں لیکن دعا و اجتماع میں ضرور شرکت کریں۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ہے

امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرجھن فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور فاما الحیض فیعتزلن الصلاۃ ویشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عیدین میں نکلنے کا حکم دیا حتیٰ کہ تمام خواتین کو حکم تھا خواہ بوڑھی ہوں، صاحب حیض ہو یا پردہ دار خواتین ہاں حیض والی خواتین نماز سے الگ رہتیں خیر اور دعا میں شریک ہوتیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس جلباب نہ تو پھر فرمایا کوئی دوسری بہن اسے دیدے۔ (المسلم)

امام ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کان یخرج نساءہ وبناتہ فی العیدین	اپنی تمام ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں کو نماز عید میں شریک فرماتے۔

(ابن ماجہ، باب خروج النساء)

Marfat.com

۱۰۸- پیدل چل کر جانا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف پیدل تشریف لے جاتے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان یخرج الی العید ماشیاً و	عیدگاہ پیدل تشریف لے جاتے
یرجع ماشیاً	اور پیدل ہی واپس آتے۔

(ابن ماجہ، باب الخروج الی العید)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے۔

ان من السنۃ ان تاتی العید	نماز عید کے لیے پیدل جانا سنت
ماشیاً (الترمذی)	ہے

حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز
کان یاتی العید ماشیاً	عید کے لئے پیدل تشریف
(ابن ماجہ)	لے جاتے

۱۰۹- آمد و رفت میں راستہ بدلنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لیے جس راستہ پر تشریف لے جاتے واپسی اس پر نہ ہوتی بلکہ دوسرے راستہ کو شرف بخشتے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم	آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید
اذا خرج الی العید یرجع	کے لئے تشریف لے جاتے تو
فی غیر الطریق الذی خرج	واپسی دوسرے راستہ سے
فیہ (البخاری)	تشریف لاتے

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا۔

اذا خرج الی العید یرجع فی غیر الطریق الذی خرج فیہ (المسلم)	جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے تو اس راستہ پر واپسی نہ ہوتی بلکہ کسی دوسرے سے واپس آتے۔

شیخ ابن قیم اس مقدس معمول کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

قیل یسلم علی اھل الطریقین وقیل لینال برکتہ الفریقان وقیل لیتسق حاجۃ من لہ حاجۃ عنھما وقیل لیظھر شعائر الاسلام فی سائر الفجاج والطرق وقیل لیغیظ المنافقین برؤیتھم عزۃ الاسلام و اھلہ وقیام شعائرہ وقیل لتکثر شھادۃ البقاع فان الذاھب الی المسجد والمصلی احدی خطوتیہ ترفع درجۃ والاخری تحط خطیئۃ حتی یرجع الی منزلہ وقیل وھو الاصح انہ لذلک کلہ ولغیرہ من الحکم التی لا یخلو فعلہ عنھا	تاکہ دونوں راستہ والوں کو سلام کا شرف بخشیں بعض نے کہا تاکہ دونوں اطراف کے لوگوں کو برکت حاصل ہو جائے بعض کے نزدیک اسکی وجہ یہ تھی تاکہ ہر کوئی اپنی حاجت عرض کر سکے بعض نے کہا تاکہ تمام راستوں میں شعائر اسلامی کا غلبہ ہو جائے بعض نے کہا تاکہ مسلمانوں کی عزت دیکھ کر اہل نفاق جل اٹھیں بعض نے کہا تاکہ کثرت کے ساتھ مقامات گواہ بن جائیں کیونکہ مسجد وعید گاہ کی طرف ہر قدم اٹھانے پر گناہ کی معافی اور درجہ کی بلندی ہوتی ہے اور رحم یہ ہے کہ مذکورہ اوران کے علاوہ بھی متعدد حکمتیں پیش نظر تھیں۔

Marfat.com

(زاد المعاد، ھدیہ فی صلاۃ العیدین)

حافظ ابن حجر عسقلانی اس کی متعدد حکمتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

قیل لیسوی بینہما فی مزیۃ الفضل بمرورہ او فی التبرک بہ او لیشم رائحۃ المسک من الطریق التی یمر بہا لانہ کان معروفا بذلک (فتح الباری، ۲ : ۳۷۹)

تاکہ دونوں اطراف کے لوگ آپ کے گزرنے کے شرف کو برابر طور پر حاصل کرلیں، اس سے برکت پالیں اور وہ خصوصی مہک، پائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزرنے سے راستہ کو حاصل جایا کرتی تھی۔

ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی نے حکمت یہ بیان کی ہے کہ راستہ اس لئے بدل لیتے۔

لیمر باکبر عدد من الناس فیہنئہم بالعید ویسلم علیہم لیسرھم بذلک ویشیع الفرح فی انفسہم (ھکذا صام رسول اللہ، ۲۰۶)

تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی طرف گزر کر انہیں عید کی مبارک دی جائے انہیں سلام کا شرف عطا کیا جائے تاکہ ان کے دل اور سینوں میں خوشی کی مزید لہر دوڑ جائے۔

۱۱۰۔ عیدگاہ میں نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں فقط نماز عید ادا فرماتے اس سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز ادا نہ فرمایا کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کی فقط دو رکعتیں ادا فرماتے

لم یصل قبلہا ولا بعدھا (البخاری، باب الخطبۃ بعد العید)

ان سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہ پڑھتے

Marfat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپسی پر گھر میں دو رکعات نماز ادا فرماتے

انہ کان لا یصلی قبل العید شیأ فاذا رجع الی منزلہ صلی رکعتین
آپ عید گاہ میں نماز عید سے پہلے کوئی نماز ادا نہ فرماتے ہاں جب گھر واپس تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

(ابن ماجہ، باب فی الصلوٰۃ قبل العید)

۱۱۱۔ بغیر اذان و تکبیر کے نماز

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کی جماعت اذان اور تکبیر کے بغیر کرواتے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہے

صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العید غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ۔
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعدد مرتبہ بغیر اذان و تکبیر کے نماز عید ادا کی

(المسلم، کتاب صلاۃ العیدین)

مسند بزار میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

صلی العید بغیر اذان والا قامۃ
بغیر اذان واقامت نماز عید ادا فرماتے۔

(الصیام ورمضان، ۳۴۸)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے

لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحیٰ
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پہ اذان نہیں دی جاتی تھی۔

Marfat.com

(المسلم، کتاب صلاۃ العیدین)

۱۱۲۔ نماز کی ادائیگی خطبہ سے پہلے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں خطاب پہلے ارشاد فرماتے مگر عیدین میں نماز کی ادائیگی پہلے ہوتی اور خطاب بعد میں فرمایا کرتے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے موقعہ پر عیدگاہ تشریف لاتے تو

فیبداء بالصلوٰۃ — سب سے پہلے نماز ادا فرماتے

(المسلم، کتاب صلوٰۃ العیدین)

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

اول شئی یبداء بہ الصلاۃ — جس سے آپ نے ابتداء فرمائی وہ نماز تھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لائے۔

فصلی فبداء بالصلوٰۃ — تو آپ نے سب سے پہلے نماز پڑھائی

(المسلم، صلاۃ العیدین)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا معمول یوں منقول ہے۔

یصلون العید قبل الخطبۃ — تمام خطبہ سے پہلے نماز عید ادا فرماتے۔

(المسلم، کتاب صلاۃ العیدین)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتدا میں نماز عید ادا کی۔

Marfat.com

كلهم كانوا يصلون قبل الخطبة — تمام کے تمام نماز عید خطبہ دینے سے پہلے پڑھاتے۔

(البخاری، باب الخطبۃ بعد العید)

۱۱۳۔ نماز میں سورۃ ق اور القمر کی تلاوت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا

ما كان يقرأ به رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاضحٰى والفطر — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید الاضحٰی اور فطر میں قرآن کا کونسا حصہ تلاوت فرمایا کرتے ؟

تو انہوں نے بتایا۔

كان يقرأ فيهما "ق والقرآن المجيد واقتربت الساعة وانشق القمر" (المسلم) — ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ق و القرآن المجید اور اقتربت الساعۃ تلاوت فرمایا کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں "سبح اسم ربك الاعلٰى" اور دوسری رکعت میں "ھل اتاك حديث الغاشيه"، تلاوت فرماتے۔

(ابن ماجہ، باب القراۃ فی العیدین)

۱۱۴۔ خطاب نماز کے بعد فرماتے

نماز عید ادا فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرماتے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے عید گاہ میں آپ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم تشریف لا کر سب سے پہلے نماز عید پڑھاتے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تمام لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاتے۔

فیعظھم و یوصیھم و یامرھم	آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں وعظ نصیحت اور متعدد تعلیمات سے نوازتے۔

(المسلم، کتاب صلوٰۃ العیدین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے کئی دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز عید پڑھنے کا شرف پایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نماز عید بغیر اذان واقامت کے پڑھاتے اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھے کھڑے ہو کر خطاب فرماتے

فامر بتقوی اللہ وحث علی الطاعۃ ووعظ الناس وذکرھم	لوگوں کو اللہ کا تقویٰ اسکی اطاعت وفرمانبرداری اور انہیں وعظ و نصیحت ارشاد فرماتے۔

(النسائی)

۱۱۵ خطبہ کے درمیان بیٹھنا

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کے دوران کچھ دیر کے لیے بیٹھ جاتے اسی طرح عید کے خطبہ کے دوران بھی کچھ دیر کے لیئے بیٹھ جاتے

مسند بزار میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید الفطر اذان واقامت کے بغیر پڑھاتے۔

وکان یخطب خطبتین قائماً یفصل بینھما بجلسۃ	جب خطبہ ارشاد فرماتے تو ان کے درمیان بیٹھ کر فصل فرماتے

(الصیام ورمضان، ۳۴۸)

Marfat.com

۱۱۶ خطاب میں تکبیر کی کثرت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطاب کے دوران تکبیر (اللہ تعالیٰ کی کبریائی) کی کثرت فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یکبر بین اضعاف الخطبة ویکثر التکبیر فی خطبة العیدین	عیدین کے خطبہ میں کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بڑھائی بیان فرماتے۔

(ابن ماجہ، باب الخطبة فی العیدین)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے ایام مخصوصہ میں جو خواتین ہوتیں انہیں بھی عید کے اجتماع میں شرکت کا حکم تھا۔

الحیض یخرجن فیکن خلف الناس یکبرن مع الناس (ابوداؤد، باب خروج النساء)	وہ بھی اجتماع میں شریک ہوتیں تمام کے پیچھے بیٹھیں جب لوگ تکبیر پڑھتے تو ان کے ساتھ وہ بھی اللہ کا نام بلند کرتیں۔

شیخ عبدالرحمٰن حسن المیدانی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

فیسن الاقتداء بالنبی فی ھذا ومعلوم ان شعار التکبیر ھو شعار المسلمین فی العید	تکبیر کہنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرنی چاہیئے اور یہ حقیقت ہے کہ عید کے موقعہ پر تکبیرات کہنا مسلمانوں کا شعار ہے۔

(الصیام ورمضان، ۳۵۸)

Marfat.com

۱۱۷۔ خواتین کے اجتماع سے الگ خطاب

عیدین کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کے اجتماع میں خطاب فرمانے کے بعد، خواتین کے اجتماع میں تشریف لے جاتے اور انہیں الگ خطاب فرماتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی نماز پڑھائی اور پھر لوگوں کو خطاب فرمایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے۔

فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکأ علی ید بلال وبلال باسط ثوبہ یلقی فیہ النساء الصدقۃ	تو خواتین کے اجتماع میں تشریف فرما ہوتے بلال سے ٹیک لگاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خطاب فرمایا بلال چادر پھیلائے ہوئے تھے اور خواتین اس میں صدقات ڈال رہی تھیں۔

(البخاری، باب موعظۃ الامام النساء یوم العید)

چند اہم معلومات

۱۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ساتھ اس لئے لے جایا گیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خازن اور ناظم مالیات تھے حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔

لان بلالاً کان خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومتولی قبض الصدقۃ	حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی خادم اور وصولی صدقات کے انچارج ہوا کرتے تھے۔

(فتح الباری، ۲: ۳۷۳)

۲۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جو صدقات اس موقعہ پر جمع کئے وہ صدقہ

Marfat.com

فطر نہیں تھا بلکہ یہ نفلی صدقات تھے کیونکہ بخاری کی روایت میں موجود ہے کہ
ابن جریج نے حضرت عطاء سے پوچھا

زکاۃ یوم الفطر ؟ کیا صدقہ فطر تھا؟

تو انہوں نے فرمایا۔

لا ولکن صدقۃ یتصدقن حینئذ — یہ صدقہ نہیں تھا بلکہ اس موقعہ پر نفلی صدقات دیئے گئے

(البخاری، باب موعظۃ الامام)

۳۔ وہ عطیات تمام کے تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاشرہ کے فقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے۔

فقسمہ علی فقراء المسلمین — آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام صدقات مسلمان فقراء پر تقسیم فرما دیتے

(ابوداؤد، باب الخطبۃ یوم العید)

الغرض ہماری طرح گھر نہیں لے جایا کرتے بلکہ تمام تقسیم فرما کر گھر تشریف لے جاتے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں بھی یہ توفیق دے کہ لوگوں سے ہم جس کی خاطر رقوم اور چندہ حاصل کرتے ہیں اس پر خرچ کریں نہ کہ اپنی ذات پر خرچ کر دیں۔ اللہ تعالےٰ کا وہ ارشاد عالی ہر وقت سامنے رہنا چاہیئے۔ جو لوگ یتامیٰ کا مال ناجائز کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔

۱۱۔ عید پر مبارک بادی

عید کے روز ایک دوسرے کو مبارک باد کہتے ہوئے دعا دینا بھی ثابت ہے

امام ابن عدی نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہیں عید کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

Marfat.com

تقبل اللّٰہ منا و منک — اللّٰہ تعالیٰ ہمارا اور آپ کا عمل قبول فرمائے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا۔

نعم تقبل اللہ منا و منک — ہاں اللہ تعالیٰ ہم سب کی طرف سے قبول فرمائے

اس روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد بن ابراہیم شامی ہیں جو ضعیف ہیں۔

(فتح الباری، ۲ : ۳۵۷)

لیکن اس کی تائید صحابہ کے معمول سے ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں ہم نے محاملیات میں سند حسن کے ساتھ حضرت جبیر بن نفیر سے نقل کیا ہے۔

کان اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقوا یوم العید یقول بعضھم لبعض تقبل اللّٰہ منا و منک — حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام عید کے روز جب آپس میں ملتے تو ایک دوسرے سے کہتے اللہ تعالیٰ ہم سب کے عمل کو قبول فرمائے۔

(فتح الباری، ۲ : ۳۵۷)

اس روایت کو امام سیوطی نے بھی "وصول لاماتی باصول التھانی" میں حسن قرار دیا ہے۔

شیخ ابن تیمیہ سے عید کے روز مبارک باد کہنے کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے بھی صحابہ کا یہی معمول نقل کرتے ہوئے کہا۔

اما الابتداء بالتھنئۃ فلیس سنۃ ما موس ابھا — مبارک باد دینا نہ تو سنت اور مامور ہے اور نہ ایسی چیز ہے جس سے

Marfat.com

ولا هو ایضاً مما نُہی عنہ فمن فعلہ فلہ قدوۃ ومن ترکہ فلہ قدوۃ

منع کیا گیا مبارک دینے اور چھوڑنے والے دونوں کے پاس دلیل ہے۔

(مجموعہ الفتاویٰ، ۲۴ : ۲۵۳)

شیخ قمولی، جواہر میں لکھتے ہیں سال، ماہ اور عید کی آمد پر لوگ ایک دوسرے کو جو مبارک دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

لم ار لاحد من اصحابنا کلاماً فی التھنئۃ بالعید والاعوام والاشھر کما یفعلہ الناس

(زرقانی علی المواہب، ۱۱، ۲۲۳)

لوگ جو ایک دوسرے کو عید سال اور مہینوں کی آمد پر مبارک باد کہتے ہیں اس میں ہمارے علماء کو کوئی اعتراض نہیں۔

۱۱۹۔ صدقہ فطر کی تعلیم

اسلام نے ہر مرحلہ خصوصاً خوشی کے موقعہ پر غرباء، یتامیٰ اور مساکین کو یاد رکھنے کی تعلیم دی ہے۔ عید الفطر کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو صدقہ فطر ادا کرنے کی تلقین فرمائی، اچھے میزبانوں کا طریقہ بھی یہی ہوتا ہے کہ اپنے مہمان کو ہدایا اور تحائف کے ساتھ رخصت کیا کرتے ہیں، رمضان المبارک ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور مہمان آتا ہے ہمیں چاہیئے ہم اسے تحائف کے ساتھ الوداع کہیں، صدقۃ الفطر اس کے تحائف میں شامل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ فطر کی ادائیگی کے لئے دو دن عید الفطر سے پہلے خطبہ ارشاد فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں

خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر

Marfat.com

الناس قبل الفطر بیومین، فامر بصدقۃ الفطر
کے دو دن پہلے صدقہ فطر کی ادائیگی کے بارے میں خطبہ ارشاد فرمایا۔

(ابو داؤد، باب من روی نصف صاع)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ لازم فرمایا ہے۔

(ابو داؤد، باب زکوٰۃ الفطر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے

فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر من رمضان علی الناس (المسلم)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر رمضان کے اختتام پر صدقہ فطر لازم فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر لازم کرتے ہوئے فرمایا کہ صدقہ فطر

طھرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین
روزہ دار کے لغو اور فحش کلامی کے لیے طہارت اور مساکین کے لئے طعام کا ذریعہ ہے

(ابو داؤد، باب زکوٰۃ الفطر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا حکم دیتے ہوئے فرمایا

اغنوھم عن طواف ھذا الیوم
آج فقرا کو اسی طرح دو کہ انہیں کسی سے مانگنا نہ پڑے۔

(الصیام ورمضان، ۳۹۹، بحوالہ بیہقی)

گھر کے ہر فرد کی طرف سے

صدقہ فطر گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کرنا لازم ہے خواہ وہ بڑا ہو

Marfat.com

یا چھوٹا بچہ، خواہ وہ مرد ہو یا خاتون حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں یہ اعلان کروایا

صدقہ فطر ہر مسلمان پر لازم ہے

ذکرا او انثی حرا و عبد صغیرا و کبیر — خواہ وہ مرد ہے یا عورت خواہ وہ آزاد ہے یا غلام خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا۔

(الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے انہوں نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا اپنے روزوں کا صدقہ دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ ہر ایک پر لازم فرمایا ہے۔

حرا او مملوک ذکرا او انثی صغیرا و کبیر — خواہ وہ آزاد ہے یا غلام خواہ وہ مرد ہے یا عورت خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا۔

اس کی مقدار

اگر کھجور یا جو ہوں تو ان کا ایک صاع اور اگر گندم ہو اس کا نصف صاع لازم ہوتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی مقدار بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

ھذہ الصدقۃ صاعا من تمرا و شعیرا و نصف صاع من قمح۔ — یہ صدقہ ایک صاع ہوتا ہے اگر کھجور یا جو ہوں اور اگر گندم ہو تو نصف صاع۔

(ابوداؤد باب من روی نصف صاع)

ادائیگی کا وقت

صدقہ فطر کی ادائیگی رمضان المبارک میں کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ ہاں

Marfat.com

نماز عید الفطر ادا کرنے سے پہلے پہلے اس کی ادائیگی ضروری ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

امر بزکاۃ الفطران تؤدی قبل خروج الناس الی الصلاۃ (البخاری)

لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے اس کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ فطر تمہارے روزے میں کئے جانے والے لغو کاموں اور فحش کلام کا ازالہ کرتا ہے اور مساکین کا سبب طعام ہے۔

فمن اداہا قبل الصلاۃ فھی زکاۃ مقبولۃ ومن اداھا بعد الصلاۃ فھی صدقۃ من الصدقات

جس نے اسے نماز عید سے پہلے ادا کیا تو یہ مقبول صدقہ ہے اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو یہ فقط صدقہ ہے۔

(ابوداؤد، باب زکوٰۃ الفطر)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا یہ معمول ملتا ہے۔

کانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین۔ (البخاری)

وہ فطرانہ عید سے قبل ایک یا دو دن ادا کر دیتے تھے۔

حضرت نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

یؤدیھا قبل ذلک بالیوم والیومین

آپ عید الفطر سے ایک دو دن پہلے صدقہ فطر ادا کر دیتے تھے

(ابوداؤد، باب متی یودی)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے تعلقِ بندگی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلقِ غلامی مستحکم بنانے کیلئے امیر عالمی دعوتِ اسلامیہ کی دیگر علمی و تحقیقی کتب

۱- شاہکار ربوبیت
۲- ایمان والدین مصطفیٰؐ
۳- حضورؐ کا سفرِ حج
۴- امتیازات مصطفیٰ
۵- در رسولؐ کی حاضری
۶- ذخائر محمدیہ
۷- محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
۸- فضائل نعلین حضورؐ
۹- شرح سلام رضا
۱۰- حبیب خدا سیدہ آمنہ کی گود میں
۱۱- نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر
۱۲- نماز میں خشوع و خضوع کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے؟
۱۳- حضورؐ نے متعدد نکاح کیوں فرمائے؟
۱۴- اسلام اور تحدید ازواج
۱۵- اسلام میں چھٹی کا تصور
۱۶- مسلک صدیق اکبرؓ۔ عشق رسول
۱۷- شب قدر اور اس کی فضیلت
۱۸- صحابہ اور تصور رسولؐ
۱۹- مشتاقان جمال نبوی کی کیفیات جذب و مستی
۲۰- اسلام اور احترام والدین

۲۱- حضور رمضان المبارک کیسے گذارتے؟
۲۲ صحابہ کی وصیتیں
۲۳- رفعتِ ذکر نبوی ﷺ
۲۴- کیا رسول اللہ نے لوگوں کی اجرت پر بکریاں چرائیں؟
۲۵- حضور کی رضاعی مائیں
۲۶- ترکِ روزہ پر شرعی وعیدیں
۲۷- عورت کی امامت کا مسئلہ
۲۸- عورت کی کتابت کا مسئلہ
۲۹- منہاج النحو
۳۰- منہاج المنطق
۳۱- معارف الاحکام
۳۲- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد پنجم
۳۳- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم
۳۴- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم
۳۵- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم
۳۶- ترجمہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم
۳۷- ترجمہ اشعت اللمعات. جلد ششم
۳۸- صحابہ اور محافل نعت
۳۹- صحابہ کے معمولات
۴۰- خواب کی شرعی حیثیت

۴۱- مزاجِ نبوی ﷺ
۴۲- تبسمِ نبوی ﷺ
۴۳- گریہ نبوی ﷺ
۴۴- مجلسِ نبوی ﷺ
۴۵- فضائل و برکات زمزم
۴۶- اللہ اللہ حضور ﷺ کی باتیں
۴۷- جسم نبوی ﷺ کی خوشبو
۴۸- کیا سگِ مدینہ کہلوانا جائز ہے؟
۴۹- ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبیؐ
۵۰- مقصد اعتکاف
۵۱- سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبیؐ
۵۲- صحابہ اور بوسہ جسم نبویؐ
۵۳- رسول اللہ کے کسی عمل کو ترک فرمانے کی حکمتیں (مسئلہ ترک)
۵۴- محبت واطاعت رسول ﷺ
۵۵- آنکھوں میں بس گیا سراپا حضورؐ کا

Marfat.com